﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 19 | جمعۃ المبارک 17/اگست 2012ء | 27/رمضان 1433 ہجری قمری ❁ 17/ظہور 1391 ہجری شمسی | شمارہ 33

روزہ ڈھال ہے

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”روزہ ایک ڈھال ہے اور آگ سے بچانے والا ایک حصن حصین ہے“۔

(مسند احمد)

2010ء اور 2011ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا احسانات کا روح پرور تذکرہ۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ بیعتوں اور نمایاں تبدیلیوں کے ایمان افروز واقعات۔

مختلف ٹی وی اور ریڈیو پروگراموں کے ذریعہ احمدیت کے پیغام کی اشاعت اور ان کے نیک اثرات۔

احمدیہ ویب سائٹ، تحریک وقف نو، مخزن تصاویر، پریس اینڈ پبلیکیشن، مجلس نصرت جہاں، احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹکٹ اینڈ انجینئرز، ہیومینٹی فرسٹ وغیرہ مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کی مختصر رپورٹ ۔ نومبائعین سے رابطوں کی بحالی۔ نئی بیعتوں، قبولیت دعا اور مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ۔

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے 45ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 23/جولائی 2011ء بروز ہفتہ بعد دوپہر کے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب)

(تیسری اور آخری قسط)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا مینجمنٹ بورڈ ہے۔ اُس کے ماتحت چودہ ڈیپارٹمنٹ کام کر رہے ہیں۔ 123مرد اور 52خواتین ہیں۔ اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں اللہ کے فضل سے چوبیس گھنٹے ایم ٹی اے چلتا ہے۔ یہ ڈیوٹی دیتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر بھی ایم ٹی اے کی وسعت ہوگئی ہے۔ امسال سٹریمنگ (Streaming) کے کام کو مرکزی طور پر اِن ہاؤس (In House) شروع کیا گیا ہے۔ اس سے قبل یہ سروس باہر کی ایک کمپنی کے ذریعہ مہیا کی جارہی تھی، چنانچہ امسال ایم ٹی اے کے تینوں چینلز کے ساتھ ساتھ مختلف زبانوں کے تراجم کی سٹریمنگ کا اجراء بھی کیا گیا ہے اور اس وقت ترجمہ کو ملا کر سولہ مختلف سٹریمز (Streams) انٹرنیٹ پر بیک وقت نشر ہو رہی ہیں۔ پھر اس سال بلیک بَری، آئی فون اور انڈرائیڈ فون پر ایم ٹی اے کا اجراء بھی ہو چکا ہے۔ دنیا کے جو مقبول ترین موبائل فون سسٹم ہیں اُن میں ایم ٹی اے کے تینوں چینلز کا اجراء کیا گیا ہے اور ان پر ایم ٹی اے کی نشریات دنیا بھر میں کہیں بھی دیکھی اور سنی جا سکتی ہیں۔ دورانِ سفر، کالج، یونیورسٹی میں بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ سے، آئی پیڈ کے ذریعہ سے یہ دیکھا جا سکتا ہے اور اس سال اللہ کے فضل سے اب تک جو رپورٹ ہے ہزاروں لوگوں نے آئی فون کے ذریعہ سے بھی اس جلسہ کی پہلے دن کی کارروائی سنی ہے۔ اس دفعہ یہ نہیں ہے کہ شروع ہوا اور بند ہوگیا، کامیاب نہیں ہوا بلکہ گزشتہ تین مہینے سے تجربہ ہو رہا تھا۔ مَیں نے کہا تھا پہلے دیکھیں، کامیابی ہوگی تب اناؤنسمنٹ ہوگی۔ ایم ٹی اے پر اناؤنسمنٹ بھی آرہی ہے اور اچھا فیڈ بیک بھی ہے۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ بیعتیں

ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں ہوتی ہیں۔ بینن سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ’اوجا‘(Oja) تبلیغ کرنے کے لئے گئے تو وہاں امام مہدی علیہ السلام اور خلافتِ احمدیت کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فولڈر جَـآءَ الْـمَسِیْحُ بھی دیا۔ اس فولڈر پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور میری تصویر تھی۔ وہ دیکھتے ہی امام بڑی تڑپ سے مقامی زبان میں کہنے لگا کہ یہ تو میرے دوست کی تصویر ہے۔ یہ تو میرے دوست کی تصویر ہے۔ امام صاحب نے صحن کے ساتھ ہی کمرے میں پڑے ٹی وی کو آن کیا جہاں ایم ٹی اے آرہا تھا اور میری تصویر کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ یہ روز آکر ہمیں سکھاتے ہیں۔ یہ میرے دوست ہیں۔ تم ان کا پیغام لائے ہو۔ اُنہیں کیسے ماننا ہے؟ چنانچہ بیعت فارم لے کر امام صاحب فیملی سمیت احمدی ہوگئے۔

❁......پھر باسیلا ریجن بینن کے لوکل مشنری بتاتے ہیں کہ ایک علاقے کے گاؤں میں ’پاتاگو‘ کے ایک ٹیچر کا فون آیا کہ آپ کا ایک فولڈر جاء المسیح ملا ہے اور میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ گاؤں دور تھا۔ بہرحال ہفتے کے اندر مقررہ وقت پر ہم وہاں پہنچ گئے۔ مختصر سے تعارف کے بعد اُس نے کہا کہ گزشتہ تین سال سے ایم۔ٹی۔اے چینل دیکھ رہا ہوں اور مَیں اس کوشش میں تھا کہ معلوم کروں کہ یہ لوگ کون ہیں جو دین کو اتنا صاف طور پر بیان کرتے ہیں اور تربیت کرتے ہیں۔ بالآخر آپ کے فولڈر سے آپ کا معلوم ہوا اور میں آپ لوگوں کے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی اور ہمارے تبلیغی دورہ جات میں جانے لگے۔ اللہ کے فضل سے انہی صاحب کے ذریعہ سے 123 نئے پھل عطا ہو چکے ہیں۔

❁......ہالینڈ کے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ ایک مراکشی دوست نے 2000ء میں ایم ٹی اے دیکھا لیکن کوئی خاص توجہ نہ کی۔ اب مسلمانوں کی بدحالی اور انحطاط دیکھ کر توجہ پیدا ہوئی اور سوچنے پر مجبور ہوئے کہ اس سے بد حالات کیا ہوں گے؟ اور یہ وقت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ہے۔ یہ سوچ آتے ہی اُنہیں ایم ٹی اے کا خیال آیا کہ اس پر امام مہدی علیہ السلام کا ذکر ہو رہا تھا۔ چنانچہ گیارہ سال بعد ایم ٹی اے تلاش کرکے دوبارہ دیکھنے لگے۔ کچھ عرصہ بعد شرح صدر ہوگیا اور بیعت کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہوگئے۔

❁......سپین سے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان یوسف بن محمد آشیبان صاحب جو کہ بارسلونا سپین میں رہتے ہیں، نومبر 2010ء میں بیعت کرکے احمدیت میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنی قبولیتِ احمدیت کا واقعہ اس طرح بیان کیا کہ جہاں میں کام کرتا تھا وہاں میرے ساتھ Jehova Witness کا ایک لڑکا بھی کام کرتا تھا۔ وہ لڑکا روزانہ مجھے عیسائیت کی خوبیاں بتاتا اور ہلکے پھلکے انداز میں اسلام پر ایسا اعتراض کر دیتا جس کا میرے پاس کوئی جواب نہ ہوتا۔ اس پر عیسائیت کا مجھ پر غیرمحسوس طور پر اثر ہونا شروع ہوگیا۔ مَیں ایک مرتبہ اُس کے ساتھ چرچ بھی گیا۔ وہ مجھے ایسی مجالس میں بھی لے گیا جہاں عیش و عشرت کے سامان میسر تھے اور مجھے کام کی بھی لالچ دینی شروع کر دی۔ قریب تھا کہ مَیں عیسائیت قبول کر لیتا کہ اتفاقاً ان دنوں میرے گھر کا رسیور خراب ہوگیا۔ نیا رسیور خرید کر لایا اور اُسے سیٹ کرکے جو چینل اس میں سے ختم کرنے تھے، اپنی بہن کے ساتھ مل کر اُنہیں ڈیلیٹ کر رہا تھا کہ ایم ٹی اے العربیہ دیکھا۔ پہلے تو ڈیلیٹ (Delete) کرنے لگا پھر اس خیال سے کہ اُسے دیکھ کر ختم کرتا ہوں کہ یہ کیا ہے؟ چنانچہ جب اُسے دیکھنے لگا تو اُس وقت ایم ٹی اے پر عیسائیت کے متعلق ہی پروگرام چل رہا تھا جس سے دلچسپی بڑھ گئی اور اُسے ختم کرنے کی بجائے مستقل دیکھنا شروع کر دیا۔ مجھے اُن تمام اعتراضات کا جواب مل گیا جو Jehova Witness والے اسلام پر کرتے تھے، چنانچہ یہ جوابات مَیں نے اُنہیں دیئے تو انہوں نے میرا پیچھا چھوڑا اور اس طرح میں عیسائیت کی طرف جاتے جاتے احمدیت کی برکت سے دوبارہ اسلام کی طرف آ گیا۔

❁......ناروے کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک کُرد عرب خاتون نے ایم ٹی اے کے ذریعہ یکم اپریل 2011ء کو بیعت کی تھی۔ یہ اوسلو سے تقریباً 125 کلومیٹر کے فاصلے پر واقعہ ایک شہر فرینٹک (Frantic) میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کے دو بیٹے تیرہ اور چودہ سال کے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مربی صاحب اور اپنی اہلیہ کے ساتھ ان سے ملاقات اور رابطے کے لئے ان کے گھر گیا۔ اُن کی والدہ سے بھی ملاقات ہوئی۔ بہت خوش ہوئیں۔ خاتون بتا رہی تھیں کہ اُنہیں انتظار تھا کہ نظامِ جماعت اُن سے رابطہ کرے۔ اُنہیں نظامِ جماعت، جماعت احمدیہ ناروے، مشن ہاؤس، مسجد ناروے کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کیا گیا۔ اُنہوں نے بتایا کہ 2006ء میں وہ مختلف TV چینلز دیکھ رہی تھیں کہ اچانک ایک چینل پر اُن کی نظر ٹھہر گئی جہاں کچھ لوگ عربی بول رہے تھے اور خدا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کر رہے تھے۔ یہ چیز میرے لئے ایک انوکھی چیز تھی۔ مَیں نے چینل میں اُسے فیورٹ میں رجسٹر کر لیا۔ لیکن بعد میں بچوں نے ٹی وی کو چھیڑا تو یہ چینل گم ہوگیا۔ بہت تلاش کیا مگر نہ مل سکا۔ 2009ء میں ٹی وی لگا رہی تھی اچانک ایم۔ٹی۔اے کا گمشدہ چینل مل گیا۔ میری کیفیت یہ تھی کہ جیسے برسوں کی گمشدہ چیز مل گئی ہو۔ یہ خاتون کہتی ہیں جب مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو مجھے اُسی وقت یقین ہوگیا تھا کہ یہ شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ نمایاں تبدیلیوں کے ایمان افروز واقعات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض نمایاں تبدیلیاں بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

مجیب صاحب مبلغ باسا ریجن بینن لکھتے ہیں کہ ایک شہر کا مولوی عبدالکریم ایک مدرسے کا پڑھا ہوا ہے۔ یہ جماعت کا شدید مخالف تھا اور لوگوں کو بتاتا رہتا تھا کہ یہ جماعت کافر ہے۔ اب کچھ عرصے سے اس کی جماعت کے خلاف مخالفانہ سرگرمیاں بہت حد تک ختم ہو چکی تھیں اور کچھ عرصے سے کوئی شور شرابہ نہ سنا تھا۔ چنانچہ اُس سے ملنے گئے کہ خاموشی کی وجہ پوچھیں۔ اُس نے بتایا کہ وہ کوتونو (Kotono) گیا تھا وہاں کسی نے بتایا کہ ایم ٹی اے چینل پر عرب لوگ اسلام کی صحیح تعلیم پیش کرتے ہیں۔ واپس گھر آ کر انہوں نے اپنی ڈش لگائی اور تب سے باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھ رہے ہیں۔ مزید کہتے ہیں کہ اُنہیں اُس وقت کا بہت افسوس ہے جب وہ جماعت کے مخالف تھے حالانکہ اسلام تو آپ لوگوں کے پاس ہے۔ آپ اسلام کی حقیقی تصویر پیش کر رہے ہیں۔ یہی مولوی صاحب جو پہلے ہمیں کافر کہتے تھے اب دعائیں دیتے رہے۔

گیمبیا کی بھی خبر ہے۔ امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک دوست 'سامبا باجا' صاحب نے اپنے گھر میں ایم ٹی اے کا انتظام کیا اور اُن کے ایک دوست اسومانا(Ansumana) صاحب اکثر ان کے گھر آ کر ایم ٹی اے دیکھتے تھے۔ اُنہی دوست کے ایک بھائی سوئٹزرلینڈ میں زیرِ حراست تھے اور رہائش کے سلسلے میں سخت قسم کی مشکلات کا سامنا تھا۔ ہر قسم کی امید کھو چکے تھے۔ سامبا باجا نے اپنے دوست کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے گھر میں ایم ٹی اے کے لئے ڈش لگوا لے۔ اسومانہ صاحب نے اپنے گھر میں ایم ٹی اے کے لئے ڈش لگوا لی جس سے جماعت کے عقائد کے متعلق ان کے علم میں مزید اضافہ ہوا۔ ایم ٹی اے دیکھنے کے ساتھ انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر احمدیت سچی ہے تو میرے بھائی کو ڈیپورٹ (Deport) ہونے سے بچا لے۔ رات کے وقت اُنہوں نے خواب میں دیکھا کہ انہوں نے میرے ساتھ ملاقات کی ہے اور ملاقات کے دوران وہ بہت خوفزدہ بھی ہیں تو مَیں نے اُن کا ہاتھ پکڑا اور اُن سے کہا کہ وہ مادی چیزوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے پریشان ہیں۔ ان کو احمدیت قبول کر لینی چاہئے۔ اور اُن کو کہا کہ آپ پریشان نہ ہوں۔ اللہ سب مشکلات کو حل کرنے والا ہے۔ اگلے ہی دن اُن کے بھائی کی سوئٹزرلینڈ کی عدالت میں سماعت تھی۔ عدالت نے اُن کو بری کر دیا اور سوئٹزرلینڈ میں مستقل رہائش کا اجازت نامہ جاری کر دیا۔ اس کے بعد اُنہوں نے کہا کہ احمدیت ایک سچائی ہے۔ اب وہ اپنے دوستوں کو بھی ایم ٹی اے لگانے کا مشورہ دیتے ہیں۔

۞......بورکینا فاسو کے مبلغ واصف صاحب کہتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک گاؤں زیلاسے کے امام سے گاؤں کے بچوں کے لئے قرآن کلاس شروع کرنے کو کہا تو امام کی طرف سے کوئی خاص جواب نہ ملا۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ اُنہوں نے معلم صاحب کے ذریعہ متعدد دورہ جات کے دوران امام کی اس طرف توجہ مبذول کروائی مگر ہر دفعہ امام کی طرف سے کوئی نہ کوئی بہانہ سننے کو ملا۔ 2010ء سے جب اس گاؤں میں جماعتی طور پر ایم ٹی اے کے لئے ڈش لگائی گئی تو اس گاؤں کے احمدی ممبران کے ایمان میں کافی ترقی نظر آئی۔ چندہ جات اور اجلاسات میں شرکت بڑھ گئی۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ جب وہ دوبارہ معلم صاحب کے ساتھ اس جماعت کے دورہ پر گئے تو امام نے بغیر کسی یاددہانی کے قاعدہ یسرنا القرآن مانگے۔ جب مربی صاحب نے اُن سے پوچھا کہ اب کلاس شروع کرنے کی کیا وجہ ہے تو امام نے کہا کہ ہم ہر روز ایم ٹی اے پر خلیفۃ المسیح کی بچوں کے ساتھ کلاس دیکھتے ہیں۔ جب خلیفۃ المسیح خود چھوٹے چھوٹے بچوں کو قرآن اور دین کی باتیں سکھا رہے ہیں تو میں کیوں پیچھے رہوں۔

۞......پھر آصف ڈار صاحب کہتے ہیں کہ ایک نومبائع گاؤں 'گاکپینو' (Gah Kpenou) میں مسجد کی تعمیر جب آخری مراحل میں تھی تو وہاں ایم ٹی اے کی بھی انسٹالیشن (Instalation) کر دی گئی۔ وہاں پر موجود مستری نے بتایا کہ جس دن آپ ایم ٹی اے لگا کر گئے ہیں سارے کا سارا گاؤں تمام رات نہیں سویا۔ لوگ بڑی خوشی سے مسجد میں موجود رہے اور ایم ٹی اے دیکھتے رہے۔ گو صرف چند افراد ہی فرنچ زبان جانتے ہیں لیکن اُن کی ایم ٹی اے کے ساتھ Attachment بہت زیادہ ہے۔

ٹی وی پروگرام

پھر اسی طرح ایم ٹی اے کے علاوہ دنیا میں مختلف ٹیلیویژن چینلز کے ذریعہ سے اٹھارہ سو گھنٹے کے 1413 پروگرام دکھائے گئے۔ دس کروڑ سے زائد افراد تک اس کے ذریعے سے پیغام پہنچا۔

ریڈیو پروگرام

ریڈیو سٹیشنز پر 5628 گھنٹوں پر مشتمل 5820 پروگرام نشر ہوئے اور سات کروڑ سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ افریقن ممالک میں جماعت کے ریڈیو سٹیشن بھی ہیں۔ بورکینا فاسو کے 25 ریڈیو سٹیشنز سے جماعت کے ہفتہ وار پروگرام پانچ زبانوں میں ہو رہے ہیں۔ علاوہ اپنے ریڈیو سٹیشن کے ملکی ریڈیو سٹیشن جو ہیں وہاں سے بھی پروگرام نشر ہو رہے ہیں۔ چار ریڈیو سٹیشنز بورکینا فاسو میں جماعت احمدیہ کے قائم ہیں۔ سیرالیون میں بھی جو احمدیہ مسلم ریڈیو سٹیشن ہے اس سے آٹھ گھنٹے کی نشریات ہوتی ہیں اور 120 میل کے علاقے تک سنی جاتی ہیں۔ مقامی زبان میں میرا خطبہ بھی ہوتا ہے جو سنا جاتا ہے۔ ان کے مختلف پروگرام وہاں کے لوکل چینل بھی دکھاتے رہے۔

ریڈیو پروگراموں کے ذریعہ قبول احمدیت کے واقعات

۞......بورکینا فاسو کے ریجن 'لیؤ' کے ایک گاؤں ٹو سے دو افراد ہمارے مشن آئے اور بتایا کہ ریڈیو کے ذریعے سے ہم احمدیت سے واقف ہو چکے ہیں۔ تمام پروگرام جو ریڈیو پر نشر ہوتا ہے ہم وہ سنتے ہیں۔ جماعت احمدیہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے بہترین خدمت کر رہی ہے۔ ہمارے بہت سے سوالات کے تسلی بخش جوابات ہمیں ریڈیو سے مل گئے ہیں۔ پھر اُن کو احمدیت کا تعارف کرایا اور اُنہوں نے کہا ہم گاؤں جا کر بتائیں گے۔ چنانچہ وہ گاؤں گئے اور وہاں سے پھر چالیس بیعتیں لے کر آئے۔

اسی طرح کافی پروگرام ہیں جو ریڈیو کے ذریعے سنے جاتے ہیں۔

۞......بورکینا فاسو کے ریجن بوبوجلاسو میں ایک خاتون جن کی عمر 54 سال ہے ہمارے ریڈیو اسلامک احمدیہ میں آئیں اور کہا کہ آپ کے ریڈیو کے پروگرام سن کر الحمدللہ آج میں قرآنِ کریم پڑھ سکتی ہوں۔ آپ کے ریڈیو کی وجہ سے آج مردوں کی طرح ہم عورتیں بھی قرآنِ کریم پڑھنے کے قابل ہو گئی ہیں۔ اسی طرح بچوں کے پروگرام ہیں وہ بھی بڑی خوشی سے آ کر بتاتے ہیں۔

سالانہ رپورٹ احمدیہ ویب سائٹ

اس کے انچارج ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب ہیں۔ روحانی خزائن کے حوالے تلاش کرنے کے لئے جو سسٹم انسٹال کیا گیا تھا اُس میں کچھ بہتری کی گئی ہے۔ اب اس میں انگریزی حصہ بھی ایڈ (Add) کر دیا گیا ہے۔ قرآنِ کریم کے اردو اور انگریزی تراجم و تفاسیر کے علاوہ تیس زبانوں میں تراجم online available ہیں۔ ویب سائٹ میں تقریباً پانچ سو اُردو کتب اور 180 انگریزی کتب مہیا کی گئی ہیں۔ آڈیو میں اُردو کی باسٹھ (62) کتابیں اور انگریزی میں چودہ (14) کتابیں میسر ہیں۔ خلفائے سلسلہ احمدیہ کے خطبات اٹھائیس سو (2800) کی تعداد میں آڈیو اور وڈیو کی صورت میں میسر ہیں۔ میڈیا اور لائبریری میں ایک ہزار کی تعداد میں ویڈیو پروگرام ڈالے گئے ہیں۔ اس طرح بہت سارے دوسرے پروگرام بھی ہیں۔ بورکینا فاسو میں بھی یہ چل رہا ہے۔

تحریکِ وقفِ نو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال واقفینِ کی تعداد میں تین ہزار ایک سو چھہتّر (3176) واقفین کا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے کے ساتھ واقفین کی کل تعداد چوالیس (44) ہزار تین سو چھیانوے (396) ہو گئی ہے۔ لڑکوں کی تعداد ستائیس ہزار سات سو چھپن (27,756) اور لڑکیوں کی تعداد سولہ ہزار چھ سو چالیس (16,640) ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی تناسب ایک اور ایک اعشاریہ سات ہے۔ اور سب سے زیادہ پاکستان کے ہیں اس کے بعد دوسرے ممالک کے۔

مخزن تصاویر

مخزنِ تصاویر میں بھی اچھی نمائش ہو رہی ہے۔ آرکائیو میں پُرانی تاریخی تصاویر رکھی گئی ہیں۔

پریس اینڈ پبلیکیشن

پریس اینڈ پبلیکیشن کا جو شعبہ ہے اس میں بھی اچھا کام ہو رہا ہے۔

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے بارہ ممالک میں انتالیس (39) ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ اکتالیس (41) ڈاکٹر خدمت میں مصروف ہیں۔ بارہ (12) ممالک میں ہمارے چھ سو چھپن (656) ہائر سیکنڈری سکول، جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں۔ کینیا میں شیانڈا (Shianda) کے مقام پر ہمارا ہسپتال قائم ہے اُس میں اس سال مزید بہتری پیدا کی گئی ہے۔ اُن کو بعض مشینیں دی گئی ہیں۔ مختلف سیاسی لیڈر اور وزیر اور صدران جو ہیں ہمارے ہسپتالوں اور سکولوں کی غیر معمولی تعریف کرتے ہیں۔ آج بھی آپ نے لائبیریا کے حوالے سے سنا۔

۞......گیمبیا میں بصّے (Basse) کلینک کے انچارج ڈاکٹر تنویر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک باپ اپنے بیس سالہ بیٹے کو ہمارے کلینک میں لایا جو فٹبال کھیلتے ہوئے زخمی ہو گیا تھا۔ اور اس کے بدن کا نچلا حصہ پیرالائز (paralyse) ہو گیا تھا۔ وہ چل نہیں سکتا تھا اور ایک سال سے بستر پر تھا۔ اُس نے کافی علاج کروایا اور مذہبی رہنماؤں کے پاس بھی گیا لیکن بے سود۔ کہیں کامیابی نہیں ہوئی۔ وہ ہمارے پاس آ گیا۔ چیک اَپ کے بعد اُسے ایک ہفتہ کی دوائی دی۔ اُنہوں نے مجھے بھی دعا کے لئے خط لکھا۔ ایک ہفتے کے بعد جب وہ واپس آیا تو کچھ بہتری تھی۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے دو ہفتے کی اور دوائی دے دی۔ جب وہ دو ہفتے کے بعد آیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بیساکھی کے سہارے چل رہا تھا اور والد اور چچا اُس کے بہت خوش تھے۔ اس کی وجہ سے احمدیہ کلینک کا بڑا چرچا ہوا۔

۞......ایک اور مریض یٰسین صاحب کو بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے گینگرین شروع ہوئی۔ اُن کی عمر ابھی صرف 32 سال ہے۔ انہوں نے کافی ایلوپیتھک ادویات استعمال کیں مگر مرض بڑھتا گیا۔ دوسری اور تیسری انگلی بھی سیاہ ہو کر جلی ہوئی لکڑی کی طرح ہو گئیں۔ تمام بڑے بڑے ڈاکٹروں نے بھی اُسے کٹوانے کا مشورہ دیا۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ وہ میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ میرا علاج کریں۔ مَیں نے کہا کہ مَیں دعا کے لئے اپنے خلیفہ کو خط لکھتا ہوں۔ اس میں آپ کے لئے بھی دعا کا لکھ دیتا ہوں۔ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور دو ماہ کے علاج کے بعد اس کی انگلیاں بالکل ٹھیک ہو گئیں۔ اور ڈاکٹر بہت حیران ہوئے کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ اس طرح کے بیشمار واقعات ہیں۔

احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز

یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا کام کر رہی ہے اور انہوں نے ایک ماڈل ویلیج جو مَیں نے پچھلے سال ان کو بنانے کا کہا تھا، بنا دیا ہے اور اس سال انشاء اللہ تعالیٰ پانچ مختلف افریقن ممالک میں اور ماڈل ویلیج بنائیں گے جن میں بجلی، پانی اور سڑکوں کی سہولت ہو گی۔ اور ایک چھوٹا سا گرین ہاؤس بھی ہو گا جہاں گاؤں والے سبزیاں وغیرہ اُگا سکیں گے۔ اللہ کے فضل سے انہوں نے کافی واٹر پمپ بھی لگائے ہیں اور پانی مہیا کرنے میں، بجلی مہیا کرنے میں یہ والنٹیئر کافی اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہاں سے اور یورپ سے لڑکے جاتے ہیں اور کام کرتے ہیں۔

انجینئرز ایسوسی ایشن کے دو ممبر نلکوں کی مرمت کے لئے یہاں سے مالی (Mali) میں بھجوائے گئے۔ بفضلہٖ تعالیٰ بیس دنوں میں انہوں نے اکتیس (31) نلکے مرمت کر دیئے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہر قوم میں دو تین مقامی افراد کو ٹریننگ بھی دی اور کمیٹی تشکیل دے دی۔ میئر اور چیف نے اس کام کو بہت سراہا۔ اور تمام سرکاری افسران نے ان کاموں کو بہت سراہا۔ اور پھر اس سے جماعت احمدیہ کو وہاں کافی تعارف حاصل ہوا۔

۞......بینن (Benin) کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں دو دریاؤں کے سنگم پر واقعہ ہے۔ ہماری ٹیم بڑا دشوار گزار راستہ طے کر کے وہاں پہنچی اور واٹر فار لائف کے تحت کام شروع کیا۔ وہاں کا پمپ عرصہ بارہ سال سے بیکار تھا۔ زنگ آلود اور پرانا سامان باہر نکال کر کمپریسر سے پانی کی صفائی کی گئی۔ پانی جاری ہونے پر لوگوں کی خوشی قابلِ دید تھی۔ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو اس مردہ گھوڑے کو بھول چکے تھے، ہم آپ کا کس زبان سے شکریہ ادا کریں۔

ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First)

Humanity First کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کے افراد خدمات سرانجام دے رہے ہیں، والنٹیئرز بھی جاتے ہیں،

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر209

مکرم الحسن الشریف صاحب (2)

پچھلی قسط میں ہم نے مکرم الحسن الشریف صاحب آف مراکش کے قبول احمدیت سے قبل تبلیغی جماعت کے ساتھ بعض تجربات کا ذکر کیا تھا۔اس قسط میں ان کے دومزید جماعتوں کے ساتھ بعض تجربات بیان کئے جائیں گے۔

سلفی جماعت کے ساتھ

مکرم الحسن الشریف صاحب لکھتے ہیں: تبلیغی جماعت کے ساتھ باہر جانے کی بجائے میں گھر میں رہ کر بعض کتب کے مطالعہ سے اپنی علمی پیاس بجھاتا رہا۔کافی عرصہ کے بعد میں ایک دن میں نے چندلوگ دیکھے جن کی شلواریں ٹخنوں سے اونچی اور داڑھیاں لمبی تھیں۔میں نے ان سے بات چیت شروع کی۔ جب انہیں پتہ چلا کہ میرا تعلق تبلیغی جماعت سے ہے تو وہ مجھے اہل بدعت اور گمراہ کہنے لگے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ پھر آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ہم سلف صالحین کے مذہب پر ہیں۔ مجھے ان کی یہ بات بہت اچھی لگی اور میں ان کے ساتھ ہی چل دیا یہاں تک کہ وہ ایک گھر میں داخل ہوئے جہاں ان کی جماعت کے ایک فرد نے قراءت قرآن کریم کی مجلس لگائی ہوئی تھی۔ یہ مجلس مجھے بہت اچھی لگی۔ پھر ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ امت کے انحطاط کی اصل وجہ بدعتوں کی پیروی کرنا ہے۔اس نے اس موضوع پر بہت لمبی تقریر کی جس کے بعد یہ مجلس برخاست ہوئی۔میں ان سے بہت متاثر ہوا اور دل میں کہا کہ یہ تبلیغی جماعت والوں سے تو اچھے ہیں۔ یہ سوچ کر میں نے ان سے پوچھا کہ مجھے اپنی کتب کے نام بتائیں تا میں وہ خرید کر پڑھوں۔ان کے بتانے پر میں نے ان کی کتب خرید کر پڑھیں اور ایک لمبے عرصہ تک ان کی مجالس میں بیٹھتا رہا۔ جب کبھی مجھے ان کی کسی بات میں تضاد نظر آتا تو میں چشم پوشی سے کام لیتا اور حسن ظن رکھنے کی کوشش کرتا۔ بالآخر میری ملاقات ’’احمد حفو‘‘ نامی ان کے بڑے مولوی سے ہوئی جن کی کئی کتب چھپ چکی تھیں۔ان میں سے ایک کتاب انہوں نے کسی مسئلہ پر جماعت عدل واحسان کے بانی عبدالسلام یاسین کے ردّ میں لکھی ہے جس میں ایسی سخت زبان استعمال کی گئی ہے کہ جو کسی عالم دین کو زیب نہیں دیتی۔ میں نے ’’احمد حفو‘‘ کے خطبات جمعہ بھی سنے،اور اس جماعت کے دیگر مولویوں اورافراد کے ساتھ بے شمار مجالس میں گیا لیکن مجھے ان کے پاس بھی حق نہ ملا بلکہ بے شمار تضاد نظر آئے۔ان کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ سلفِ صالح کے نہج پر ہیں لیکن ان میں بے شمار بدعتیں ہیں اور وہ اپنے سوا ہر ایک کو کافر سمجھتے ہیں۔ یہ جاننے کے بعد میں ان کی مجالس سے غائب ہوتے ہوتے بالآخر ان سے مکمل طور پر علیحدہ ہو گیا۔

اخوان المسلمین سے تعارف

کچھ عرصہ گزرنے کے بعد میں نے سنا کہ بازاروں میں کچھ باریش متدین اشخاص جڑی بوٹیاں فروخت کرتے ہیں۔مَیں تحقیق کی غرض سے بازار گیا تو ان میں سے ایک شخص مجھے مل گیا۔مَیں نے اسے سلام کیا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔اس سے بات چیت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کا تعلق اخوان المسلمین سے ہے۔ازاں بعد اس کے ساتھ میرا یہ مکالمہ ہوا:

الحسن الشریف: تم نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا؟ کیا تم مسلمان ہو؟

اخوانی مولوی: ہاں ہم مسلمان ہیں اور کتاب وسنت ہمارا منہج ہے۔

الحسن الشریف: اس کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے؟

اخوانی مولوی: اس کا جواب دینے سے قبل آپ میرے اس سوال کا جواب دیں کہ کیا ہم دارالکفر میں ہیں یا دارالاِسلام میں؟

الحسن الشریف: اس میں کیا شک ہے کہ ہم دارالاِسلام میں ہیں۔

اخوانی مولوی: اگر یہ دار الاِسلام ہے تو پھر یہاں احکام اسلام کا نفاذ کیوں نہیں ہوتا؟

الحسن الشریف: ہر ایک فرد جب شریعت کی پابندی کرے گا تو ہر جگہ شریعت کا نفاذ ہو جائے گا۔

اخوانی مولوی: یہ مرجئہ فرقہ کی سوچ ہے جو گمراہ ترین فرقوں میں سے ایک ہے۔اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ حکومت کا فرض ہے کہ شرعی قوانین کی پابندی کرے اور کرائے لیکن اگر حکومت ہی شریعت کی پابندی نہ کرے تو پھر اس کے بارہ میں قرآنِ کریم کا یہ حکم ہے: وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ (المائدہ:45) وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (المائدہ:46) اور وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ (المائدہ:48)

یعنی جو اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے تو ایسے لوگ کافر، ظالم اور فاسق ہیں۔

الحسن الشریف: مجھے آپ صرف اس بات کا جواب دے دیں کہ آپ نے میرے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟

اخوانی مولوی: تمہیں معلوم ہی ہو گا کہ جہاد اسلام کے فرائض میں سے ایک بڑا فریضہ ہے، اور یہ تمام مسلمان کہلانے والے اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کی وجہ سے کفر کے مرتکب ہو گئے ہیں۔اس لئے ہم نہ تو ازخود ان کو سلام کرتے ہیں نہ ہی ان کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ اسی طرح نہ ہم ان کے ’’چرچوں‘‘ میں نماز پڑھتے ہیں نہ ہی ان کا ذبیحہ کھاتے ہیں اور نہ ہی ان کے قوانین کو مانتے ہیں۔

الحسن الشریف: آپ مساجد کو چرچوں کا نام کیوں دیتے ہیں؟ کیا ان پر آپ کو صلیب دکھائی دیتی ہے؟

اخوانی مولوی: تم نے دیکھا ہے کہ مساجد میں محرابیں بنائی جاتی ہیں۔ان کا تصور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھا، نہ ہی صحابہ نے محرابیں بنائیں۔یہ محرابیں مسلمانوں نے چرچوں سے متاثر ہو کر بنائی ہیں۔لہٰذا یہ مساجد نہیں ہیں۔

الحسن الشریف: کیا آپ محراب والی مسجد میں دیگر مسلمانوں کے ساتھ ہی نماز نہیں ادا کرتے؟

اخوانی مولوی: ہرگز نہیں۔ ہم کافروں کے ساتھ ہرگز نماز ادا نہیں کر سکتے۔

الحسن الشریف: مَیں ایسے مسلمانوں کو جانتا ہوں جو پنجوقتہ نماز کے پابند ہیں۔اسی طرح بہت سے ایسے مسلمان بھی ہیں جو نیک اعمال کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔مَیں تو انہیں اپنے آپ سے بہت بہتر پاتا ہوں۔

اخوانی مولوی: تمہیں دین کا کچھ علم نہیں ہے۔کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کفار اور مشرکین کے ساتھ نماز پڑھی تھی؟ پھر ہم ان کے ساتھ کیسے نماز پڑھ لیں جبکہ یہ لوگ کبھی کسی قبر کی زیارت کے لئے جارہے ہوتے ہیں تو کبھی کسی مزار پر مشرکانہ طور پر چڑھاوے چڑھا رہے ہوتے ہیں۔بعض سودی کاروبار کرتے ہیں تو بعض اخلاقی گراوٹ کا شکار ہیں۔

الحسن الشریف: ان برائیوں سے ہم ان کو کیسے بچا سکتے ہیں؟

میرے اس سوال کے جواب میں اس نے مجھے اپنا ایڈریس دیا تا میں ان کے پاس آ کر علم حاصل کروں۔میں نے پتہ لیا اور سلام کر کے واپس آ گیا لیکن اس نے میرے اس سلام کا بھی جواب نہ دیا۔

میرے لئے یہ نیا فرقہ تھا اور میں اکثر اس کے بارہ میں سوچنے لگا۔ایک دن مَیں ان کے دیئے ہوئے پتہ پر جا پہنچا جہاں چند بیٹھے ہوئے لوگوں کو مَیں نے سلام کیا تو کسی نے بھی جواب نہ دیا۔کچھ دیر کے بعد انہوں نے خدا تعالیٰ کی توحید ذات وصفات کا ذکر کرنا شروع کر دیا پھر انہوں نے کہا کہ مومن کو سنت نبوی کی پیروی میں ہر وقت مسلح رہنا چاہئے۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ خواہ مومن تقرب الی اللہ کی نیت سے اسلحہ کے طور پر ایک چمچ ہی اپنے پاس رکھے تب بھی ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے ہمارے ملک کے بادشاہ کے بارہ میں نہایت اہانت آمیز فقرے کہے۔ مَیں نے یہ سنا تو کہا کہ یہ تو سب فرقوں سے زیادہ دین کی روح سے ہٹے ہوئے لوگ ہیں۔لہٰذا ان سے بھی میرا دل بھر گیا۔مختلف فرقوں کے ساتھ اپنے تلخ تجربہ کی وجہ سے بالآخر مَیں نے سب فرقوں سے علیحدگی اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

دارالحرب اور دارالاسلام

مکرم الحسن الشریف صاحب کے اخوانی مولوی سے مکالمہ میں مذکور تمام امور پر تبصرہ کرنا تو طوالت کا باعث ہوگا۔لیکن ایک بات کی وضاحت پیش کرنا ضروری ہے۔اور وہ ہے دارالحرب اور دارالاسلام کی اصطلاحات اور ان کا معنی۔

فقہ کی کتب میں دارالحرب اور دارالاِسلام یا دارالکفر اور دارالاِسلام کی اصطلاحات رائج ہیں۔سب سے پہلے تو یہ سمجھنا چاہئے کہ ایسی کسی اصطلاح کا نہ تو قرآن کریم میں کوئی ذکر ہے نہ ہی حدیث نبوی میں، بلکہ یہ فقہاء کے اجتہاد کا نتیجہ ہے جس کا زیادہ تر انحصار وقت اور حالات پر تھا۔یہی وجہ ہے کہ فقہاء کا ان اصطلاحات کی تعریف میں ہی اختلاف ہے مثلاً:

بعض کہتے ہیں کہ جہاں احکام اسلام واضح طور پر قائم ہو جائیں اسے دارالاسلام کہیں گے۔

بعض کہتے ہیں کہ دارالاسلام وہ علاقہ ہے جہاں تمام یا اکثر شعائر اسلام کی ادائیگی ہوتی ہو۔

بعض کا خیال ہے کہ دارالاسلام وہ جگہ ہے جہاں کے رہنے والے مسلمان، اہل حرب دشمن کے شر سے محفوظ رہیں۔

بعض کا کہنا ہے کہ دارالاِسلام وہ علاقہ ہے جس کے رہنے والے غیر مشروط طور پر اسلام پر راضی ہو جائیں اور اس علاقے کے ذمیوں پر اسلامی حکومت کی مکمل دسترس قائم ہو جائے۔

اور بعض کے خیال میں ہر وہ علاقہ جہاں کبھی بھی اسلامی حکومت قائم ہوئی ہو وہ دارالاسلام کہلائے گا چاہے بعد میں وہاں سے اسلامی حکومت جاتی رہے اور خواہ وہاں سے مسلمانوں کو بھی نکال دیا جائے اور بدامنی پھیل جائے یعنی جنگ کے حالات پیدا ہو جائیں تب بھی وہ دارالاسلام کہلائے گا۔

آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ یہ کس قدر متضاد تعریفیں ہیں۔اور ان میں سے کسی ایک تعریف کو حرف آخر سمجھ کر اس کی بنا پر کسی کو کافر قرار دینا اور حکومتوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا اور حکمرانوں اور ان کی تمام مشینری کو دھماکوں سے اڑانے کے درپے ہو جانا کس قدر اسلام کی حقیقت سے بعید بات ہے۔آج جن علاقوں میں جسے مذکورہ بالا تعریفوں کی بنا پر دارالکفر کہنا چاہئے ان میں دینی آزادی خود اسلامی ملکوں سے زیادہ ہے۔پھر اگر بعض جماعتیں اسلامی ممالک کو بھی دارالحرب یا دارالکفر قرار دیتی ہیں تو غیر اسلامی حکومتیں تو ان کے نزدیک پہلے ہی دارالکفر ہیں، یوں ان کے لئے ہجرت کر کے جانے کی کوئی جگہ نہیں ہے کیونکہ ان کی منطق کے مطابق دنیا کا کوئی ملک بھی دارالاِسلام نہیں رہ گیا۔اور شاید یہی وجہ ہے کہ ان میں سے بیشتر مذہبی جماعتوں کا بڑا مقصد حکومت کا حصول ہے تاکہ وہ حکومت میں آ کر ملک کو اپنے خیال میں دارالاِسلام بنا سکیں۔ یہاں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ گو کئی متشدد مذہبی جماعتیں ایک جیسے عزائم کے ساتھ حکومت کے حصول کے لئے کوشاں ہیں لیکن ان میں سے ہر ایک دوسری مذہبی جماعت کو کافر سمجھتی ہے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں سے کوئی جماعت حکومت بنا بھی لے اور اپنی دانست میں ملک کو دارالاسلام میں بھی تبدیل کر لے تب بھی وہ ملک دیگر کئی جماعتوں کے نزدیک دارالکفر ہی رہے گا اس لئے وہ جماعتیں اس ملک میں اپنی حکومت قائم کرنے کے لئے مذکورہ بالا سرگرمیاں جاری رکھیں گی۔ یہ وہ متشدد طرز فکر ہے جسے باطل طور پر جہاد کے ساتھ جوڑ کر ساری دنیا میں اسلام کی جبین کو خون آلود کیا گیا ہے۔

ہندوستان۔دارالحرب یا دارالاِسلام؟!!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ہندوستان میں برطانوی راج تھا۔ اس کے متعلق بھی یہ سوال بکثرت اٹھایا گیا کہ ہندوستان دارالحرب ہے یا نہیں؟ اور عجیب بات یہ ہے کہ اس وقت کے اکثر بڑے بڑے علماء نے بظاہر انگریزی حکومت سے ڈر کر یا کسی اور وجہ سے فتویٰ تو یہی دیا کہ ہندوستان دارالحرب نہیں ہے، نیز اس کے خلاف جہاد کرنے والوں کو باغی قرار دیا۔لیکن دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انگریزی حکومت سے جہاد کے مؤقف پر آپ پر جہاد کی منسوخی کا الزام بھی لگاتے رہے۔ پھر جب انگریزی حکومت ختم ہو گئی تو ان علماء کے جانشین ایسے تمام فتاویٰ کو بھول کر صرف یہی بات دہرانے لگے کہ ہندوستان تو دارالحرب تھا پھر مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزی گورنمنٹ کے خلاف جہاد کیوں نہ کیا۔ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے دوتین معروف مولویوں کے فتاویٰ درج کر دیئے جائیں تا ان کے موقف کی حقیقت بھی کھل کر سامنے آ جائے، اس کے بعد جب ہم حضرت مسیح موعود

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ ربوہ)

قسط نمبر18

متی باب9

اس باب میں یسوع کے پانچ شفائی معجزات کا ذکر ہے۔ اس بارہ میں چونکہ اصولی بحث ہو چکی ہے اس لئے اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ مگر بعض دوسرے امور قابل توجہ ہیں۔

✿......پہلی بات تو یہ ہے کہ پہلے معجزہ میں جو اس باب کی پہلی 9 آیات میں بیان ہے کہا گیا ہے کہ یسوع نے ایک مفلوج کو شفا دیتے ہوئے اس سے کہا:۔

'بیٹا خاطر جمع رکھ تیرے گناہ معاف ہوئے۔ اور دیکھو بعض فقیہوں نے اپنے دل میں کہا یہ کفر بکتا ہے۔ یسوع نے ان کے خیال معلوم کر کے کہا کہ تم کیوں اپنے دلوں میں برے خیال لاتے ہو؟ آسان کیا ہے۔ یہ کہنا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے یا یہ کہنا کہ اٹھ اور چل پھر؟ لیکن اس لئے کہ تم جان لو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔ (اس نے مفلوج سے کہا) اٹھ اپنی چارپائی اٹھا اور اپنے گھر چلا جا'۔

اس بیان سے بھی غالی مسیحی الوہیت مسیح کا استنباط کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ جہاں تک گناہوں کے معاف کرنے کا تعلق ہے یہ اختیار یسوع کے حواریوں کو دیا گیا۔ یوحنا باب 20 آیت 22 میں لکھا ہے:۔

'یسوع نے پھر ان سے کہا تمہاری سلامتی ہو جس طرح باپ نے مجھے بھیجا ہے اسی طرح میں بھی تمہیں بھیجتا ہوں اور یہ کہہ کر ان پر پھونکا اور ان سے کہا روح القدس لو جن کے گناہ تم بخشو ان کے بخشے گئے ہیں جن کے گناہ تم قائم رکھو ان کے قائم رکھے گئے ہیں'۔

بعض مسیحی اس پر کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ اختیار حواریوں کو یسوع نے دیا تھا۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ اسی طرح یہ اختیار یسوع کو خدا نے دیا تھا اور اس کا اشارہ خود اس بیان میں موجود ہے کہ 'جس طرح باپ نے مجھے بھیجا ہے اسی طرح میں بھی تمہیں بھیجتا ہوں'۔ دراصل تو متی کے 9 باب میں ہی اس کا جواب موجود ہے۔ مذکورہ بالا بیان کے بعد لکھا ہے: 'اور لوگ یہ دیکھ کر ڈر گئے اور خدا کی تمجید کرنے لگے جس نے آدمیوں کو ایسا اختیار بخشا'۔

واضح ہے کہ گناہ معاف کرنے کا اختیار یسوع کو خدا کی طرف سے ملا اور یہ اختیار آدمیوں کو دیا گیا۔ پس جس طرح یسوع کے شاگرد یہ اختیار پانے کے بعد انسان ہی رہے خدا نہیں بن گئے اسی طرح یسوع بھی خدا سے یہ اختیار پانے کے باوجود انسان ہی رہا۔

✿......یہ بھی مدنظر رہے کہ متی کی انجیل کا فقرہ ہے 'بیٹا خاطر جمع رکھ تیرے گناہ معاف ہوئے' یہاں ہرگز یسوع نے یہ نہیں کہا کہ میں گناہ معاف کرتا ہوں یا میں نے تیرے گناہ معاف کر دیئے بلکہ مجہول کے صیغہ میں ذکر ہے۔ کس نے کئے؟ کہا جا سکتا ہے کہ خدا نے کئے۔ چنانچہ انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

Your sins are forgiven i.e.by god. Jewish speakers often use the impersonal passive form to avoid pronouncing the divine name.

مزید لکھا:۔

The right to forgive or to withhold forgiveness was claimed by Paul (1 Cor.5:5 II Cor.2:10) and the Church for which the fourth evangelist wrote (John 20:23)

✿......**اس عبارت (متی باب 9 آیت 1 تا 8) میں** آیت 6 سے بالکل واضح ہے کہ یہ یسوع کے گناہوں کو معاف کرنے کا اختیار بطور خدا ہونے کے نہیں تھا بلکہ بطور انسان ہونے کے تھا کیونکہ لکھا ہے:۔

'اس لئے کہ تم جان لو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے'۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ یسوع اگر گناہ معاف کرنے کا اختیار رکھتا تھا تو بطور انسان کے اس کو یہ اختیار تھا نہ بطور خدا کے۔

✿......**متی باب 9 آیت 9 تا 14**۔ ان آیات میں جو مضمون ہے وہ مرقس کے دو باب آیات 13 تا 17 میں ہے اور اس بارہ میں Peaks Commentary on the Bible کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

There are few differences between Mk. and Mt.

ایک مسلمان کبھی یہ جرأت نہیں کر سکتا کہ وہ دو کتابوں میں اختلافات ہوتے ہوئے پھر دونوں کو Word of God قرار دے۔

✿......اس بیان میں حضرت مسیح نے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ وہ گناہگاروں اور محصول لینے والوں کے ساتھ مل کر کھاتے پیتے ہیں جو جواب دیا ہے اس میں پرانے عہدنامہ کی کتاب ہوسیع باب 6 آیت 6 کا حوالہ دیا ہے اور سارے نئے عہدنامہ میں حضرت مسیح کے اقوال اور طرز عمل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ پرانے عہدنامہ کی تعلیم کو واجب العمل سمجھتے تھے۔ مگر بعد میں پولوس اور یونانیوں کے زیر اثر مسیحیوں نے حضرت مسیح کی اس تعلیم اور عمل کے مطابق عمل کرنے کے بجائے پرانے عہدنامہ کو منسوخ قرار دیا۔

✿......**متی باب 9 آیت 14 تا 16** ان آیات میں حضرت مسیح کے شاگردوں پر اس اعتراض کا جواب دیا گیا ہے کہ وہ یوحنا کے شاگردوں اور یہودی فریسیوں کی طرح کثرت سے روزے کیوں نہیں رکھتے؟ حضرت مسیح نے جواب دیا کہ کیا براتی جب تک دلہا ان کے ساتھ ہے ماتم کر سکتے ہیں؟ مگر وہ دن آئیں گے کہ دلہا ان سے جدا کیا جائے گا اس وقت وہ روزہ رکھیں گے۔

اس بیان سے یہ غلط فہمی پیدا نہ ہو کہ حضرت مسیح کے شاگرد موسوی شریعت کے فرض شدہ روزے نہیں رکھتے تھے بلکہ اس سے مراد نفلی روزے ہیں جو بالعموم پیر اور جمعرات کو رکھتے تھے۔ یہودی شریعت میں اس کثرت سے روزے رکھنے کا کوئی حکم نہیں۔ اس بیان میں اس فقرہ کہ 'وہ دن آئیں گے کہ دلہا ان سے جدا کیا جائے گا اس وقت وہ روزہ رکھیں گے' کے بارہ میں Peaks Commentary on the Bible کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

This is often understood as a later adjustment to the continued practice of fasting in the church, see Did. 8:1

ڈیڈاکی کے جس فقرہ کی طرف اشارہ ہے اس کے الفاظ یوں ہیں:۔

Let not your fast with the hypocrites, for they fast on Mondays and Thursdays, but you fast on Wednesdays and Fridays.

✿......**متی باب 9 آیت 18 تا 22**۔ اس حصہ میں یسوع کے دو معجزات کا ذکر ہے۔ ایک عورت کی شفا کا اور ایک سردار کی لڑکی زندہ کرنے کا جو مردہ سمجھی گئی تھی مگر یسوع نے کہا کہ لڑکی مری نہیں بلکہ سوتی ہے۔

معجزات کے متعلق ہم تفصیل سے ثابت کر چکے ہیں کہ یہ معجزات نہ ثبوت الوہیت ہیں نہ ثبوت صداقت۔ اس لئے ان معجزات پر اب کوئی تفصیلی بات کہنے کی ضرورت نہیں۔ اعمال کی کتاب باب 9 آیت 40 میں واضح طور پر لکھا ہے کہ پطرس نے مردہ زندہ کیا۔

ایک عورت کی شفا کا واقعہ جو اس حصہ میں درج ہے مرقس میں بھی جس طرح بیان ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع غیب کا کوئی علم نہیں رکھتا تھا۔ لکھا ہے:۔

'پھر ایک عورت جس کے بارہ برس سے خون جاری تھا اور کئی طبیبوں سے بڑی تکلیف اٹھا چکی تھی اور اپنا سب مال خرچ کر کے بھی اسے کچھ فائدہ نہ ہوا تھا بلکہ زیادہ بیمار ہو گئی تھی یسوع کا حال سن کر بھیڑ میں اس کے پیچھے سے آئی اور اس کی پوشاک کو چھوا کیونکہ وہ کہتی تھی اگر میں صرف اس کی پوشاک ہی چھو لوں گی تو اچھی ہو جاؤں گی اور فی الفور اس کا خون بہنا بند ہو گیا اور اس نے اپنے بدن میں معلوم کیا کہ میں نے اس بیماری سے شفا پائی۔ یسوع نے فی الفور اپنے میں معلوم کر کے کہ مجھ میں سے قوت نکلی اس بھیڑ میں پیچھے مڑ کر دیکھا اور کہا کس نے میری پوشاک چھوئی؟ اس کے شاگردوں نے اس سے کہا تو دیکھتا ہے کہ بھیڑ تجھ پر گری پڑتی ہے پھر تو کہتا ہے مجھے کس نے چھوا۔ اس نے چاروں طرف نگاہ کی تا کہ جس نے یہ کام کیا تھا اسے دیکھے۔ وہ عورت جو کچھ اس سے ہوا تھا محسوس کر کے ڈرتی اور کانپتی ہوئی آئی اور اس کے آگے گر پڑی اور سارا حال سچ سچ اس سے کہہ دیا۔ اس نے اس سے کہا بیٹی تیرے ایمان سے تجھے شفا ملی۔ سلامت جا اور اپنی اس بیماری سے بچی رہ'۔

(مرقس باب 5 آیت 25 تا 34)

لوقا باب 8 آیت 45 تا 48 میں یہ تفصیل اس طرح ہے:۔

'یسوع نے کہا وہ کون ہے جس نے مجھے چھوا؟ جب سب انکار کرنے لگے تو پطرس اور اس کے ساتھیوں نے کہا اے صاحب! لوگ تجھے دباتے ہیں اور تجھ پر گرے پڑتے ہیں۔ مگر یسوع نے کہا کسی نے مجھے چھوا تو ہے کیونکہ میں نے معلوم کیا کہ قوت مجھ سے نکلی ہے۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ میں چھپ نہیں سکتی تو کانپتی ہوئی آئی اور اس کے آگے گر کر سب لوگوں کے سامنے بیان کیا کہ میں نے کس سبب سے تجھے چھوا اور کس طرح اسی دم شفا پا گئی'۔

ان دو حوالوں کی موجودگی میں جو لوگ اب بھی یسوع کو عالم الغیب سمجھتے ہیں ان کے متعلق Blind faith رکھنے کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

✿......چھونے سے شفا پانے کے واقعات کو بھی مسیحی دنیا میں یسوع کی الوہیت کا ثبوت سمجھا جاتا رہا ہے اس بارہ میں انٹرپریٹرز بائبل کا مرقس باب 5 آیت 27 تا 30 پر تبصرہ توجہ کے قابل ہے، لکھا ہے:۔

Healing by touch has been known in all ages. There are parallels in Jewish and Hellenistie literature as well as in the other parts of New Testament. The emperor Hadrian is said to have been cured of a fever when touched by an aged blind man- who at the same time recovered his sight (Vita Hadrian 25)

✿......**باب 9 کی آیت 23 تا 26 میں** یشوع کے ایک سردار کی بیٹی کو شفا دینے کا ذکر ہے اس لڑکی کے متعلق یسوع نے صاف صاف کہا کہ 'لڑکی مری نہیں بلکہ سوئی ہے'۔

جبکہ بھیڑ جو اس کے گھر میں اکٹھی ہو گئی تھی لڑکی کو فوت شدہ سمجھتی تھی۔ جو مسیحی سمجھتے ہیں کہ یسوع نے فوت شدہ لڑکی کو زندہ کیا وہ بھیڑ کی رائے کو حضرت مسیح کی رائے پر فوقیت دیتے ہیں۔

اس کے بعد باب 9 میں یسوع کے دو اندھوں کو شفا دینے اور ایک گونگے کو شفا دینے کا ذکر ہے۔ ہمیں اس پر کسی مزید تبصرہ کی ضرورت نہیں کیونکہ شروع میں ہم نئے عہدنامہ سے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ اس قسم کے معجزات نہ ثبوت الوہیت ہیں نہ ثبوت صداقت۔

(باقی آئندہ)

✿✿✿✿✿✿

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے احباب
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

خطبہ جمعہ

روزے کے مہینے میں اس سے وہی فیضیاب ہوگا جو اعمالِ صالحہ بھی بجالائے گا، جو اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت دل میں رکھتے ہوئے روزے رکھے اور اس کے ساتھ اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔

اگر ہم نے رمضان سے بھرپور فائدہ اُٹھانا ہے، اگر ہم نے شیطان کے جکڑے جانے، دوزخ کے دروازے بند ہونے اور جنت کے دروازے کھلنے سے بھرپور استفادہ کرنا ہے تو ہمیں اپنے حق بات کے قبلوں کو بھی درست کرنا ہوگا۔

اس رمضان میں ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے قبلے درست کرے، اپنی قولی اور عملی سچائیوں کے معیار بلند کرے اور خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں جانے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)، مکرم مقبول احمد ظفر صاحب (مربی سلسلہ۔ ربوہ)، مکرمہ معراج سلطانہ صاحبہ اہلیہ حکیم بدرالدین عامل صاحب (قادیان) اور مکرمہ مریم سلطانہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب شہید کی وفات اور مرحومین کی خوبیوں کا تذکرہ۔ نمازِ جنازہ غائب)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27/جولائی 2012ء بمطابق 27/وفا 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم آجکل رمضان کے مبارک مہینہ سے گزر رہے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ جو اس بابرکت مہینہ سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ اور یہ برکتیں روزے کی حقیقت کو جاننے اور اس سے بھرپور فائدہ اُٹھانے سے ملتی ہیں۔ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد برحق ہے کہ رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل شہر رمضان حدیث نمبر 2495)

لیکن کیا ہر ایک کے لئے یہ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں؟ کیا ہر ایک کے شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے؟ کیا ہر ایک کے لئے دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں؟ یقیناً ہر ایک کے لئے تو ایسا نہیں ہو سکتا بلکہ یہاں مومنین کو مخاطب کیا۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا صرف ظاہری ایمان لانے سے، مسلمان ہونے سے اور روزہ رکھنے سے یہ فیض انسان حاصل کر لے گا اور کیا صرف اتنا ہی ہے۔ اگر صرف اتنا ہی ہے تو اللہ تعالیٰ نے بار بار ایمان لانے کے ساتھ اعمالِ صالحہ بجالانے کی طرف بہت زیادہ توجہ دلائی ہے، بہت زیادہ تلقین کی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو کسی بھی انسان کے لئے چاہے وہ کسی بھی مذہب کا ہو، اگر وہ نیک اعمال بجالانے والا ہے تو نیک جزا کا بتایا ہے۔

پس یقیناً صرف روزے رکھنا یا رمضان کے مہینہ میں سے گزرنا انسان کو جنت کا وارث نہیں بنا دیتا بلکہ اس کے ساتھ کچھ لوازمات بھی ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔ کچھ شرائط بھی ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اعمالِ صالحہ کی طرف بھی توجہ ضروری ہے جنہیں بجالانا ایک مومن کا فرض بھی ہے۔ ورنہ صبح کھانا کھا کر پھر شام تک کچھ نہ کھانا، ایسے لوگ تو بہت سارے دنیا میں ہیں جو صبح کھاتے ہیں اور شام کو کھاتے ہیں، بلکہ بعض نام نہاد فقیر جو ہیں وہ اپنے آپ کو ایسی عادت ڈالتے ہیں، مجاہدہ کرتے ہیں کہ کئی کئی دن کا فاقہ کر لیتے ہیں لیکن عبادت اور نیکی اُن میں کوئی نہیں ہوتی۔ کچھ ایسے بھی دنیا میں ہیں جو بعض دفعہ مجبوری کی وجہ سے نہیں کھا سکتے۔ بعض کے حالات ایسے ہیں اُنہیں مشکل سے ایک دفعہ کی روٹی ملتی ہے۔ کچھ کو ڈاکٹر بعض خاص قسم کے پرہیز کی ہدایت کرتے ہیں اور سارا دن تقریباً نہ کھانے والی حالت ہی ہوتی ہے۔ اور بعض لوگ، خاص طور پر عورتیں، ڈائٹنگ کے شوق میں بھی سارا سارا دن نہیں کھاتیں۔ ابھی دو دن پہلے میرے پاس ایک ماں آئی کہ میری بیٹی نے جوانی میں قدم رکھا ہے تو یہ دماغ میں آ گیا ہے، اس کو Craze ہو گیا ہے کہ مَیں نے دُبلا ہونا ہے اور وزن کم کرنا ہے کیونکہ آج کل یہ بہت رَو چلی ہوئی ہے اس لئے اُس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے اور مجھے پریشان کیا ہوا ہے اور ایک وقت کھاتی ہے اور وہ بھی بہت تھوڑا سا، اور مہینہ میں یا کم وبیش ایک ڈیڑھ مہینہ میں چودہ پندرہ پاؤنڈ اُس نے وزن کم کر لیا ہے۔ تو یہ ماں کی فکر تھی اور شاید وہ لڑکی اب سمجھے کہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے، اگر میں اُٹھ پہرے روزے رکھ لوں تو نیکی بھی ہو جائے گی اور رمضان کا مہینہ ہے، شیطان تو جکڑا ہوا ہے، ثواب بھی مل جائے گا اور دونوں کام میرے بھگت جائیں گے۔ بعض ایسے بھی میرے علم میں ہیں جو روزہ رکھتے ہیں اور پھر سارا دن اور کوئی کام نہیں ہے۔ سوئے رہتے ہیں کہ روزہ نہ لگے اور سمجھ لیا کہ نیکی کا ثواب مل گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا کہ روزہ رکھو، رمضان آیا، شیطان جکڑا گیا، جنت کے دروازے کھول دیئے گئے، دوزخ کے دروازے بند کر دیئے گئے تو یہ بھی ہے کہ تم نے نیک اعمال بھی کرنے ہیں۔ بیشک تمہارا یہ عمل ہے کہ تم صبح سحری کھاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کھاؤ اور شام کو افطاری کر لیتے ہو۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ بعض اُٹھ پہرے روزے بھی رکھ لیتے ہیں۔ اگر مجبوری ہو تو بعض اٹھ پہرے روزے بھی رکھتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھو کہ تمہیں روزے کا ثواب مل گیا یا تمہارا شیطان جکڑا گیا یا جنت کے دروازے تم پر کھول دیئے گئے اور دوزخ حرام ہو گئی۔ روزے کے مہینے میں اس سے وہی فیضیاب ہوگا جو اعمالِ صالحہ بھی بجالائے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت دل میں رکھتے ہوئے روزے رکھے اور اس کے ساتھ اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے روزے رکھے گا اُس کا روزہ قبول ہوگا۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب من صام رمضان ایمانا واحتسابا و نیة حدیث 1901)

اُس کے لئے جنت قریب کی جائے گی، اُس کا شیطان جکڑا جائے گا۔

پس یہ چیزیں یا روزہ رکھنا جہاں نیکیوں کے کرنے کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دلانے والا ہو گا۔ وہاں اپنی برائیاں ترک کرنے کے لئے بھی ایک مومن کو توجہ دلائے گا اور اس کے لئے وہ مجاہدہ کرے گا۔ ایک مومن اپنی عبادات کے معیار بھی بلند کرنے کی کوشش کرے گا۔ صرف فرائض کی طرف توجہ نہیں دے گا، اُن کے ادا کرنے کی کوشش نہیں کرے گا بلکہ نوافل کی طرف بھی توجہ ہوگی اور ایک مومن پھر اُن کی ادائیگی کا بھی بھرپور حق ادا کرنے کی کوشش کرے گا۔ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ ہوگی۔ مالی قربانیوں کی طرف بھی توجہ ہوگی۔ غریبوں کا حق ادا کرنے کی طرف بھی بھرپور کوشش ہوگی تو تبھی ماہِ صیام سے صحیح فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔

مالی قربانی کے ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایات میں آتا ہے کہ آپ تو رمضان کے علاوہ بھی سارا سال بے انتہا صدقہ اور خیرات کرتے تھے، قربانی دیتے تھے۔ اور یہ قربانی اور دوسروں کی یہ مدد آپ اس طرح فرماتے تھے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں، جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لیکن رمضان کے مہینہ میں تو لگتا تھا کہ اس طرح صدقہ وخیرات ہو رہا ہے جس طرح تیز آندھی چل رہی ہو۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان حدیث نمبر 1902)

عبادات کے معیار اپنی انتہاؤں سے بھی اوپر نکل جاتے تھے۔ ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

عبادات کی کوئی انتہا نہیں لیکن رمضان میں وہ اُن انتہاؤں سے بھی اوپر چلے جاتے تھے۔ پس آپ نے ہمیں یہ فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ رمضان آیا اور بغیر کچھ کئے صرف اس بات پر کہ تم نے روزہ رکھ لیا، سب کچھ مل گیا۔

آپؐ اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ تم اس سے حقیقی فیض کس طرح اُٹھا سکتے ہو؟ ایک بات تو مَیں نے پہلے بتائی ہے کہ ایمان کی حالت میں ہو اور اپنا محاسبہ کرنے والا ہو، اور اس بات کی طرف بھی خاص طور پر مَیں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے نہیں رُکتا، اللہ تعالیٰ کو اُس کا بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یعنی ایسا روزہ پھر بے کار ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل به فی الصوم حدیث نمبر 1903)

پس ہمیں اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ شیطان جکڑا گیا بلکہ روزوں کے معیار بلند کر نیکی بھی ضرورت ہے۔ روزوں کا حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جھوٹ بولنے سے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے جو نہیں رُکتا اُس کا روزہ نہیں۔ ان الفاظ میں چھوٹی سے چھوٹی برائی سے لے کر بڑی سے بڑی برائی تک کی طرف توجہ دلا دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ہر حالت میں سچائی پر قائم رہنے کا کہہ کر اُسے اُس کی تمام کمزوریوں، غلطیوں اور گناہوں سے پاک کروا دیا۔ یہ بھی مثالیں ملتی ہیں کہ جس کو یہ کہا کہ تم نے سچائی پر قائم رہنا ہے اس شخص کی تمام اخلاقی اور روحانی کمزوریاں سچائی پر قائم رہنے کے عہد سے دور ہو گئیں۔ (التفسیر الکبیر لامام رازیؒ جلد8 جزو 16 صفحہ 176 تفسیر سورۃ التوبۃ زیر آیت نمبر 119 دارالکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

اور پھر یہ بھی دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج: 31) اس کی وضاحت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’یعنی بتوں کی پلیدی اور جھوٹ کی پلیدی سے پرہیز کرو‘‘۔

(نور القرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 403)

یہ اس کا ایک بامحاورہ ترجمہ ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں ’’بتوں کی پرستش اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو‘‘۔ یعنی جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا پر بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔ سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 361)

پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے والے کا روزہ نہیں تو اس لئے کہ ایک طرف تو روزہ رکھنے والے کا دعویٰ ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کے حکم سے روزہ رکھ رہا ہوں۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ قرآنِ کریم میں آتا ہے جہاں روزوں کے فرائض کا حکم آیا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ (البقرہ:186) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، تم پر روزوں کا رکھنا فرض کیا گیا ہے، اس لئے تم روزے رکھو۔ تو ایک طرف تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے روزے رکھ رہا ہوں لیکن دوسری طرف یہ کہ جس کے حکم سے روزہ رکھا جا رہا ہے اُس کے مقابلے پر جھوٹ کو خدا بنا کر کھڑا کیا جا رہا ہے۔ پس یہ دو عملی نہیں ہو سکتی۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان کے سب کام اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور مَیں خود اس کی جزا بنوں گا۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب هل یقول انی صائم اذا شتم حدیث نمبر 1904)

پس یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ایک کام خدا تعالیٰ کے حکم سے بھی کیا جا رہا ہو پھر خدا تعالیٰ کے لئے اور اُس کے پیار کو جذب کرنے کے لئے بھی کیا جا رہا ہو اور یہ بھی امید رکھی جا رہی ہو کہ میرے اس روزے کی جزا بھی خدا تعالیٰ خود ہے۔ یعنی اس جزا کی کوئی حدود نہیں۔ جب خدا تعالیٰ خود جزا بن جاتا ہے تو پھر اس کی حدود بھی کوئی نہیں رہتیں۔ اور پھر عام زندگی میں اپنی باتوں میں جھوٹ بھی شامل ہو جائے، عمل میں جھوٹ شامل ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ زبان سے جھوٹ نہیں بولنا، بلکہ عمل کے جھوٹ کو بھی ساتھ رکھا ہے اور عمل کا جھوٹ یہ ہے کہ انسان جو کہتا ہے وہ کرتا نہیں۔

روزے میں عبادتوں کے معیار بلند ہونے چاہئیں۔ نوافل کے معیار بلند ہونے چاہئیں۔ لیکن اُس کے لئے اگر ایک انسان کوشش نہیں کر رہا، عام زندگی جیسے پہلے گزر رہی تھی اُسی طرح گزر رہی ہے تو یہ بے عملی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار سے اگر کوئی لڑائی کرتا ہے تو وہ اُسے کہہ دے کہ مَیں روزہ دار ہوں۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب هل یقول انی صائم اذا شتم حدیث نمبر 1904) اور جواب نہ دے تو یہ روزے کا حق ہے جو ادا کیا گیا ہے۔ لیکن اگر آگے سے بڑھ کر لڑائی کرنے والے کا جواب لڑائی سے دیا جائے تو یہ عملی جھوٹ ہے۔ اپنے کاموں میں اگر حق ادا نہیں کیا جا رہا تو یہ عملی جھوٹ ہے۔ دوسروں کے حق ادا نہیں کئے جا رہے تو یہ عملی جھوٹ ہے۔ خاوند کی اور بیوی کی لڑائیاں جاری ہیں اور اپنی طبیعتوں میں رمضان میں اس نیت سے تبدیلی پیدا نہیں کی جا رہی کہ ہم نے اب اس مہینہ کی وجہ سے اپنے تعلقات کو بہتری کی طرف لے جانا ہے اور آپس کے محبت پیار کے تعلق کو قائم کرنا ہے کہ رمضان میں خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کیا جائے تا کہ اللہ تعالیٰ خود ہماری جزا بن جائے تو بیشک منہ سے یہ دعویٰ ہے کہ ہمارا روزہ ہے اور خدا تعالیٰ کی خاطر ہے لیکن عمل اسے جھوٹا ثابت کر رہا ہے۔ اور پھر عملی جھوٹ کی اَور بھی بہت ساری باتیں ہیں۔ انتہا اُس کی یہ بھی ہے کہ کاروباروں کو، اپنے دنیاوی مقاصد کو، اپنے دنیاوی مفادات کو روزے کے باوجود اپنی عبادات اور ذکرِ الٰہی اور نوافل کی ادائیگی اور قرآنِ کریم پڑھنے کی طرف توجہ پر فوقیت دی جائے۔ اور پھر اس سے بھی بڑھ کر بعض لوگ اپنے منافع کے لئے، دنیاوی فائدے کے لئے کاروباروں میں جھوٹ بولتے ہیں، گویا کہ خدا کے مقابلے پر جھوٹ کی اہمیت ہے۔ پس یہ عملی اور قولی جھوٹ شرک ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے روزے دار کا روزہ درحقیقت فاقہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کی کوئی اہمیت نہیں۔

پس یقیناً رمضان انقلاب لانے کا باعث بنتا ہے۔ شیطان بھی اس میں جکڑا جاتا ہے۔ جنت بھی قریب کر دی جاتی ہے لیکن اُس کے لئے جو اپنی حالت میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اپنے ہر قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کی کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ کی حکومت کو اپنے پر قائم کرنے کی کوشش کرے تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت اور بخشش جو عام حالات کی نسبت کئی گنا بڑھ جاتی ہے اُس سے بھرپور فائدہ اُٹھائے اور اپنے نفس کے بتوں اور جھوٹے خداؤں کو جو لامحسوس طریق پر یا جانتے بوجھتے ہوئے بھی بعض دفعہ خدا تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑے ہو جاتے ہیں، اُن کو ریزہ ریزہ کر کے ہوا میں اُڑا دے، جب یہ کوشش ہو تو پھر ایک انقلاب طبیعتوں میں پیدا ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی حکومت کے لئے جہاں روزوں کے ساتھ عبادتوں کے معیار حاصل کرنا ضروری ہے، قرآنِ کریم کو زیادہ سے زیادہ پڑھنا، اُس کی تلاوت کرنا، اس پر غور کرنا ضروری ہے۔ وہاں ان عبادتوں کا اثر، قرآنِ کریم کے پڑھنے کا اثر، اپنی ظاہری حالتوں اور اخلاق پر ہونا بھی ضروری ہے تا کہ عملی سچائی ظاہر ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو کیونکہ بجُز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ مگر مَیں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے۔ اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو‘‘۔ (یہ نہیں ہے کہ میرا کوئی مخالف ہے، وہ سچی بات بھی کہہ رہا ہے تو مَیں نے ضد میں آ کر قبول نہیں کرنا۔ پھر دلیلیں نہ دو، بحثیں نہ کرو بلکہ اس کو چھوڑ دو اور سچائی کو قبول کرو۔) پھر فرمایا ’’سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو۔ جیسا کہ اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج: 31) یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بُت سے کم نہیں‘‘۔ فرمایا ’’جو چیز قبلہ حق سے تمہارا مُنہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بُت ہے۔ سچی گواہی دو۔ اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو‘‘۔ کسی بھی قسم کی دشمنی ہو، تمہارے سچ پر روک نہ ڈالے۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 550)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’زبان کا زیان خطرناک ہے۔ اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے۔ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو، نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اناپ شناپ بولتے رہو‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 281۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس تقویٰ یہ ہے اور تقویٰ پر قدم مارنے کی، اس پر چلنے کی اس رمضان میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکیں۔ تا کہ اُن جنتوں میں جن کے دروازے کھولے گئے ہیں، ہمارے داخل ہونے میں آسانیاں ہوں۔ اب اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے جائزے لے تو خود ہی احساس ہو جائے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس درد بھرے پیغام اور نصیحت پر کتنے عمل کر رہے ہیں۔ یہ ازالہ اوہام میں اپنے ماننے والوں کو اور خاص طور پر اپنی جماعت والوں کو یہ نصیحت کی ہے۔

اگر ہم میں سے ہر ایک انصاف پر قائم ہوتے ہوئے سچائی کا خون ہونے سے بچائے تو ہمارے گھروں کے مسائل بھی حل ہو جائیں۔ ہمارے ہاں جو بھائیوں بھائیوں کی رنجشیں پیدا ہوتی ہیں اور وقتاً فوقتاً قضا میں مقدمے آتے رہتے ہیں، وہ بھی دور ہو جائیں۔ کم از کم ہمارے اپنے اندر، ایک احمدی معاشرے میں لین دین کے جو بہت سارے مسائل چلتے رہتے ہیں، وہ ختم ہو جائیں۔ یہ سب مسائل سچ پر عمل نہ کرنے سے اور اپنی اَناؤں کو فوقیت دینے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر اپنے حق کے معیار اتنے بلند کر لو کہ اگر کوئی بچہ بھی کہہ رہا ہے تو اُسے قبول کرنا ہے تو تم بہت سی برائیوں سے بچ جاؤ گے۔ پھر اَنا کی ناک اونچی نہیں ہو گی کہ یہ چھوٹا بچہ مجھے نصیحت کر رہا ہے۔ یہ رُتبہ میں کم تر مجھے حق کی طرف رہنمائی کر رہا ہے۔ یہ غریب آدمی مجھے سچی بات بتا رہا ہے۔

پس سچائی اختیار کرنے کے لئے بھی عاجزی چاہئے اور یہ عاجزی پھر ایک ایسی نیکی ہے جو خدا تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ پس دیکھیں سچائی کی نیکی کے ساتھ اور کتنی نیکیاں جنم لے رہی ہیں۔ ایک نیکی کے بعد

دوسری نیکی پیچھے دیتی چلی جاتی ہے اور یہی چیز جو ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔

بعض جزئیات کے ساتھ جو اقتباس میں بیان ہوئی ہیں، سب سے اہم بات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں نصیحت فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ 'جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہ تمہاری راہ میں بُت ہے'۔ پس اگر ہم نے رمضان سے بھرپور فائدہ اُٹھانا ہے، اگر ہم نے شیطان کے جکڑے جانے، دوزخ کے دروازے بند ہونے اور جنت کے دروازے کھلنے سے بھرپور استفادہ کرنا ہے تو ہمیں اپنے حق بات کے قبلوں کو بھی درست کرنا ہوگا۔ ہمارا قبلہ خدا تعالیٰ کی طرف ہوگا تو ہم اللہ تعالیٰ کے اس اعلان سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں کہ میں نے تمہارے لئے جنت کے دروازے رمضان کی برکات کی وجہ سے کھول دیئے ہیں۔ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر غور کرکے اور عمل کرکے ہی جنت کے دروازے ملیں گے کہ اپنے قول و عمل کی سچائی کے معیار اونچے کرو ورنہ اگر اس طرف توجہ نہیں تو خدا تعالیٰ کو تمہارے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو خدا تعالیٰ کی اپنے بندے پر کمال مہربانی اور شفقت ہے کہ عبادتوں اور مختلف قسم کی نیکیوں کے راستے بتا کر ان پر چلنے والے کے لئے انعام مقرر کئے ہیں اور رمضان کے مہینے میں تو ان عبادتوں اور نیکیوں کے ذریعے ان انعاموں کو حاصل کرنے کی تمام حدود کو ہی ختم کر دیا ہے۔ بے انتہا انعاموں کا سلسلہ جاری فرما دیا۔ اور فرمایا ہے کہ آؤ اور میری رضا کی جنتوں میں داخل ہو جاؤ۔ لیکن یاد رکھو کہ اس میں داخل ہونے کے لئے قولی اور عملی سچائی کا راستہ اپنانا ہوگا۔ اگر اس قبلے کی پیروی کرو گے تو جس طرح آج کل ہر گاڑی میں نیوی گیشن (Navigation) لگا ہوتا ہے اور اس نیوی گیشن (Navigation) کے ذریعے سے تم صحیح مقام پر پہنچ جاتے ہو، اس طرح صحیح جگہ پر پہنچو گے ورنہ رمضان کے باوجود بھٹکتے پھرو گے۔ بلکہ دنیاوی نیوی گیشن جو ہیں اس میں تو بعض دفعہ غلطی بھی ہو جاتی ہے، بعض دفعہ صحیح فیڈ (Feed) نہیں ہوتا، نئی سڑکیں بن جاتی ہیں، نظر بھی نہیں آ رہی ہوتیں۔ بعض دفعہ دو راستوں میں سے ایک راستے کی طرف رہنمائی ہوتی ہے، لمبا چکر پڑ جاتا ہے یا چھوٹے رستے کی تلاش میں انسان گلیوں میں گھومتا پھرتا ہے، ٹریفک مل جاتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی طرف اگر قبلہ درست ہوگا تو سیدھے جنت کے دروازوں کی طرف انسان پہنچتا ہے۔ پس اس رمضان میں ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے قبلے درست کرے۔ اپنی قولی اور عملی سچائیوں کے معیار بلند کرے اور خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں جانے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

اس مضمون کو مَیں نے تھوڑا سا مختصر کیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہو سکتا ہے باقی اگلے جمعہ میں بیان کردوں۔ مختصر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت میں سلسلے کے ایک دیرینہ بزرگ کا کچھ ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔ یہ بزرگ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب ہیں۔ پاکستان میں تو ہر احمدی اگر نہیں تو ہر جماعت کی اکثریت اُنہیں جانتی ہے یا جانتی ہوگی اور پرانے لوگ تو بہرحال جانتے ہیں۔ ایک لمبا عرصہ بطور وکیل المال اوّل اُنہیں خدماتِ سلسلہ بجا لانے کی توفیق ملی۔ یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے جماعتی نظام میں، موجودہ نظام جو جماعتی ہے، اس میں اگر بنیادی اینٹیں نہیں تو کم از کم درمیانی اینٹوں کا ضرور کردار ادا کیا ہے جنہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت سے فیض پانے کی توفیق عطا ہوئی ہے اور ان لوگوں نے بےنفس ہوکر جماعت کی خدمت کی توفیق پائی ہے۔ آج جو ہم پھل کھا رہے ہیں اس میں ان پرانے لوگوں کی خدمات کا بہت بڑا حصہ ہے، بےنفس خدمات کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی کچھ وفات یافتگان ہیں اُن کا بھی ذکر ہوگا۔

مختصراً کچھ پہلو مَیں مکرم ومحترم چوہدری شبیر احمد صاحب کے بیان کر دیتا ہوں۔ 22/جولائی 2012ء کو 95 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ آپ کے والد حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب اور والدہ حضرت عائشہ بیگم صاحبہ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے۔ لیکن ان کے دادا نے خلافتِ ثانیہ میں بیعت کی تھی۔ ان کے دادا چوہدری نبی بخش صاحب ریاست جموں کے باوقار زمیندار تھے اور مسلمانوں پر بعض پابندیوں کے باعث ملکہ وکٹوریہ کے زمانے میں یہ ہجرت کرکے سیالکوٹ آ گئے۔ چوہدری شبیر صاحب کے والد جو تھے وہ بھی بلند اخلاقِ فاضلہ والی شخصیت تھے۔ حافظِ قرآن ہونے کی وجہ سے اپنے علاقے میں بڑے نمایاں تھے۔ اس لئے اپنے بچوں کی تربیت بھی انہوں نے بڑے دینی ماحول میں کی ہے۔ چوہدری شبیر صاحب نے ابتدائی تعلیم سکاچ مشن مڈل سکول سیالکوٹ سے حاصل کی اور 1931ء میں آٹھویں جماعت کا امتحان پاس کیا تو والد صاحب نے تربیت کی خاطر ان کو قادیان بھیج دیا۔ میٹرک انہوں نے تعلیم الاسلام سکول قادیان سے کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحبت میں رہے، فائدہ اُٹھایا، نظمیں پڑھنے کا بھی خوب شوق تھا، بڑا موقع ان کو ملتا رہا۔ علاوہ اور نظموں کے پہلی دفعہ انہوں نے قادیان میں سیرت النبیؐ کے موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر سے پہلے نظم پڑھی۔ پھر جب انہوں نے میٹرک کر لیا تو چونکہ قادیان میں کالج نہیں تھا مرے کالج سیالکوٹ سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ کچھ دیر آپ قادیان میں رہے۔ اُس کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ساتھ دفتر میں کام کیا۔ جبکہ حضرت مولوی شیر علی صاحب ترجمہ قرآن انگریزی میں مصروف تھے تو آپ ٹائپنگ کا کام اُن کے ساتھ کرتے رہے۔ پھر ملازمت کی تلاش میں لاہور آ گئے۔ کچھ صحافت میں بھی وقت گزارا۔ اچھے معروف شاعر بھی تھے اور آواز بھی اچھی، نظمیں اپنی لے میں پڑھا کرتے تھے۔

گفتگو میں بڑی شائستگی، محنت کے عادی۔ بہرحال نیکیوں کا ایک مجموعہ تھے۔ 1940ء میں ملٹری اکاؤنٹس کا امتحان پاس کیا اور یہ منتخب ہوگئے اور وہاں گیارہ سال کام کیا۔ لیکن 1944ء میں اس عرصے کے دوران ہی انہوں نے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کر دیا تھا۔ لیکن حضرت مصلح موعود نے ان کو 1950ء میں بلایا اور ان کا خود انٹرویو لیا اور یہ اپنی ملازمت سے استعفیٰ دے کر پھر ربوہ آ گئے اور پہلے نائب وکیل کے طور پر، اُس کے بعد 1960ء میں وکیل المال اول کے طور پر وفات تک خدمات سرانجام دیں۔ باون سال وکیل المال اوّل رہے اور اس سے پہلے بھی انہوں نے دس سال کام کیا۔ خلافتِ ثانیہ سے لے کر اب تک ان کو اللہ تعالیٰ نے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ذیلی تنظیموں میں بھی بھرپور خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ربوہ میں پہلے معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بنے۔ اس کے علاوہ بھی خدام الاحمدیہ کے مختلف کاموں میں خدمات پر مامور رہے۔ نائب صدر صفِ دوم انصاراللہ بھی رہے۔ پھر رکن خصوصی تو لمبا عرصہ رہے۔ مجلس کارپرداز کے ممبر بھی تھے۔ قاضی بھی تھے۔ 1960ء میں ان کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیگم کی طرف سے حج بدل کی توفیق بھی ملی۔ مختلف ممالک میں دوروں پر جاتے رہے۔ ان کے کئی شعری مجموعے ہیں۔ 1965ء سے 1983ء تک جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر ان کو درثمین سے نظمیں پڑھنے کا موقع ملا۔ اور یہاں یوکے کے جلسہ میں بھی دو دفعہ چھیاسی (1986ء) اور اٹھانوے (1998ء) میں ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے وقت میں نظم پڑھنے کا موقع ملا۔ بلکہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کی نظم سننے کے بعد کہا تھا کہ آپ نے پرانے جلسوں کی یاد تازہ کر دی جو ربوہ اور قادیان کے ہوتے تھے۔ ان میں ایک خوبی یہ تھی کہ جب دورے پر جاتے تھے تو پروجیکٹر اور تصویروں کی سلائڈز جو ہیں وہ لے جایا کرتے تھے جو مختلف بیرونی ممالک کے مشن کی ہوتی تھیں اور بجائے اس کے کہ لمبی چوڑی تقریریں کریں یہ دکھایا کرتے تھے کہ دنیا میں یہ ہمارے مشن قائم ہو رہے ہیں، یہ سکول بن رہے ہیں، یہ ہسپتال بن رہے ہیں، مساجد بن رہی ہیں اور یہ سلائڈز دکھاتے تھے۔ ایک تبلیغی موقع بھی میسر آ جاتا تھا جوانوں کے لئے تربیت کا باعث بنتا تھا۔ یہ بات جہاں ان کو قربانیوں کی طرف توجہ دلاتی تھی وہاں بعض دفعہ چھوٹے چھوٹے قصبوں اور دیہاتوں میں غیر احمدی بھی آ جاتے تھے اور یہ دیکھ کر کہ جماعت احمدیہ اس طرح اسلام کی خدمت کر رہی ہے۔ گویا بجائے اس کے کہ بحث وتمحیص اور دلائل ہوں، پروجیکٹر کے ذریعہ سے انہوں نے تبلیغی بھی اور تربیتی بھی بہت کام کیا۔ جب تک ان میں ہمت رہی، ہمیشہ یہی کرتے رہے۔ یہاں 2009ء کے جلسہ میں آئے تھے اور خلافت جوبلی کے اظہارِ تشکر کی جو رپورٹ تھی وہ ان کو پیش کرنے کی توفیق ملی۔ جماعت کی طرف سے مجھے، خلیفہ وقت کو، جو ایک رقم جوبلی کی دی گئی تھی کہ مختلف جماعتی مقصد پر خرچ لیں، وہ بھی ان کو پیش کرنے کی توفیق ملی۔ ان کے ایک بیٹے امریکہ میں مبلغ سلسلہ ہیں، واقفِ زندگی ہیں، دوسرے واقفِ زندگی بیٹے ربوہ میں ہیں۔ رشتہ ناطہ کے نائب ناظر ہیں۔ تیسرے نے بھی کچھ عرصہ وقف کیا تھا۔ ان کا عارضی وقف تھا، افریقہ میں کیا پھر یہاں آ گئے۔ فضل احمد طاہر یہیں یوکے جماعت کے سیکرٹری تعلیم ہیں۔ تو یہ ان کے تین بیٹے ہیں۔ بیٹیاں بھی ہیں ان کے خاوند بھی سارے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے جماعتی نظام سے منسلک ہیں۔ پھر ان میں یہ خوبی بھی تھی کہ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو اس طرح تبلیغ کرتے تھے کہ جو بھی رسالے ان کے آتے تھے یا اختلافی مسائل کے بارے میں جو بھی لٹریچر ہوتا تھا، وہ سیالکوٹ یا جہاں بھی وہ ہوتے تھے پوسٹ کرتے رہتے تھے۔ اور سب رشتہ داروں کے ایڈریسز ان کو یاد تھے۔ اس طرح الفضل یا کوئی رسالے بھیجتے رہتے تھے۔ دفتر والوں کے ساتھ بڑا حسنِ سلوک تھا۔ ان کے ایک کارکن لکھتے ہیں کہ اوّل تو سائیکل پر دفتر آیا کرتے تھے لیکن جب بہت بیمار ہوگئے تو مَیں نے ہی کہا تھا کہ ان کے لئے گاڑی جانی چاہئے، اس سے پہلے بھی شاید استعمال ہوتی تھی۔ بہرحال ایک دفعہ دفتر کے کارکن نے ان کو لینے کے لئے گاڑی بھجوانے میں دیر کر دی تو بجائے اس کے کہ کچھ کہتے، انداز ان کا اپنا ہی تھا، بڑی نرم گفتاری سے نصیحت کیا کرتے تھے۔ کارکن کہتے ہیں کہ مجھے بجائے کچھ کہنے کے کہ گاڑی لیٹ کیوں آئی، ایک لفافے میں تھوڑے سے بادام ڈال کر بھیج دیئے کہ آپ کی یادداشت کے لئے ہیں۔ اسی طرح ان کی بیٹی بھی کہتی ہیں، گھر میں بھی بجائے اس کے کہ بہت زیادہ وعظ و نصیحت کریں، ڈانٹ ڈپٹ کریں، اپنا عملی نمونہ پیش کیا کرتے تھے جسے دیکھ کے ہم خود ہی اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کرتے تھے یا پھر بعض دفعہ ایسے رنگ میں کوئی کہانی سنا دیتے تھے جس سے اصلاح کی توجہ پیدا ہو جاتی تھی۔ ان کی ایک بیٹی کہتی ہیں کہ آخری بیماری میں ابھی چند دن پہلے کہتے ہیں کہ شعر نازل ہو رہے ہیں لکھو۔ اور اللہ تعالیٰ کے مناجات وہ شعر یہ تھے۔ یہ ان کے تقریباً آخری، بستر مرگ کے شعر کہہ لیں۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خدمتِ دین کی خاطر میرے مولیٰ   خدمتِ دین کی خاطر مجھے قرباں کر دے
وقت رخصت میرے واسطے وقت راحت   وقت رخصت میرے واسطے آساں کر دے
رخصتی کو میرے واسطے شاداں کر دے

پھر یہ خوبی تھی کہ ہمیشہ شکر کے جذبات کے ساتھ حمد و ثنا کیا کرتے تھے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب ان کا وقف قبول کیا تو انہیں یہ نصیحت فرمائی تھی اور ہر واقفِ زندگی کو یہ نصیحت یاد رکھنی چاہئے کہ جماعت کے کاموں کی اس طرح فکر کرنا جیسے ایک ماں اپنے بچے کی فکر کرتی ہے۔ اور پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نصیحت کو ہمیشہ پلے باندھے رکھا اور ہمیشہ باوجود اس کے کہ کوئی بیماری ہو اس میں خوب نبھایا۔ ان کے گھر کے تعلقات اچھے تھے، بیوی کا بڑا خیال رکھنا، لیکن جہاں دین کا سوال آ جاتا تھا، دورے وغیرہ پر جانا ہوتا تھا ، کئی دفعہ ایسے مواقع آئے کہ ان کی اہلیہ بیمار ہیں یا بچے کی پیدائش ہونے والی ہے، تشویش ہے، تو وہاں یہ کہہ دیا کرتے تھے کہ مَیں خدا کے دین کے کاموں سے جاتا ہوں، خدا تعالیٰ میرے باقی کام سنوار دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ سنوار بھی دیا کرتا تھا۔ اب یہ بھی بعض بظاہر معمولی معمولی باتیں ہیں لیکن پرانے لوگوں کی ان باتوں سے آجکل کے ہر واقفِ زندگی کو بھی اور کارکن کو بھی سبق سیکھنا چاہئے بلکہ ہر جماعتی عہدیدار کو بھی۔ ان کے ایک انسپکٹر کہتے ہیں کہ کچھ کتابیں دیکھ رہے تھے جو دفتر کی طرف سے جلد کرائی گئی تھیں، اُن میں ایک درّثمین نکل آئی تو اس درّثمین کو لے کر اکاؤنٹنٹ صاحب کو بلایا اور فرمانے لگے کہ یہ تو میری ذاتی درّثمین ہے اس کو بھی آپ نے جلد کروا دیا ہے۔ اس پر بتائیں کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں۔ اکاؤنٹنٹ نے یہ کہا کہ سب کتابیں اکٹھی جلد ہوگئی ہیں لیکن آپ نے کہا نہیں پتہ کرو۔ آخر پتہ کروایا۔ غالباً آٹھ دس روپے جو خرچ ہوئے تھے، وہ جب تک اکاؤنٹنٹ کے حوالے نہیں کر دیئے، سکون نہیں آیا۔ اور اسی طرح کارکن بھی یہی کہتے ہیں کہ بڑے دلنشین انداز میں نصیحت کرتے جو ہمیں گراں نہ گزرتی۔ ہماری تربیت فرماتے۔ اکثر نصیحت فرماتے اور یہ بڑی نصیحت ہے جو ہر ایک کو یاد رکھنی چاہئے کہ خدمتِ دین کو شوق اور محبت سے کرنا چاہئے اور اس کے بدلے میں کسی طرح بھی طالبِ انعام نہیں ہونا چاہئے۔ ہمیشہ خیال رکھیں کہ آپ کو خدا نے خدمت کا موقع دیا ہے اور آپ نے اپنے ربّ کو راضی کرنا ہے۔ اسی طرح آنے والے مہمانوں کو دفتر میں بڑے عزت سے، احترام سے ان کو ملتے، کھڑے ہو کر ملتے اور اکثر کہا کرتے تھے کہ مرکز میں آنے والے مہمان جو ہیں وہ کچھ توقعات لے کر آتے ہیں اور ان کے ساتھ اچھی طرح ملنا چاہئے۔ پانی پوچھنا چاہئے، اپنا کام چھوڑ کے اُن کی طرف توجہ کیا کرتے تھے اور جتنا وقت مرضی لگ جائے یا دفتر بند بھی ہو جائے تو جب تک اُن کا کام نہ کر لیتے گھر نہ جاتے۔ اگر ہوسکتا تھا تو بتا دیا کرتے تھے۔ اگر نہیں تو کہہ دیا کرتے تھے آپ کو بعد میں اطلاع ہو جائے گی۔ دفتر میں چندوں کا معاملہ ہے، یہاں بھی سیکرٹریان مال کو تجربہ ہوگا کہ بعض دفعہ اگر چندے کا حساب صحیح نہ ہو یا اندراج صحیح نہ ہو تو لوگ غصہ میں آ جاتے ہیں، تو ان کے ساتھ بھی اگر کوئی غصہ میں آ جاتا تھا تو خاموشی سے سنتے تھے اور آخر وہ خود ہی شرمندہ ہو کر معافی مانگ لیتا تھا۔ اسی طرح کارکنوں کو بھی، اپنے بچوں کو بھی صدقہ وخیرات کی طرف توجہ دلاتے رہتے تھے جو بلاؤں کو ٹالنے کا ذریعہ ہے اور پھر ایک خوبی یہ تھی کہ خلیفہ وقت کو دعا کے لئے لکھو۔ اپنے انسپکٹران کو بھی کہا کرتے تھے کہ جب باہر دوروں میں جاؤ تو جماعتوں میں خلیفۂ وقت کا پیغام پہنچاؤ بجائے اس کے کہ اپنی زبان میں کچھ کہو۔ پھر یہ بھی تھا کہ جب باہر جاتے، یا جب اپنے نائبین کو یا انسپکٹران کو دورے پر بھیجتے تھے تو یہ کہتے کہ آپ مرکز کے نمائندہ ہیں اس لئے اپنے ہر قول و فعل کا خیال رکھیں۔ بعض دفعہ دفتر میں زائد وقت گزارنا ہوتا تو خیال کرتے کہ دفتر بند ہو گیا ہے اور کارکن برا نہ سمجھیں تو ان کو بڑے اچھے انداز میں کہا کرتے تھے کہ آپ لوگ یہ نہ سمجھا کریں کہ دفتر والے باقی تو آرام سے گھر چلے گئے ہیں اور ہم دفتر میں کام کر رہے ہیں بلکہ یہ خیال کریں کہ وہ تو اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں، چلے گئے ہیں اور خدا تعالیٰ ہمیں اضافی خدمت کا موقع دے رہا ہے۔ تو یہ خدمتِ دین کو فضلِ الٰہی جاننے کا ایک عملی ثبوت تھا۔ ان کے ایک کارکن کہتے ہیں کہ وفات سے چار پانچ دن پہلے ان کی تیمارداری کے لئے خاکسار گیا تو مجھے کہنے لگے کہ کوئی ناصر احمد نام کارکن تیمارداری کے لئے آیا تھا آپ اُسے جانتے ہیں؟ کہتے ہیں مَیں نے اُنہیں کہا کہ تحریکِ جدید میں ناصر نام کے تین چار کارکن ہیں۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ کل جو ناصر احمد ملنے مجھے آیا تھا اور بچے نے کہہ دیا کہ مَیں سو رہا ہوں اور اُن کو واپس جانا پڑا۔ آپ اُن کا پتہ کریں کہ وہ کون ہے اور میری طرف سے معذرت کر دیں کہ بچے کو غلطی لگی تھی۔ شاید آنکھیں بند دیکھ کے اُس نے کہہ دیا کہ مَیں سو رہا ہوں، مَیں سو نہیں رہا تھا۔ تو اس حد تک باریکی سے خیال رکھا کرتے تھے۔ باقاعدگی سے صدقہ دینے والے تھے۔

پس مَیں نے ان کا کچھ مختصر ذکر کیا ہے۔ مَیں نے بھی ان کے ساتھ کام کیا ہے اور یہ بہت کم خصوصیات ہیں جو ابھی لکھی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی خصوصیات کے حامل تھے اور کام انتھک اور خوش مزاجی سے کیا کرتے تھے۔ خلافت سے بھی بے انتہا وفا کا تعلق تھا۔ بہر حال یہ بزرگ تھے جو وفا کے ساتھ جہاں اپنے کام میں مگن تھے وہاں خلیفۂ وقت کے بھی سلطانِ نصیر تھے۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی خلیفۂ وقت کے لئے دعائیں بھی بے انتہا کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ایسے کام کرنے والے کارکن ہمیشہ جماعت کو مہیا فرماتا رہے۔

اس کے علاوہ کچھ اور بھی وفات یافتگان ہیں جن کا مَیں نے ذکر کیا ہے۔ چوہدری شبیر صاحب کا جنازہ جمعہ کی نماز کے بعد اور باقی جن کا میں ذکر کرنے لگا ہوں ان کا بھی جنازہ غائب جمعہ کی نماز کے بعد ہی مَیں پڑھاؤں گا۔ ان میں سے ایک ہمارے مربی سلسلہ مقبول احمد ظفر صاحب ہیں جو آجکل نظارت اصلاح وارشاد میں تھے۔ ان کو پرانی انتڑیوں کی تکلیف تھی جو بگڑ گئی اور آخر ان کی 25/ جولائی کو وفات ہوگئی۔ اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ کوٹ محمد یار چنیوٹ کے قریب رہنے والے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے 1997ء سے 2001ء تک عربی میں تخصص کیا اور پھر نظارتِ اشاعت میں کام کیا۔ جامعہ احمدیہ میں عربی کے استاد رہے۔ پھر یہ 2007ء میں شام چلے گئے، وہاں عربی زبان میں ڈپلومہ کیا۔ اسی طرح ہومیو پیتھک میں بھی ان کو کچھ درک تھا۔ پھر واپس آئے ہیں تو اصلاح وارشاد مرکزیہ میں تعینات ہوئے۔ بڑے علم دوست آدمی تھے، نہ صرف علم دوست تھے بلکہ ایک مربی کی جو خصوصیات ہیں وہ بھی ان میں تھیں۔ وقفِ زندگی کی خصوصیات بھی ان میں تھیں۔ اور پھر اسی طرح جیسا کہ مَیں نے کہا ہومیو پیتھک میں بھی انہوں نے ڈپلومہ کیا ہوا تھا۔ غریبوں کی مدد کیا کرتے تھے اور بے وقت بھی اگر کوئی آ جاتا تھا تو ہمیشہ اُس کو آپ نے دوائیاں دیں، خوش مزاجی سے اس سے ملے۔ اپنے ساتھیوں سے کارکنوں سے بڑا اچھا سلوک تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے جو بچے ہیں اُن کو بھی اللہ تعالیٰ صبر اور حوصلہ دے۔

تیسرا جنازہ معراج سلطانہ صاحبہ اہلیہ حکیم بدرالدین صاحب عامل درویش قادیان کا ہے۔ ان کی چھیاسی سال کی عمر میں 19/ جولائی کو وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ نہایت خلوص اور وفا کے ساتھ انہوں نے بھی درویشی کا زمانہ گزارا۔ سکول ٹیچر بھی تھیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی وہیں پڑھاتی رہیں۔ بڑی نیک دل، صابر شاکر اور حوصلہ مند خاتون تھیں۔ لجنہ اماء اللہ قادیان کی جنرل سیکرٹری رہی ہیں اور بھی مختلف خدمات پر مامور رہیں۔ غریب بچوں کو اپنے گھر میں رکھ کر تعلیم دلواتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

اسی طرح چوتھا جنازہ مریم سلطانہ اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب شہید کا ہے۔ ان کے خاوند محمد احمد خان صاحب ٹل ضلع کوہاٹ میں شہید ہوئے تھے۔ مریم سلطانہ صاحبہ کی وفات 18/ جولائی 2012ء کو ہوئی ہے۔ اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ بڑی محنت کرنے والی خاتون تھیں۔ دعوتِ الی اللہ کا بڑا اشوق تھا۔ قربانی کرنے والی تھیں اور بڑے مضبوط ارادے کی مالک تھیں۔ ان کے ہمت اور مضبوط ارادے کا اس طرح پتہ لگتا ہے کہ ان کے خاوند ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب کو 1957ء میں کوہاٹ میں شہید کر دیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے کی بات ہے۔ مریم سلطانہ صاحبہ کے والد کا نام عنایت اللہ افغانی تھا اور ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد عنایت اللہ افغانی صاحب کی بیعت سے ہوا جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ عنایت اللہ افغانی صاحب کا تعلق افغانستان کے علاقہ خوست سے تھا اور آپ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے مریدوں میں سے تھے۔ پھر ان کا جو خاندان ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد افغانستان سے قادیان شفٹ ہو گیا اور یہیں انہوں نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی بیعت کی۔ مریم سلطانہ صاحبہ پیدائشی احمدی تھیں اور 1949ء میں ان کی ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب سے شادی ہوئی تھی، جو خان میر خان صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے باڈی گارڈ تھے اُن کے بیٹے تھے۔ پھر یہ لوگ کوہاٹ چلے گئے۔ وہاں ایک دفعہ ایک معاند مولوی ان کے پاس آیا کہ ایک مریض بیمار ہے اور بلایا اور لے گیا۔ وہاں جا کے ان کو گولی مار کے شہید کر دیا اور پھر جب ان کی لاش آئی تو اَور کوئی احمدی نہیں تھا۔ احمدیوں کا یہ ایک اکیلا گھر تھا، چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ ان کے خاوند موصی بھی تھے۔ اب لاش گھر میں پڑی ہے، چھوٹے بچے بلک رہے ہیں کہ کیا کریں۔ اور دلاسا دینے والا بھی کوئی نہیں۔ مشورہ دینے والا بھی کوئی نہیں۔ کمیونیکیشن کا نظام کوئی نہیں تھا۔ فون وون بھی کوئی نہیں تھا۔ پھر ان کو یہ بھی تھا کہ میرا خاوند موصی ہے۔ ان کو ربوہ لے کر جانا ہے۔ بہر حال انہوں نے بڑی ہمت کی اور کسی طرح ایک ٹرک کرائے پر لیا اور اس میں نعش بھی رکھی، بچے بھی بٹھائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ان دنوں نخلہ میں تھے تو وہاں پر لے آئیں۔ وہاں اُن کا جنازہ پڑھا گیا۔ پھر ربوہ لے کر آئیں اور پھر بڑی محنت سے اپنے بچوں کی تربیت کی۔ کوشش کی کہ ان کو پڑھائیں لکھائیں اور ان کی صحیح تربیت ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں وہ سرخرو ہوئیں۔ ان کی جو خواہش تھی کہ بچے بھی نیکیوں پر قائم رہیں اور اس وجہ سے وہ ان کو اُس ماحول سے بچا کر لائیں تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد در اولاد اور نسلوں میں احمدیت کے خادم پیدا کرتا رہے اور حقیقی وفا کے ساتھ احمدیت کے ساتھ جڑے رہنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند فرمائے۔ جیسا کہ میں نے کہا ابھی نماز جمعہ کے بعد ان سب کی نمازِ جنازہ غائب ادا کروں گا۔

بقیہ: مصالح العرب از صفحہ نمبر 3

علیہ السلام کا موقف آپ کے اپنے الفاظ میں درج کریں گے تو ایک منصف قاری کے لئے حق و باطل میں امتیاز کرنا نہایت آسان ہو جائے گا۔(ذیل میں مذکورہ حوالہ جات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے خطبات کے مجموعہ ''زھق الباطل'' سے لئے گئے ہیں)

مولوی محمد حسین بٹالوی نے لکھا: ''ملک ہندوستان باوجودیکہ عیسائی سلطنت کے قبضہ میں ہے، دار الاِسلام ہے۔'' (الاقتصاد فی مسائل الجہاد صفحہ 16)

پھر لکھتے ہیں: ''اس گورنمنٹ سے لڑنا یا ان سے لڑنے والوں کی کسی نوع سے مدد کرنا صریح غدر اور حرام ہے۔'' (اشاعۃ السنۃ النبویۃ جلد 9 نمبر 10 صفحہ 308)

بریلوی مکتب فکر کے امام احمد رضا خان بریلوی نے لکھا: ''ہندوستان دار الاِسلام ہے اسے دار الحرب کہنا ہرگز صحیح نہیں۔'' (نصرت الابرار صفحہ 29 مطبوعہ لاہور)

بعد میں مولانا مودودی نے بھی لکھا کہ: ہندوستان اس وقت بلاشبہ دار الحرب تھا جب انگریزی حکومت یہاں اسلامی سلطنت کو مٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس وقت مسلمانوں پر فرض تھا کہ یا تو اسلامی سلطنت کی حفاظت میں جانیں لڑتے یا اس میں ناکام ہونے کے بعد یہاں سے ہجرت کر جاتے۔ لیکن جب وہ مغلوب ہو گئے اور انگریزی حکومت قائم ہو چکی اور مسلمانوں نے اپنے پرسنل لاء پر عمل کرنے کی آزادی کے ساتھ یہاں رہنا قبول کر لیا تو اب یہ ملک دار الحرب نہیں رہا۔'' (سود۔ حصہ اول صفحہ 78-77۔ شائع کردہ مکتبہ جماعت اسلامی لاہور)

حَکَمْ عَدَل کا فیصلہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

''ہر ایک مسلمان کو یاد رہے کہ ہم بلحاظ گورنمنٹ کے ہندوستان کو دار الحرب نہیں کہتے اور یہی ہمارا مذہب ہے۔ اگرچہ اس مسئلہ میں علماء مخالفین نے ہم سے سخت اختلاف کیا ہے اور اپنی طرف سے کوئی دقیقہ ہم کو تکلیف دہی کا انہوں نے باقی نہیں رکھا، مگر ہم ان عارضی تکالیف اور ضرر رسانیوں کے خوف سے حق کو کیونکر چھوڑ سکتے ہیں۔ ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ حکومت کے لحاظ سے ہندوستان ہرگز دار الحرب نہیں ہے۔ ہمارا مقدمہ ہی دیکھ لو۔ اگر یہی مقدمہ سکھوں کے عہد حکومت میں ہوتا اور دوسری طرف ان کا کوئی گرو یا برہمن ہوتا، تو بدوں کسی قسم کی تحقیق و تفتیش کے ہم کو پھانسی دے دینا کوئی بڑی بات نہ تھی۔ مگر انگریزوں کی سلطنت اور عہد حکومت ہی کی یہ خوبی ہے کہ مقابل میں ایک ڈاکٹر اور پھر مشہور پادری، لیکن تحقیقات اور عدالت کی کارروائی میں کوئی سختی کا برتاؤ نہیں کیا جاتا۔ کیپٹن ڈگلس نے اس بات کی ذرا بھی پروا نہیں کی کہ پادری صاحب کی ذاتی وجاہت یا ان کے اپنے عہدہ اور درجہ کا لحاظ کیا جاوے...... آخر کار انصاف کی رو سے ہم کو اس نے بری ٹھرایا۔

پھر یہ لوگ ہم کو ارکان مذہب کی بجا آوری سے نہیں روکتے، بلکہ بہت سے برکات اپنے ساتھ لے کر آئے، جس کی وجہ سے ہم کو اپنے مذہب کی اشاعت کا خاطر خواہ موقع ملا اور اس قسم کا امن اور آرام نصیب ہوا کہ پہلی حکومتوں میں اس کی نظر نہیں ملتی...... اس لیے محض حکومت کے لحاظ سے ہم اس کو دار الحرب نہیں کہتے۔

ہاں! ہمارے نزدیک ہندوستان دار الحرب ہے بلحاظ قلم کے۔ پادری لوگوں نے اسلام کے خلاف ایک خطرناک جنگ شروع کی ہوئی ہے۔ اس میدان جنگ میں وہ نیزہ ہائے قلم لے کر نکلے ہیں نہ سنان و تفنگ لے کر۔ اس لیے اس میدان میں ہم کو جو ہتھیار لے کر نکلنا چاہیئے وہ قلم اور صرف قلم ہے...... گورنمنٹ نے عام آزادی دے رکھی ہے کہ اگر عیسائی ایک کتاب اسلام پر اعتراض کرنے کی غرض سے لکھتے ہیں، تو مسلمانوں کو آزادی کے ساتھ اس کا جواب لکھنے اور عیسائی مذہب کی تردید میں کتابیں لکھنے کا اختیار ہے...... ہماری جماعت یاد رکھے کہ ہم ہندوستان کو بلحاظ حکومت ہرگز دار الحرب قرار نہیں دیتے۔ بلکہ اس امن اور برکات کی وجہ سے جو اپنے مذہب کے ارکان کی بجا آوری اور اس کی اشاعت کے لیے گورنمنٹ نے ہم کو دے رکھی ہے۔ ہمارا دل عطر کے شیشہ کی طرح وفاداری اور شکر گزاری کے جوش سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن پادریوں کی وجہ سے ہم اس کو دار الحرب قرار دیتے ہیں۔ پادریوں نے چھ کروڑ کے قریب کتابیں اسلام کے خلاف شائع کی ہیں۔ میرے نزدیک وہ لوگ نہیں ہیں جو ان حملوں کو دیکھیں اور سنیں اور اپنے ہی ہمّ و غم میں مبتلا رہیں۔ اس وقت جو کچھ کسی ممکن ہو، وہ اسلام کی تائید کے لیے کرے اور اس قلمی جنگ میں اپنی وفاداری دکھائے، جبکہ خود عادل گورنمنٹ نے ہم کو منع نہیں کیا ہے کہ ہم اپنے مذہب کی تائید اور غیر قوموں کے اعتراضوں کی تردید میں کتابیں شائع کریں، بلکہ پریس، ڈاک خانے اور اشاعت کے دوسرے ذریعوں سے مددی ہے تو ایسے وقت میں خاموش رہنا سخت گناہ ہے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 215 تا 218۔ ایڈیشن 2003ء)

پھر فرمایا: ''مختصر یہ کہ یہ مقام دار الحرب ہے پادریوں کے مقابلہ میں۔ اس لئے ہم کو چاہیے کہ ہرگز بے کار نہ بیٹھیں۔ مگر یاد رکھو کہ ہماری حرب ان کے ہمرنگ ہو۔ جس قسم کے ہتھیار لے کر میدان میں وہ آئے ہیں، اسی طرز کے ہتھیار لے کر ہم کو نکلنا چاہیے اور وہ ہتھیار ہے قلم۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم اور میرے قلم کو ذوالفقارعلی فرمایا۔ اس میں یہی سر ہے کہ زمانہ جنگ و جدل کا نہیں ہے، بلکہ قلم کا زمانہ ہے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 232۔ ایڈیشن 2003ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''اعلائے کلمہء اسلام میں کوشش کریں، مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں، دینِ متین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلاویں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دنیا میں ظاہر کریں، یہی جہاد ہے جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کرے۔''

(البدر نمبر 30 جلد 2، 14/اگست 1903 صفحہ 239)

یہ ہے وہ جہاد جس کے لئے ہر مسلمان کو کوشاں رہنا چاہئے اور اس اسلحہ سے ہر وقت مسلّح رہنا چاہئے جو تقرب الی اللہ کا ذریعہ بنے گا۔ ہر منصف بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ دفاعِ اسلام کے اس عظیم کام کے ساتھ چھچہ یا چھرا یا پستول لے کر پھرنے کو کیا نسبت؟!!

(باقی آئندہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری) اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 31/مارچ 2012ء بروز ہفتہ بمقام مسجد فضل لندن۔ قبل نماز ظہر **مکرمہ الماس نور باجوہ صاحبہ (اہلیہ مکرم احسان احمد صاحب باجوہ مرحوم۔ واقف زندگی۔** آلڈرشارٹ) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

آپ کو 14/مارچ کو سٹروک ہوا جس سے جانبر نہ ہوسکیں اور 26/مارچ 2012ء کو مختصر علالت کے بعد 61 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ مرحومہ بہت نیک، ہرکسی کا خیال رکھنے والی، نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم ٹھیکیدار ولی محمد صاحب (آف ربوہ)

4/مارچ 2012ء کو وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ تعمیرات کے شعبے سے منسلک تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے دو تین مواقع پر بعض جماعتی عمارات کی تعمیر کے لئے آپ کو خود ہدایات عطا فرمائیں۔ نماز، روزہ کے پابند، دیانت دار، صاف گو اور مخلص انسان تھے۔ اپنے ماتحت کام کرنے والوں کے ساتھ نہایت شفقت اور ہمدردی سے پیش آتے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چھ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شفیق الرحمان صاحب۔ مربی سلسلہ آجکل نیوزی لینڈ میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔

(2) مکرم ملک محمود احمد خان صاحب (آف کراچی)

گزشتہ دنوں مختصر علالت کے بعد 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت ماسٹر عبد العزیز صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے اور حضرت حاجی نصیر الحق صاحب رضی اللہ عنہ کے داماد تھے۔ بہت نیک، پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے احمدیہ آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن کے ممبر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی ہدایت پر قصر خلافت ربوہ اور ملحقہ دفاتر کی تعمیر کی نگرانی کا موقعہ ملا۔ علاوہ ازیں وقف جدید کے دفاتر اور گیسٹ ہاؤس کی تعمیر میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ خلافت سے بے انتہا پیار تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہجرت کے بعد ہر سال باقاعدگی سے جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کے لئے آیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ملک نسیم احمد صاحب (آف سویڈن) کے والد تھے۔

(3) مکرم قریشی محمود احمد صاحب (آف لاہور)

23/ فروری 2012ء کو وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے سترہ سال کی عمر میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ فرقان فورس میں خدمت بجالاتے رہے اور حکومت سے ستارہ جرأت کا اعزاز حاصل کیا۔ آپ نے قائد مجلس، سیکرٹری تعلیم اور صدر حلقہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ احمدیہ ہومیو پیتھک ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہے۔ وفات کے وقت نائب امیر کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ بہت ہمدرد، غریب پرور، مہمان نواز، منکسر المزاج اور بہت سی خوبیوں کے مالک ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

(4) مکرم چوہدری انور علی صاحب راجپوت (آف کیلگری۔ کینیڈا) 13/مارچ 2012ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ سرکاری ملازمت میں مختلف اعلیٰ عہدوں پر فائز رہنے کے ساتھ ساتھ جماعتی خدمت میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ لاہور کے مختلف حلقہ جات میں بطور صدر، سیکرٹری مال، زعیم انصار اللہ اور آڈیٹر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت نیک، غریب پرور اور اعلیٰ اخلاق کے مالک مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم ماسٹر محمد ہارون خان صاحب (ابن مکرم مولوی نذر محمد خان صاحب۔ دار النصر غربی اقبال ربوہ)

آپ ایک ماہ کی علالت کے بعد 9/مارچ 2012ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، ملنسار، غریبوں کے ہمدرد اور خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ آپ لمبا عرصہ تعلیم کے شعبہ سے منسلک رہے اور سینکڑوں طلباء و طالبات کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا۔ ضرورت مند اور مستحق طلباء کو بغیر فیس کے سالہا سال تک پڑھاتے رہے اور فیس اور کتب کا بوجھ خود برداشت کر کے انہیں اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ آپ کے تیار کردہ آسان اور سلیس نوٹس طلباء میں بہت مقبول تھے۔ مرحوم موصی تھی۔ آپ نے دو شادیاں کیں۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرم عبد الخالق جاوید گل صاحب (آف سکرنڈ۔ نواب شاہ۔ سندھ)

19/مارچ 2012ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ کو حج اور عمرہ کرنے کی بھی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرمہ صدیقہ ساجد صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر حسین محمد ساجد صاحب مرحوم۔ اٹلانٹا، امریکہ)

13/مارچ 2012ء کو وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب (سابق صدر۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان) کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ نے تبلیغ اور تصنیف کے شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔ باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والی اور خلافت کی فدائی خاتون تھیں۔ آپ فعّال داعیہ الی اللہ بھی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ (آف خانیوال)

25/اکتوبر 2010ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت مہر محمد اعظم سرگانہ صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ آپ نے خانیوال میں مقامی اور ضلعی سطح پر صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار، ہمدرد، نرم دل، خدمت گزار، صابر و شاکر، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا اور خلفائے سلسلہ کی طرف سے کی جانے والی ہر تحریک پر ہمیشہ لبیک کہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(9) مکرمہ فضیلت پروین صاحبہ (اہلیہ مکرم بشارت وحید صاحب آف ربوہ)

13/فروری 2012ء کو وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بہت نیک، خدمت گزار، صابر و شاکر، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

(10) مکرم اعجاز احمد گھمن صاحب (ابن مکرم کرنل نظام دین صاحب مرحوم۔ ورجینیا امریکہ)

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

کچھ ان کے بھی ہیں اور کچھ دوسرے بھی بیچ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

ہیومینیٹی فرسٹ جرمنی کے تعاون سے آنکھوں کے ایک سو مفت آپریشن کئے گئے۔ جاپان کے زلزلے میں ہیومینیٹی فرسٹ نے کافی خدمات سرانجام دیں۔

نومبائعین سے رابطوں کی بحالی

نومبائعین سے رابطے میں غانا سرِ فہرست ہے۔ انہوں نے دورانِ سال چوبیس ہزار چار سو (24,400) نومبائعین سے رابطہ کیا ہے اور گزشتہ چھ سالوں میں اب تک اللہ کے فضل سے نو لاکھ تیس ہزار دو سو نو (930,209) نومبائعین سے رابطہ بحال کر چکے ہیں۔ دوسرے نمبر پر نائیجیریا ہے انہوں نے اس سال اڑتیس (38) ہزار سے زائد نومبائعین سے رابطہ قائم کیا۔ اور ان کا بھی پانچ (5) لاکھ ساٹھ ہزار (60) سے اوپر رابطہ ہو چکا ہے۔ بورکینا فاسو نے اس سال اٹھارہ ہزار چھ سو (18,600) نومبائعین سے رابطہ زندہ کیا۔ دو لاکھ اڑتیس ہزار (2,38000) سے رابطہ بحال کر چکے ہیں۔ آئیوری کوسٹ نے آٹھ ہزار نو سو (18,900) سے رابطہ کیا۔ یہ اب تک چھپن (56) ہزار سے زائد نومبائعین سے رابطہ کر چکے ہیں۔ سیرالیون نے دورانِ سال چھتیس ہزار سات سو (36,700) نومبائعین سے رابطہ کیا اور اب تک ایک لاکھ اڑتیس (38) ہزار سے زائد سے رابطہ کر چکے ہیں۔ ہندوستان میں جو رابطے ہوئے ہیں اُن کی تعداد دو ہزار دو سو اکاسی (2,281) ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ اب تک اکاسی ہزار نو سو (81,900) سے اوپر نومبائعین سے رابطہ کر چکے ہیں۔ بنگلہ دیش گیارہ سو ساٹھ (1108) سے زائد نومبائعین سے رابطہ کیا۔ کینیا نے چار ہزار چھ سو (4,600) سے زائد افراد سے رابطہ قائم کیا۔ اس طرح چھیالیس (46) ہزار آٹھ سو (800) سے رابطہ قائم ہو چکا ہے۔ یوگنڈا میں بھی اس سال اٹھارہ سو اکانوے (1891) نومبائعین سے رابطہ ہوا۔ بینن میں دس ہزار نو سو (10,900) سے اوپر نومبائعین سے رابطہ ہوا۔ اسی طرح باقی ممالک ہیں۔ ان رابطوں کے بعد اب وہاں کے مقامی علماء کو، اماموں کو ٹریننگ دی جاتی ہے تاکہ وہ جماعت سے جڑے رہیں۔

یوکرائن کی ایک گمشدہ احمدی فیملی

✿......نسیم مہدی صاحب لکھتے ہیں کہ چند ماہ قبل ایک احمدی خاتون نے بتایا کہ ان کی کمپنی کی ایک میٹنگ میں ان کا تعارف یوکرائن کی ایک خاتون سے ہوا جو اس کمپنی میں ایک اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔ میٹنگ کے دوران جب کھانے کا وقفہ ہوا تو احمدی خاتون نے کھانے کے مینیو کو بغور دیکھنا شروع کیا تو وہ کہنے لگی کیا تم مسلمان ہو؟ انہوں نے کہا ہاں، اس نے کہا چونکہ آپ مینیو کو بغور پڑھ رہی تھیں تو مَیں سمجھ گئی کہ آپ دیکھ رہی ہو کہ کوئی حرام چیز نہ ہو۔ ساتھ ہی پوچھا کہ تم کون سے فرقے کی مسلمان ہو؟ یہ احمدی بہن کہتی ہیں کہ مَیں حیران ہوگئی کہ یہ سفید فام عورت نامعلوم کیوں مجھ میں اتنی دلچسپی لے رہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مَیں احمدی مسلمان ہوں۔ اس نے فوراً کہا کہ مَیں بھی احمدی مسلمان ہوں۔ دونوں خوشی سے بغل گیر ہو گئیں۔ اس یوکرانین خاتون کا نام 'تمارا' ہے۔ اس نے بتایا کہ جنگِ عظیم دوم سے قبل میرے نانا **بیلجیئم** میں کام کرتے تھے۔ وہاں کسی احمدی سے ان کی ملاقات ہوئی اور اُن کی تبلیغ سے احمدی ہو گئے۔ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ احمدی مسلمان کہتے رہے۔ ان کی اولاد سے میری والدہ پکی احمدی ہیں اور اب تک زندہ ہیں اور بڑے درد سے احمدیوں سے رابطہ کرنا چاہتی ہیں۔ یہ دونوں بہنیں مجھے ملنے آئیں اور تمارا نے بیعت فارم پُر کیا۔ اس دفعہ جلسہ سالانہ میں بھی شامل ہوئی ہیں۔ اب جلد ہی وہ اپنی والدہ کو امریکہ لانا چاہتی ہیں۔ یہ دیکھیں اللہ کی تقدیر کہ جنگِ عظیم سے قبل کی ایک احمدی فیملی سے رابطہ ہو گیا۔

بیعتوں کی تعداد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بیعتوں کی تعداد چار لاکھ اسّی ہزار (480,000) سے اوپر ہے۔ اس سال 124 ممالک سے تین سو باون (352) قومیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں، الحمدللہ۔ انشاءاللہ کل عالمی بیعت میں ان کی نمائندگی ہوگی۔

نائیجریا کو اس سال ایک لاکھ سولہ ہزار (116,000) سے زائد بیعتوں کی توفیق ملی۔ چون (54) نئی جماعتیں بنی ہیں۔ گھانا کو ترپن ہزار (53,000) سے زائد بیعتوں کی توفیق ملی اور انیس (19) نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ مالی میں ایک لاکھ سے زائد بیعتیں ہوئیں۔ یہاں مالی میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیزی سے جماعت کا نفوذ ہو رہا ہے اور بڑے ایکٹو (Active) احمدی ہیں۔ یہ نہیں کہ پیچھے ہٹنے والے ہوں۔ بلکہ چندوں کے نظام میں بھی شامل ہوتے ہیں اور مستقل رابطے ہیں۔ بورکینا فاسو میں اکتیس (31) ہزار سے زائد احمدیت میں داخل ہوئے۔ آئیوری کوسٹ میں اللہ کے فضل سے دورانِ سال پانچ ہزار (5,000) سے زائد بیعتیں ہوئیں۔ وہاں حالات بھی بڑے خراب رہے ہیں۔ سینیگال میں تیرہ ہزار (13,000) سے زائد بیعتیں ہوئیں۔ جماعت بینن کو امسال پینتیس ہزار (35,000) بیعتیں حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ جماعت نائیجر کو ستائیس ہزار (27,000) بیعتوں کی توفیق ہوئی۔ کیمرون کو چودہ ہزار (14,000) بیعتوں کی توفیق ملی۔ یوگنڈا میں بیعتوں کی تعداد اللہ کے فضل سے تین ہزار (3000) سے اوپر ہے۔ چودہ (14) نئے مقامات پر جماعت احمدیہ کا پودا لگا ہے۔ کینیا کی بیعتیں بھی تقریباً چار ہزار (4,000) ہیں۔ سیرالیون کو چالیس ہزار (40,000) سے زائد بیعتوں کی توفیق ملی۔ کانگو برازاویل کو چھ ہزار (6,000) سے زائد بیعتوں کی توفیق ملی۔ ہندوستان میں اللہ کے فضل سے دو ہزار سے (2000) زائد بیعتیں ہوئیں۔

✿......بیعتوں کے حوالے سے ڈاکٹر وسام البراقی صاحب نے مجھے سیریا سے ایک خط لکھا تھا کہ جب عالمی بیعت ہوتی ہے تو بعض مقامات پر صدر جماعت ٹی وی پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں اور دیگر حاضرین ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ گویا وہ اس طرح عالمی بیعت میں شامل ہو گئے ہیں۔ سوال پوچھا تھا کہ کیا یہ طریق جائز ہے؟ تو مَیں نے اُن کو جواب دیا تھا کہ یہ بالکل غلط طریقہ ہے اور یہ بدعت ہے جسے ختم ہونا چاہئے۔ اور مَیں نے اُن کو یہ بھی کہا تھا کہ مجھے یاد کروا دیں تو آج اس حوالے سے انہوں نے یاد کروایا ہے۔ یہاں جو بیعت ہو رہی ہے کیونکہ دستی بیعت ہو رہی ہوتی ہے اس لئے ایک دوسرے کی کمر پر ہاتھ رکھ کے میرے ہاتھ تک اُن کا ہاتھ پہنچ جاتا ہے لیکن ٹی وی پر ہاتھ رکھنا یہ قطعاً غلط چیز ہے اور بدعتیں ہیں۔ بدعتوں کو ختم کرنے ہی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے۔

بیعتوں کے ایمان افروز واقعات

بیعتوں کے بارے میں چند واقعات بیان کر دیتا ہوں۔

✿......ندیم صاحب نائیجر کے مبلغ ہیں، لکھتے ہیں کہ خاکسار اپنے علاقہ 'اکوانگا' (Akwanga) میں ایک نئے مقام 'آنڈھا' (Andha) میں تبلیغ کے لئے گیا۔ تبلیغ کے بعد وہاں کے امام صاحب اور باقی تمام احباب نے ہمارا شکریہ ادا کیا۔ امام صاحب بہت عمر رسیدہ شخص ہیں اور اُن کی عمر بھی ایک سو پانچ سال ہے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے لمبی عمر دی ہے کہ میرے تک امام مہدی کا پیغام پہنچے اور مَیں اس پیغام کو قبول کروں۔ اس وقت سورج، چاند، درخت، پودے اور ہر چیز اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے۔ لہٰذا مَیں جماعت کو قبول کرتا ہوں۔ اُن دور دراز کے علاقوں کے اماموں کو یہ نظر آ جاتا ہے 'اگر نہیں نظر آتا تو بدقسمت اُن مولویوں کو جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔

✿......مبلغ سلسلہ بینن لکھتے ہیں کہ تبلیغ کر رہے تھے کہ وہاں غیر احمدیوں کی مسجد کا امام بھی تھوڑی دیر میں آ گیا۔ خدشہ تھا کہ وہ ہمارے خلاف کچھ بولے گا ہم نے کچھ لٹریچر بھی نمائش کے لئے رکھا ہوا تھا اور اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بھی شامل تھی۔ وہ امام آتے ہی اس تصویر کو پکڑ کر فرنچ میں کہنے لگا۔ کیا یہ وجود جھوٹ بول سکتا ہے؟ اور بھلا یہ جھوٹ بولے گا؟ یہ جھوٹ بولے گا بھی کیوں؟ اور بیعت فارم پُر کر کے جماعت میں داخل ہو گیا۔

✿......سیرالیون کا ایک واقعہ ہے کہ پیراماؤنٹ چیف جو کہ مذہباً کٹر عیسائی ہیں اُن کا پیغام آیا کہ ہم اُنہیں اُن کے چیفڈم میں آ کر ملیں۔ چنانچہ ہم پروگرام کے مطابق گئے۔ مبلغ صاحب لکھتے ہیں۔ انہوں نے ہمیں خوش آمدید کہا اور اس دن اپنے علاقہ کے بڑے لوگوں کی میٹنگ بھی رکھی۔ جس میں ان کے ٹاؤن کے چیف، امام اور دوسرے عام لوگ بھی شامل تھے۔ چیف نے کہا، مَیں تو مذہباً عیسائی ہوں۔ میری چیفڈم میں کوئی بھی مسلم مشن کام نہیں کر رہا لیکن چیف ہونے کے ناطے مَیں اپنے ساٹھ فیصد مسلمانوں پر ظلم نہیں کر سکتا۔ میں جماعت احمدیہ کو بخوبی جانتا ہوں کہ وہ اس دور میں تمام مسلم جماعتوں میں بہترین جماعت ہے جو اسلام کی صحیح تعلیم دیتی ہے اور پُر امن ہے اس لئے آج مَیں اپنے تمام چیفڈم احمدیہ مسلم جماعت کو دیتا ہوں اور تمام چیفڈم میں موجود مسلمانوں کو جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی تلقین کرتا ہوں۔

✿......پھر ایک نو احمدی کا جذبہ ایمانی دیکھیں۔ غانا کے امیر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ اَپر ایسٹ ریجن میں الحاج سابون کوڈی صاحب بڑے بزنس مین شخص ہیں، جو ٹرانسپورٹ کا کام اور فارمنگ (Farming) کرتے ہیں۔ اُنہیں ریجن کی سطح پر بہترین فارمر (Farmer) کا اعزاز بھی ملا ہوا ہے۔ اُنہیں جماعت احمدیہ میں دلچسپی پیدا ہوئی اور خصوصاً اس بات سے کہ احمدیہ جماعت قرآنِ مجید ناظرہ کے ساتھ ترجمہ سیکھنے پر زور دیتی ہے اور نماز سادہ کے ساتھ اس کا ترجمہ بھی سیکھنے کی تلقین کرتی ہے۔ ان کے احمدیت قبول کرنے نے سب کو حیران کر دیا۔ وہ چونکہ علاقے کی معروف شخصیت تھے اُنہیں غانا بھر سے فون آئے کہ احمدیت کیوں قبول کی ہے؟ اُنہوں نے سب کو یہی کہا کہ مَیں آپ کا کرایہ دوں گا آپ یہاں آئیں، مل کر بات کریں گے کہ احمدیت سچ ہے یا نہیں؟ مگر کسی کو وہاں جا کر بحث کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ ان کے علاقے میں مشنریز کو بھجوایا گیا اور پھر کانفرنس ہوئی، دو ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے۔ اور اللہ کے فضل سے بڑا اچھا اثر ہوا۔

✿......خالد محمود صاحب جو ربوہ کے وکیل الدیوان ہیں اُن کو برما بھجوایا گیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ رنگون میں جلسہ سالانہ کے موقع پر 'چوسے' شہر سے چار غیر از جماعت احباب کا وفد شامل ہوا۔ دورانِ جلسہ اور جلسہ کے بعد مختلف اوقات میں سوال وجواب ہوتے رہے، اُنہوں نے بڑی دلچسپی سے سوال پوچھے۔ لیکن بظاہر یہ علم نہ ہو سکا کہ یہ قائل ہوئے ہیں یا نہیں۔ واپس جاتے ہوئے اُنہوں نے اپنے گاؤں آنے کے لئے اصرار کیا۔ نیشنل صدر صاحب نے وقت کی کمی کے باعث اُن سے معذرت کی، لیکن اُن کا اصرار جاری رہا۔ آخر بھٹی صاحب نے اُن سے وعدہ کیا کہ گو وقت کم ہے لیکن خاکسار ضرور آئے گا۔ چونسے شہر رنگون سے ایک سو پچاس میل کے فاصلے پر ہے۔ اس میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً دس ہزار ہے۔ بدھ مذہب سے تعلق رکھنے والے لاماؤں کی تعداد بیس ہزار ہے۔ کہتے ہیں ہم وہاں گئے۔ بڑی گرمجوشی سے ہمارا استقبال کیا گیا۔ گفتگو کے آغاز پر مختصراً صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان کی گئی اور سوال کرنے کی دعوت دی گئی۔ گاؤں کے مولوی صاحب جو رنگون میں شامل ہوئے تھے، کھڑے ہو کر کہنے لگے، سچائی سچائی ہوتی ہے۔ مزید کسی سوال کی ضرورت نہیں ہے اور ساتھ ہی بیعت کا اعلان کر دیا۔

✿......امیر صاحب کینیڈا لکھتے ہیں کہ ایک داعی الی اللہ اعجاز احمد صاحب ہملٹن ساؤتھ دو سال سے اپنے ایک دوست بروس گرفتھ (Bruce Griffth) سے مختلف موضوعات پر بات کرتے رہے۔ یہ دوست عیسائیت سے برگشتہ اور اسلام کی طرف مائل تھا۔ اس دوران اُس کا رابطہ اہلِ سنت احباب سے ہوا۔ اُن سے رابطہ بڑھتا گیا۔ اعجاز صاحب نے اُن سے کہا کہ وہ اپنے اہلِ سنت دوستوں سے کہے کہ وہ قرآنِ مجید کی رو سے احمدیت کی صداقت کے بارہ میں ہم سے بحث کریں۔ نیز اُن کے علماء یہ بتائیں کہ اگر کوئی شخص عیسائیت سے اسلام قبول کرنے کے بعد دوبارہ عیسائی ہونا چاہے تو اُس سے کیا معاملہ کیا جائے گا؟ اُس کے اہل سنت دوست ان سوالات کے تسلی بخش جواب نہ دے سکے۔ جبکہ احمدی علماء کے جوابات سے وہ مطمئن ہو گیا اور احمدیہ مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنی شروع کر دی۔ ایک دن اُسے مشن ہاؤس ٹورانٹو لے جا کر امیر صاحب کینیڈا سے ملاقات کروائی گئی۔ بعد ازاں جب اُسے زیرِ تعمیر طاہر ہال اور جامعہ احمدیہ کی بلڈنگ دکھائی گئیں اور بتایا گیا کہ ان بلڈنگز کی تعمیر میں ہم نے حکومت سے کوئی گرانٹ نہیں لی بلکہ حکومت نے جو دو ملین ڈالر کی گرانٹ دی تھی وہ بھی شکریہ کے ساتھ واپس کر دی گئی ہے۔ یہ سن کر وہ کہنے لگا کہ میں نے کوئی ایسی جماعت نہیں دیکھی جو اتنے بڑے پراجیکٹ کے لئے گورنمنٹ سے گرانٹ نہ لیتی ہو۔ بلکہ منظور شدہ گرانٹ بھی واپس کر دے۔ اس لئے مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ کے فضل سے یہ بڑے فعال احمدی ہیں۔ اسی طرح اور بھی ہیں۔

✿......آسام کے امیر صاحب لکھتے ہیں۔ 2010ء میں ایک فرد ساکن جیرانگ، انڈیا اپنی فیملی کے ساتھ عیسائیت سے احمدیت میں داخل ہوا۔ دس سال تک یہ جماعتی کتب پڑھتے رہے تھے۔ چونکہ یہ خاشا زبان جانتے تھے اس لئے خاشا اخبار میں امام مہدی کے ظہور اور وفاتِ مسیح کے بارے میں مضامین لکھتے رہے۔ بہت جگہوں پر انہوں نے جماعت کے بارے میں معلوم کیا۔ کافی مخالفت بھی برداشت کرنا پڑی۔ لوگوں نے اُنہیں کہا کہ ان لوگوں سے تعلق نہ رکھو۔ یہ خراب لوگ ہیں۔ آخرکار گوہاٹی، نارنگی اور شانتی نگر پہاڑ کے اوپر جماعت کی مسجد میں آ کر جماعت سے رابطہ کیا۔ 2010ء میں انہوں نے امان علی

صاحب زونل امیر اور سابق صوبائی امیر مشرق علی صاحب کے ذریعے بیعت کی۔ اس طرح ان کے کچھ اور واقعات ہیں۔

رؤیائے صادقہ کے ذریعہ سے لوگوں کی بیعتیں

......فن لینڈ میں مقیم مراکش کے ایک دوست الامین اولیٰ اور ان کی بیگم ’ہانہ لِینا ایکونین‘ (Hanna Leena Ikonen) اور ان کے دو بچے تقریباً عرصہ چھ سال سے ایم ٹی اے العربیہ سے متعارف تھے۔ الحوار المباشر پروگرام کی وجہ سے شروع سے ہی ان کو جماعت کی طرف رغبت حاصل ہوگئی یہاں تک کہ کام پر جانے اور سونے کے علاوہ تمام وقت ایم ٹی اے دیکھنے میں مصروف رہتے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس پروگرام میں ہمیں تمام سوالوں کے جواب ملنے لگے۔ پھر انہوں نے جماعت کے بارہ میں تحقیق کرنا شروع کی اور تفسیرِ کبیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری کتب کا مطالعہ کیا۔ ان کا عربی زبان میں ترجمہ موجود تھا۔ وہ بتاتے ہیں کہ اُنہوں نے اتنی پیاری عربی تحریر کبھی نہ پڑھی تھی اور اس عربی کا اُنہیں اتنا مزا آتا تھا کہ وہ کتب چھوڑ نہیں سکتے تھے۔ اُنہوں نے سیدھی راہ کی طرف ہدایت کے لئے استخارہ کیا اور خواب میں انہوں نے مجھے دیکھا۔ کہتے ہیں ہم نے خلیفۃ المسیح الخامس کو دیکھا کہ ساتھ کسی پہاڑ کی وادی میں موٹر گاڑی میں موجود ہیں اور چلا رہے ہیں۔ بہت سے لوگ ادھر موجود ہیں اور سلام کی غرض سے دور دور سے ہاتھ ہلا رہے ہیں۔ اس پر اُن کے دل کو تسلی ہوگئی اور تقریباً چار سال سے وہ اور اُن کی بیگم اپنے آپ کو احمدی سمجھتے رہے اور دوسروں کو تبلیغ بھی کرتے رہے۔ انہوں نے اپنے باقی خاندان کو تبلیغ کی اور اب انہوں نے باقاعدہ بیعت فارم پُر کردیا۔

......نصیر شاہد صاحب فرانس سے لکھتے ہیں کہ مراکش کے ایک دوست اصغیر جواد صاحب کا فون آیا تو اُن کے گھر ان کو لینے گیا۔ پھر اُن کو مشن ہاؤس لا کر مسجد دکھائی۔ نماز مغرب وعشاء پڑھی۔ گفتگو ہوئی۔ پھر کہتے ہیں کہ اُنہوں نے مراکش میں اپنا ایک پُرانا واقعہ بتایا کہ سلفیوں کے ساتھ نمازیں پڑھتا تھا مگر وہ بہت متشدد نظریہ کے تھے۔ پھر الحیات ٹی وی دیکھنے لگ گیا۔ دعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ حق ہے تو نصاریٰ میں شامل کردے کیونکہ مَیں نور اور ہدایت چاہتا ہوں۔ پھر کہتے ہیں مَیں فرانس آ گیا۔ اچانک ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا۔ دوستوں اور گھر والوں سے بات کی۔ انہوں نے کہا، اَحَقٌّ ھُوَ۔ مہدی تو سعودی عرب میں آئے گا۔ مسیح آسمان سے اُترے گا۔ لیکن میں دن رات ایم ٹی اے الحوار المباشر دیکھتا رہا۔ اس دوران مَیں نے تین خوابیں دیکھیں۔ پہلی خواب یہ دیکھی کہ دو لڑکیاں حجاب میں دیکھیں۔ مَیں نے پوچھا کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم احمدی ہیں۔ اس پر میں خوش ہوا۔ دوسری خواب میں دو آدمی دیکھے جو جھنڈا اُٹھائے ہوئے ہیں۔ مَیں بھاگ کر اُن سے ملنے کی کوشش کرتا ہوں مگر غائب ہو جاتے ہیں۔ کسی سے پوچھ کر ان سے جا ملتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم جماعتِ احمدیہ سے ہیں؟ میں نے کہا کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا چندہ لیتے ہیں۔ تم بھی دو اور شامل ہو جاؤ۔ پھر مَیں کچھ پیسے دیتا ہوں اور اُن میں شامل ہو جاتا ہوں۔ پھر تیسرا خواب کہتے ہیں مَیں نے دیکھا کہ مراکش کے کسی شہر میں ہوں، جمعہ کا دن ہے۔ لوگوں کا اژدحام ہے۔ سب مسجد کی طرف جا رہے ہیں۔ مَیں حیران ہوں کہ کہاں جاؤں، کس مسجد میں جاؤں۔ پھر مَیں ایک مسجد میں داخل ہوتا ہوں۔ اندر ایک بہت بڑی جماعت ہے۔ امام کی سفید داڑھی اور سر پر سفید عمامہ ہے۔ جمعہ اُن کے ساتھ پڑھا۔ کچھ دیر اُن کے ساتھ رہا اور باتیں کرتا رہا۔ پھر جماعت کے ساتھ مسجد سے باہر نکلا۔ دیکھتا ہوں کہ لوگ قطاروں میں ہیں اور ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے ہیں۔ (پگڑی والا شخص جو نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا وہ مَیں تھا) کہتے ہیں کہ پھر مراکش میں چوتھا خواب اُنہوں نے دیکھا جس میں مجھے اُنہوں نے دیکھا کہ مراکش میں میرے گھر میں ہیں (یعنی مَیں اُن کے گھر میں گیا ہوں)۔ مجھے آپ نے پانی دیا۔ میرے گھر سے چشمے کی صورت میں پانی نکلتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ زمزم کا پانی ہے۔

اسی طرح اور بھی بہت سارے واقعات ہیں جن کی تفصیل بیان کرنا اس وقت ممکن نہیں۔

پھر بعض ایسی بیعتیں جو نشان دیکھ کر ہوئیں ان کا ایک آدھ واقعہ بھی ذکر کر دیتا ہوں۔

نشان دیکھ کر احمدیت قبول کرنے کے واقعات

......ناصر محمود صاحب مبلغ بینن لکھتے ہیں کہ ہماری تبلیغی ٹیم ایک عیسائی گاؤں میں گئی اور لوگوں کو حضرت مسیح کی آمدِ ثانی اور مسلمانوں میں امام مہدی کا بتانا شروع کیا تو لوگوں میں سے ایک آدمی اپنے ہاتھ میں ایک بچہ لئے نکلا اور کہنے لگا کہ آپ مسیح مسیح کئے جا رہے ہیں۔ یہ بچہ مرا جا رہا ہے اس کو تو بچائیں۔ یہ بہت بیمار ہے۔ یہ بچ گیا تو ہم سمجھیں گے کہ مسیح سچا ہے۔ اب یک دم ایسی صورتِ حال بن گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صدقہ خدا تعالیٰ سے بچے کے لئے سوائے شفا مانگنے کے اور کوئی راہ نظر نہیں آتی تھی اور اسی لمحے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسی تسلی دل پر نازل ہوئی کہ خدا تعالیٰ معجزہ دکھلانے والا ہے۔ فوراً ہم نے اُنہیں یہ کہتے ہوئے بچہ اپنی گود میں لے لیا کہ آپ تین دن بعد اس بچے کو صحت مندی کی حالت میں اپنے پاس پائیں گے۔ چنانچہ اُسے والدین کی اجازت سے ہم اپنے گھر لے آئے۔ ظاہری تدبیر کے طور پر دوا بھی دی اور خدا تعالیٰ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا واسطہ دے کر دعا کرتے رہے۔ اُس شفاؤں کے مالک خدا نے اس دور کے مسیح علیہ السلام کی شفاء کا معجزہ دکھایا کہ تیسرے دن بچہ ستّر فیصد تک صحت یاب ہو چکا تھا۔ پھر یہ خاندان فوری طور پر احمدیت کی آغوش میں آ گیا۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

......کناکری کے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ گنی کناکری میں ہمارے ایک بہت مخلص احمدی نوجوان ’احمد دیدات کبا‘ ہیں۔ یہ سیکرٹری تبلیغ بھی ہیں۔ ان کی اہلیہ ایک مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں اور احمدیت قبول کرنے میں ہچکچاہٹ کا شکار تھیں اور اس وجہ سے اُن کا اپنے خاوند سے اکثر جھگڑا رہتا تھا۔ وہ اپنی اہلیہ سے کہتے تھے کہ احمدیت قبول کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی غلامی میں آ جاؤ لیکن اُنہیں شرح صدر نہ تھی۔ ان کی اہلیہ ایک چھوٹا سا بزنس کرتی ہیں۔ سڑک کے کنارے کھانے اور پینے کی چیزیں فروخت کرتی ہیں۔ جب نئی حکومت نے ذمہ داری سنبھالی تو ناجائز تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو اس قسم کے کام کرنے والوں کی اشیاء ٹرک میں ڈال کر لے جاتے تھے۔ اسی دوران وہ ٹیم وہاں پر بھی پہنچی جہاں یہ کام کرتی تھیں اور آس پاس جتنے بھی دوسرے لوگ تھے ان کا سامان اُٹھا کر ٹرک میں ڈالنا شروع کیا۔ ان کا بھی ایک بڑے سائز کا کُولر جس میں ٹھنڈا پانی اور سوفٹ ڈرنکس رکھتی تھیں وہاں موجود تھا وہ کہتی ہیں کہ مَیں دل ہی دل میں دعا کرنے لگی کہ اے اللہ! اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں تو یہ میرا سامان نہ لے کر جائیں۔ اور مَیں اُنہیں قبول بھی کرلوں گی۔ کہتی ہیں کہ اُنہوں نے میرا سامان اُٹھایا۔ اُسے دیکھا اور دوبارہ نیچے رکھ کر چلے گئے۔ میرا دل خدا تعالیٰ کی حمد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی سے بھر گیا۔ چنانچہ گھر واپس آ کر اپنے خاوند سے کہا کہ یہ تین لاکھ فرانک چندہ لیں اور مَیں بیعت کر کے ابھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آتی ہوں۔

احمدیوں کا نمونہ دیکھ کر قبول احمدیت

پھر بعض لوگ احمدیوں کا نمونہ دیکھ کے بھی احمدی ہوتے ہیں۔ مَیں کہا کرتا ہوں کہ ہمیشہ احمدی اپنا نمونہ دکھائیں۔

......بورکینا فاسو میں ہمارے ’سدرہ دوگو‘ (Sidradougou) مشن ہاؤس کے پڑوس میں ایک فیملی رہتی تھی جو روزانہ جھگڑتی رہتی تھی۔ میاں بیوی کی لڑائی اتنی ہوتی تھی کہ ہاتھا پائی تک نوبت آ جاتی تھی۔ ہمارے معلم بتاتے ہیں کہ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میاں بیوی ہمارے مشن ہاؤس آنا شروع ہوئے۔ میاں میرے ساتھ بیٹھ کر گفتگو کرتا اور اس کی فیملی میرے اہلِ خانہ کے ساتھ بیٹھ کر گفتگو کرتی۔ ابھی پندرہ دن گزرے تھے کہ دونوں میں تبدیلی پیدا ہونا شروع ہوئی اور یہ گھر پھر جنت کا نظارہ بن گیا۔ ایک روز دونوں میاں بیوی ہمارے گھر آئے اور کہا کہ ہم جماعت میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ہماری بیعت لو۔ پھر اُس نے اپنی تمام کہانی بتائی کہ ہم دونوں میاں بیوی جانوروں کی طرح رہ رہے تھے۔ آپ لوگوں سے تعلق رکھ کر ہماری زندگی بدل گئی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا معجزہ ہے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور پھر تمام فیملی نے بیعت کرلی۔ اس طرح کے اور واقعات بھی ہیں۔

مخالف علماء کی بحث ومباحثہ میں ناکامی دیکھ کر بیعتیں ہوئیں۔

......امیر صاحب گیمبیا بیان کرتے ہیں کہ اَپر ریور ریجن میں ایک گاؤں کا واقعہ ہے کہ پچھلے سال اس گاؤں میں ایک سو بیس افراد نے احمدیت قبول کی۔ ایک مہینے کے بعد وہاں نو مبائعین کی تربیت کے لئے معلم بھیجا گیا۔ عرصہ گزرنے کے بعد وہاں لوگوں نے احمدیت کی مخالفت شروع کردی اور ہمارے معلم کے خلاف بھی باتیں کرنا شروع کر دیں۔ تاہم ہمارے احمدی بھائیوں نے استقامت کا مظاہرہ کیا اور باقی لوگوں سے کہا کہ ہمارا معلم گاؤں سے نہیں جائے گا۔ مخالفین پولیس کے پاس بھی گئے مگر ان کو کامیابی نہ ملی۔ ایک دن ایک غیر احمدی نے گاؤں کے باہر سے کسی بڑے عالم کو بلوایا۔ جب اس عالم کی ہمارے معلم کے ساتھ بات ہوئی تو ہمارے معلم نے بہت عمدہ طریقے پر اُس کے سوالات کے جوابات دیئے مگر وہ بڑا عالم کسی بھی سوال کا جواب دینے میں کامیاب نہ ہوا۔ جب مباحثہ ختم ہوا تو وہ شخص جس نے اس عالم کو بلوایا تھا اس سے کہنے لگا کہ تم نے جو جوابات دیئے ہیں وہ درست نہیں ہیں۔ اگر تم اُن کے سوالات کے جوابات نہیں دے سکتے تو پھر ہم احمدیت قبول کرتے ہیں اور اس شخص نے اپنے سارے خاندان سمیت اس مولوی کی حالت دیکھنے کے بعد بیعت کرلی۔

اللہ کے فضل سے نو مبائعین میں بھی غیر معمولی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ تبلیغ کا شوق بھی اُن میں پیدا ہو گیا ہے۔ اسی طرح دعوتِ الی اللہ میں روکیں ڈالنے والے بہت سارے لوگ ہوتے ہیں اُن کا ایک مختصر واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔

......امیر صاحب فرانس بیان کرتے ہیں کہ کاسابلانکا کے ایک نئے احمدی دوست نے بتایا کہ وہ ٹرین میں سفر کر رہے تھے، جس میں احمدیت کا ایک سخت مخالف بھی سفر کر رہا تھا۔ گفتگو کے دوران اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی سخت اہانت کرنا شروع کردی۔ الفاظ اس قدر دُکھ دینے والے تھے کہ برداشت سے باہر تھے۔ چونکہ ہمیں صبر اور دعا کی تلقین کی جاتی ہے۔ اس لئے مَیں نے بڑے دردِ دل کے ساتھ دعا کرنی شروع کی کہ اے اللہ! یہ تیرے مسیح اور مہدی علیہ السلام کی سخت اہانت کر رہا ہے اب تو خود ہی کوئی نشان ظاہر فرما۔ اللہ تعالیٰ نے اُس احمدی کی اس درد بھری دعا کو سنتے ہوئے اپنے وعدہ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ کا نشان اس شوکت کے ساتھ ظاہر فرمایا کہ تھوڑی دیر بعد وہ ٹرین سے اُترا اور ایک کار کے نیچے کچلا گیا اور موقع پر ہلاک ہو گیا۔

اس طرح بعض اور واقعات ہیں۔

قبولیت دعا کے واقعات

......کوتو نو ریجن کے مبلغ میاں قمر ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ ان کے علاقہ کے گاؤں اوگونگو کے صدر جماعت کی بیوی بیمار ہوئی۔ حالت اس قدر نازک ہوئی کہ سب کہنے لگے مرگئی ہے۔ اس وقت وہاں پر موجود ہمارے معلم الفا نورالدین صاحب نے جذبات میں آ کر یہ دعا شروع کی کہ اے مولی! مَیں تو تیرے مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کرنے والا اور سچا خادم ہوں، اور آج اس سچے مہدی کا نشان دکھاتے ہوئے اسے موت سے حیات میں بدل دے۔ نامعلوم خدائے ذوالجلال کو اس معلم کے کون سے بول پسند آئے کہ کچھ ہی دیر بعد اُسے شفا ہونی شروع ہوگئی اور اب وہ بالکل ٹھیک ہے۔ اس طرح اور بھی دعا کی قبولیت کے واقعات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی حفاظت فرماتا ہے۔

غیروں کے بھی جماعت کے بارے میں بڑے اچھے تاثرات ہیں۔

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214760	6212515 6215455

پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500

مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات

مالی قربانی میں جماعت کی جوں جوں ضروریات بڑھ رہی ہیں اللہ تعالیٰ کا عجیب سلوک بھی ہے اور وسعتیں بھی بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ اور اس کے بھی بعض واقعات ہیں۔

❁......ریجنل مشنری حسین آلیو لکھتے ہیں کہ ان کے علاقے کے گاؤں کی ایک عورت سارا سارا دن محنت کرتی لیکن اچھی انکم (Income) نہ ہوتی کہ کوئی گزارا بہتر رنگ میں کر سکے۔ اُسے چندہ دینے کی تحریک کی گئی کہ اگر ہم غریبوں کا سوچیں گے تو خدا ہمارا سوچے گا۔ چنانچہ اُس عورت نے کچھ معمولی سا چندہ دیا۔ اب چند ماہ بعد دوبارہ وہاں سے گزر ہوا تو وہ عورت سپیشل ملنے آئی اور بتانے لگی کہ اللہ تعالیٰ نے چندہ دینے کے بعد اس پر دو فضل فرمائے۔ ایک تو یہ کہ اُس کے کام میں بہت برکت پڑ گئی ہے اور دوسرا یہ کہ اُس کا بچہ پڑھائی میں بہت نکما تھا۔ اب بہت اچھا ہونے لگا ہے۔ اس کے دوست اور اساتذہ بھی اب اُس کی پڑھائی سے مطمئن ہیں۔ مزید اس عورت نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تبدیلی مارابو جو جادوٹونے کرتے ہیں اُن کی وجہ سے ہوئی ہے، مگر مَیں یہ کہتی ہوں کہ نہیں بلکہ جب سے مَیں نے احمدیہ جماعت کو چندہ دیا ہے اُس کے بعد سے میرے حالات بدلنا شروع ہوئے ہیں۔ پھر اُس نے بیٹے کی طرف سے بھی چندہ دیا۔

❁......بینن سے آصف صاحب لکھتے ہیں کہ نومبائعین کے چندوں اور مالی قربانی میں شامل ہونے کے لئے امسال خاص طور پر کوشش کی جا رہی ہے۔ مختلف مواقع پر بھی اور گھر گھر جا کر بھی۔ نومبائعین کو اسلام اور احمدیت کے مالی نظام اور اُس کی برکات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ علاقہ جو بالکل نومبائعین کا ہے، یہاں سے بفضلہ تعالیٰ اچھا چندہ آنے لگا ہے۔ اور امسال ابھی چھ ماہ ہی گزرے ہیں کہ چندہ سولہ لاکھ تیس ہزار فرانک سیفہ ہو چکا ہے۔ جبکہ گزشتہ سال چھ ماہ کے دوران آٹھ لاکھ تیس ہزار فرانک سیفا تھا۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں۔ چند ایک کا مَیں نے ذکر کیا ہے۔ بہت سے واقعات تو میں نے چھوڑ دیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مولویوں کو مخاطب کرتے ہوئے، مخالفینِ احمدیت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''اے نادان قوم! یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے۔ تم خدا سے مت لڑو۔ تم اُس کو نابود نہیں کر سکتے۔ اس کا ہمیشہ بول بالا ہے۔ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے، بجز اُن چند حدیثوں کے جو تہتّر فرقوں نے بوٹی بوٹی کر کے باہم تقسیم کر رکھی ہیں۔ رؤیتِ حق اور یقین کہاں ہے؟ اور ایک دوسرے کے مکذّب ہو۔ کیا یہ ضرور نہ تھا کہ خدا کا حَکَم یعنی فیصلہ کرنے والا تم میں نازل ہو کر تمہاری حدیثوں کے انبار میں سے کچھ لیتا اور کچھ ردّ کر دیتا۔ سو یہی اس وقت ہوا۔ وہ شخص حَکَم کس بات کا ہے جو تمہاری سب باتیں مانتا جائے اور کوئی بات ردّ نہ کرے۔ اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لئے پیدا ہوا۔ اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اب اُس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا۔ سو اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظرِ ثانی کرو۔ کم سے کم یہ تو سوچو کہ شاید غلطی ہو گئی ہو اور شاید یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو''۔

(اربعین نمبر 4 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 456)

اللہ تعالیٰ اِن مولویوں کو عقل عطا فرمائے اور اُس قوم کو عقل عطا فرمائے جو ان مولویوں کے پیچھے چل کر اپنی دنیا و عاقبت خراب کر رہی ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

❁❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ ٹانگا (تنزانیہ) کے ریجنل جلسہ اور Peace کانفرنس کا شاندار انعقاد

سرکاری افسران: نائب میئر ٹانگا، نمائندہ R.P.C، نمائندہ امیگریشن افسر اور D.C. ضلع ٹانگا کی شرکت۔ الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کی زبردست کوریج

(رپورٹ: محمد افضل بھٹی مبلغ سلسلہ۔ ٹانگا)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ ٹانگا (تنزانیہ) کو ریجنل جلسہ اور Peace کانفرنس مورخہ 9 اور 10 مارچ 2012 بروز جمعہ، ہفتہ منعقد کرنے کی توفیق مِلی ہے۔

دوپہر 2:30 پر محترم امیر صاحب جماعت تنزانیہ کی زیرِ صدارت پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس میں ٹانگا شہر کے نائب میئر Mzamini Rashid Shemdoe صاحب مہمانِ خصوصی کے طور پر تشریف لائے۔ اور چند منٹ خطاب کیا اور اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

مکرم امیر صاحب کی افتتاحی تقریر کے علاوہ مبلغین کرام اور معلمین سلسلہ نے احمدیت کے آغاز کی غرض، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، برکاتِ خلافت اور انفاق فی سبیل اللہ جیسے موضوعات پر جامع تقاریر کیں۔ یہ اجلاس شام 6:00 بجے تک جاری رہا۔

خدام الاحمدیہ کے علمی اور ورزشی پروگرام

دور دراز کے دیہاتوں سے ایک جگہ اکٹھا ہونا کافی مشکل ہوتا ہے۔ لہٰذا خدام لاحمدیہ نے جلسہ کے موقع پر رات کو علمی مقابلے کروائے۔ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ نے بڑے شوق سے حصہ لیا۔ اطفال کے والدین بھی ان مقابلہ جات کو دیکھ کر خوش ہوتے رہے اس طرح چھوٹے بڑے سب کے اندر دینی علم سیکھنے کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ پیدا ہوئی ہے اور شوق بڑھا ہے۔ وقت کی مناسبت سے یہ مقابلہ جات تلاوت قرآن، نظم، اذان اور دینی معلومات جیسے رکھے گئے تھے۔ رات 11:00 بجے تک یہ پروگرام جاری رہے۔ صبح 10 مارچ کو نمازِ تہجد اور فجر کے بعد درس کے بعد خدام نے فٹ بال کا میچ کھیلا۔ جسے اطفال اور انصار نے بھی بڑے شوق سے دیکھا۔ 10 مارچ دوپہر 2:00 بجے طاہر محمود چوہدری صاحب امیر صاحب تنزانیہ نے خدام میں انعامات تقسیم کئے اور اپنی نصائح سے نوازا۔

دوسرا دن 10/مارچ 2012ء

Peace کانفرنس

دوسرے دن کا پروگرام Eckern Forde اسکول کے ہال میں تھا۔ احمدی احباب کے علاوہ اس پروگرام میں شہر کے سرکاری، مذہبی، سیاسی اور تعلیمی اداروں کے لیڈران کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ صبح 10:15 پر پروگرام امیر صاحب جماعت تنزانیہ کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ قرآن پاک کی تلاوت کے بعد محترم امیر صاحب نے امن کے حوالے سے جماعت کا موقف تفصیل سے پیش فرمایا۔ اس کے بعد بعض مہمانوں نے بھی اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ جماعت کی طرف سے بکری عبیدی کالوٹا صاحب مبلغ سلسلہ نے بھی امن کے حوالے سے جماعت کی طرف سے کی جانے والی کوششوں کا ذکر کیا۔ اس پروگرام کے مہمانِ خصوصی ڈاکٹر ابراہیم مسینگی (Dr. Ibrahim Msengi) ڈی سی آف ضلع ٹانگا جو کہ ان دِنوں قائم مقام ریجنل کمشنر بھی تھے تشریف لائے۔ آپ نے بھی اپنی تقریر میں احمدیہ جماعت کی بہت تعریف کی۔ امن کے حوالے سے اس کانفرنس کے انعقاد پر جماعت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ ہمارا کام ہے جو احمدیہ جماعت رضا کارانہ طور پر کر رہی ہے۔ اس پروگرام کے آخر پر محترم امیر صاحب نے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام میں شہر کے نائب میئر، نمائندہ ریجنل پولیس کمانڈر، نمائندہ امیگریشن افسر کے علاوہ کل 39 مہمان تشریف لائے اس طرح کل حاضری 177 رہی۔ مہمانِ خصوصی کو امیر صاحب نے جماعتی کتب تحفۃً پیش کیں اور دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ سب مہمانوں کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ دو افراد اس کانفرنس سے انتہائی متاثر ہوئے انہوں نے کہا کہ اصل اسلام کا ہمیں آج پتہ لگا ہے۔ لہٰذا ہم نے فیصلہ کیا ہے ہم بھی امن والی جماعت میں شامل ہو جائیں۔ ان دونوں افراد نے احمدیہ مسجد آ کر ظہر کی نماز کے بعد بچوں سمیت بیعت کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ثباتِ قدم عطا فرمائے۔ اور ایمانی اخلاص میں ترقی بخشے۔ آمین

میڈیا کوریج

شہر کے سرکاری ٹی وی (Tanga T.V.) نے 9 اور 10 مارچ کو ہمارے پروگرام کی بھرپور کوریج دی۔ 11 مارچ صبح کو بھی احمدیہ جماعت کی طرف سے Peace کانفرنس کے کامیاب انعقاد کی خبر دی گئی ہے۔ اسی طرح ملک کے تین مشہور اخبار Majira، Nipashe اور Mwananchi کی 12 اور 13 مارچ 2012ء کی اشاعت میں احمدیہ جماعت کی طرف سے ٹانگا شہر میں امن کیلئے کی جانے والی کانفرنس کے حوالے سے تفصیلی خبریں شائع ہوئی ہیں۔

قارئین الفضل انٹرنیشنل سے دعا کی درخواست ہے ہے اللہ تعالیٰ ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائے۔ اور نیک فطرت لوگوں کے قبولِ حق کا ذریعہ بنا دے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

بقیہ: نماز جنازہ از صفحہ نمبر 9

11/مارچ 2012ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے ورجینیا جماعت میں نائب صدر اور سیکرٹری تربیت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اپنے حلقہ میں نماز جمعہ بھی پڑھایا کرتے تھے۔ صوم وصلوۃ کے پابند، نیک اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(11) مکرم عبد الجبار رمضان صاحب (ابن مکرم عبدالوھاب صاحب۔ آف سرینام)

18/فروری 2012ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ پہلے آپ کا تعلق لاہوری جماعت سے تھا۔ پھر 1983ء میں خود بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق پائی۔ ہالینڈ میں سیکرٹری مال اور سرینام میں صدر انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ نماز، روزہ کے پابند، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ جماعتی پروگراموں میں بڑی باقاعدگی سے شرکت کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(12) مکرم قدرت اللہ صاحب رنگساز (ابن مکرم بارک احمد صاحب۔ آف فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

28/اکتوبر 2011ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ پیشے کے لحاظ سے پینٹر تھے اور ربوہ کے تمام دفاتر سے رنگ کے ٹھیکے لیا کرتے تھے۔ بہت نیک، صوم وصلوۃ کے پابند اور بہت اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ محبت اور اخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔ اپنی اولاد کو بھی خلافت کے ساتھ چمٹے رہنے کی نصیحت فرماتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

تہجد۔ رمضان کی اصل برکت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا:

''حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے رمضان مبارک کا ذکر فرمایا اور اسے تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور فرمایا جو شخص رمضان کے مہینے میں حالت ایمان میں ثواب اور اخلاص کی خاطر عبادت کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

رمضان خصوصیت کے ساتھ تہجد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یعنی **تہجد کی نمازیں** کہنا چاہئے **خصوصیت سے رمضان سے تعلق رکھتی ہیں** اگرچہ دوسرے مہینوں میں بھی پڑھی جاتی ہیں۔ اور اس پہلو سے وہ سب جو روزے رکھتے ہیں ان کے لئے تہجد میں داخل ہونے کا ایک راستہ کھل جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر اگر عام دنوں میں تہجد پڑھنے کی کوشش کی جائے تو ہو سکتا ہے بعض طبیعتوں پر گراں گزرے مگر رمضان میں جب اٹھنا ہی اٹھنا ہے تو روحانی غذا بھی کیوں انسان ساتھ شامل نہ کر لے۔ اس لئے اسے **اپنا ایک دستور بنا لیں اور بچوں کو بھی ہمیشہ تاکید کریں کہ اگر وہ سحری کی خاطر اٹھتے ہیں تو ساتھ دو نفل بھی پڑھ لیا کریں اور اگر روزے رکھنے کی عمر کو پہنچ گئے ہیں پھر تو ان کو ضرور نوافل کی طرف متوجہ کرنا چاہئے۔** یہ درست نہیں کہ اٹھیں اور آنکھیں ملتے ہوئے سیدھا کھانے کی میز پر آ جائیں۔ یہ رمضان کی روح کے منافی ہے۔ اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اصل برکت تہجد کی نماز سے حاصل کی جاتی ہے''۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 مارچ 1996ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 2012ء

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا خطبہ جمعہ سے افتتاح۔ جرمنی کی مختلف یونیورسٹیز میں زیر تعلیم احمدی طلباء کی حضور انور سے ملاقات۔ مختلف میدانوں میں تحقیقات کا تذکرہ۔ سوال و جواب۔ تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے والی احمدی طالبات میں میڈلز و اسناد کی تقسیم۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر مستورات سے خطاب اور خواتین کو اہم نصائح۔

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

یکم جون 2012ء بروز جمعہ

صبح چار بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کے 37ویں جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا اور یہ دوسرا ایسا جلسہ تھا جو ایک نئی جگہ Karlsruhe Messe Kongrence میں منعقد ہو رہا تھا۔

دوپہر ایک بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پرچم کشائی کی تقریب کے لئے جلسہ گاہ کے چاروں ہالوں کے درمیان ایک کھلے لان میں تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ لوائے احمدیت لہرانے کے دوران احباب جماعت رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ کی دعا مسلسل پڑھتے رہے۔ بعد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی۔

خطبہ جمعہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ ہی اس جلسہ کا افتتاح ہوا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: الحمدللہ آج جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اس سال جلسے کی انتظامیہ نے گزشتہ سال کی کمیوں کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ بہتری پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس میں سب سے پہلے تو آواز تھی آج پتہ لگے گا کہ اس میں کس حد تک بہتری ہوئی ہے؟ گزشتہ سال یہاں Karlsruhe کے اس ہال میں پہلا جلسہ تھا اس لئے ظاہر ہے بعض مشکلات یا کمیاں جو کہ نئی جگہ پیدا ہوتی ہیں، ہوئیں اور یہ کوئی ایسی بات نہیں جس پر انتظامیہ پر بہت زیادہ انگلیاں اٹھائی جائیں یا اعتراض کیا جائے۔ ہاں ایک صورت میں انتظامیہ قابل اعتراض ہوسکتی تھی اگر وہ اپنی غلطیوں اور کمیوں کی طرف توجہ نہ دیتی اور اصلاح کی کوشش نہ کرتی۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا انتظامیہ نے اپنی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے بعض کمیوں اور کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح اخراجات جو گزشتہ سال بعض غلط اندازوں اور نئی جگہ کی وجہ سے زیادہ ہو گئے تھے ان میں بھی کمی کی کوشش کی ہے۔ لیکن ابھی بھی یقیناً اصلاح کی گنجائش اور بہتری کی گنجائش موجود ہے جس پر انتظامیہ کو نظر رکھنی چاہئے کہ ترقی کرنے والی قومیں تجربات سے فائدہ اٹھا کر آگے بڑھتی ہیں اور ترقی کرتی ہیں، بعض دفعہ اپنے تجربات سے اور بعض دفعہ دوسروں کے تجربات سے اور ہر اچھا مشورہ اور ہر اچھی چیز اپنانے کی کوشش کرتی ہیں اور یہی بات ہمیں ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے کہ ہر اچھی اور حکمت کی بات مومن کی گمشدہ میراث ہے یہ جہاں سے بھی ملے اس کو لے لو کہ اسی میں روحانی اور مادی ترقی کا راز مضمر ہے۔

حضور انور نے فرمایا گزشتہ سال جب میں جرمنی آیا تو میں نے یہی حدیث برلن کے لارڈ میئر یا جو بھی بڑے میئر ہیں وہاں صوبے کے گورنر کا ہی درجہ رکھتے ہیں کے سامنے رکھی تو کہنے لگے کہ اگر یہی تم لوگوں کی تعلیم اور تمہارا عمل ہے تو تم جلد دنیا کو اپنے ساتھ ملا لو گے یا دنیا جیت لو گے۔ ان کے الفاظ کا کم و بیش یہی مضمون تھا اور انشاء اللہ یہ تو ہونا ہی ہے۔ تو بہر حال اگر ہم ترقی کرنے والی قوم ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر ہمیں اپنی کمزوریوں پر آنکھیں نہیں بند کر لینی چاہئیں بلکہ نظر رکھنی چاہئے اور اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن 22 جون 2012ء کے الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکا ہے۔)

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرمہ سیدہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ دختر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ کے آخر پر مرحومہ کا ذکر خیر فرمایا تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA پر Live نشر ہوا اور درج ذیل گیارہ زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ ہوا۔ انگلش، جرمن، عربی، فارسی، ترکی، فرنچ، بنگلہ، بلغارین، بوزنین، البانین اور رشین۔ اس کے علاوہ جلسہ ریڈیو کے ذریعہ بھی خطبہ جمعہ نشر ہوا۔

یونیورسٹیز کے طلباء کی حضور انور سے ملاقات

آج پروگرام کے مطابق جرمنی کی مختلف یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک میٹنگ رکھی گئی تھی۔ آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس میٹنگ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ مجموعی طور پر تین صد سے زائد طلباء اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم عثمان مجوکہ صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ شعیب مظفر صاحب اور جرمن ترجمہ علی عمران ظفر صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں نیشنل سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ پہلی لائن میں جو طلباء بیٹھے ہیں وہ پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ باقی طلباء ماسٹرز اور بیچلر (Bachelor) کر رہے ہیں۔

بائیو انجینئرنگ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ Bio Engineering میں Ph.D. کر رہا ہے اور اس کا Topic (مضمون) Biomolecules کی Extraction ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس سے انسانوں کو کیا فائدہ ہوگا۔ جس پر طالبعلم نے بتایا کہ اسے میڈیکل میں استعمال کر سکتے ہیں۔

طالبعلم نے درخواست کی حضور انور Agriculture کے حوالہ سے راہنمائی فرمائیں کہ کوئی ایسی چیز ہو جسے Extract کر سکیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جنہیں Extract کر سکتے ہیں۔ سبزیوں میں اگر لینا ہے تو کریلے پر ریسرچ کرو۔ اس طرح بہت سے پودے نکل آئے ہیں۔ یہ تو آپ لوگ ریسرچ کریں اور مجھے بتائیں۔ لیکن بہرحال بہت سی ایسی سبزیاں ہیں اور دیگر پودے ہیں جن میں آپ ریسرچ کر سکتے ہیں۔ پھر بعض Medicinal Plants ہیں اور بعض دوسرے پودے ہیں ان کو دیکھیں کہ کون کون سے ہیں۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ریسرچ کے بعد یہ پودے خوراک کا حصہ بن جائیں بغیر اس کے کہ مستقل Treatment ہوتی رہے۔ بعض Recommended کھانے ہوں جس کو کھانے سے آپ مریضوں کو Treat کر سکیں۔ جس طرح لوگ بتاتے رہتے ہیں۔ مثلاً کسی نے مجھے کہا اور میں نے آزمایا بھی ہے لوگوں پر کہ اگر صبح صبح اٹھ کر خالی پیٹ شوگر کا مریض چار گلاس پانی پی لے تو اس کی شوگر کافی کنٹرول ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کے بعض طریق ہوتے ہیں جن کے ذریعہ علاج کیا جاسکتا ہے۔

ایک دوسرے طالبعلم نے بتایا کہ وہ فزکس میں Ph.D. کر رہا ہے اور اس کا مضمون ڈائمنڈز (Diamonds) میں Nitrogen-Vacancy Center کے بارہ میں ہے۔ طالبعلم نے بتایا کہ ڈائمنڈز جس ایٹم (Atom) سے بنتے ہیں اس میں کچھ Defects ہوتے ہیں اور وہ ڈائمنڈ کو Scan کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ کس جگہ پر نائٹروجن ویکنسی سنٹر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا فائدہ کیا ہوگا۔ اس پر طالبعلم نے بتایا کہ ابھی ریسرچ ہو رہی ہے۔ جس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ریسرچ کے بعد پتہ چلے گا کہ اس کا فائدہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ میڈیکل میں Ph.D. کر رہا ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ پانچ سال پڑھائی پوری کر لی ہے اب ہاؤس جاب (House Job) کر رہا ہوں اور ساتھ Ph.D. کر رہا ہوں۔ لیکن ابھی Medicine، ڈاکٹر کی ڈگری نہیں ملی۔ لیکن میرا ارادہ ہے کہ میڈیکل کی ڈگری کے ساتھ جلد Ph.D. کی ڈگری بھی مل جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یوکے میں تو یہ ہوتا ہے کہ تیسرے، چوتھے سال کے بعد Ph.D. ہو جاتی ہے تو پھر ایک سال اس کو Grace کا مل جاتا ہے اور پھر آپ بعد میں میڈیسن (Medicine) کر لیتے ہیں۔ اس پر طالبعلم نے عرض کیا کہ جرمنی میں Ph.D. کے لئے اسی وقت اپلائی کر سکتے ہیں جب میڈیکل کی ڈگری مل جائے۔

ڈرماٹالوجی میں ریسرچ

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ Dermatology میں Ph.D. کر رہا ہے اور اس بارہ میں تجربات کر رہے ہیں کہ سکن (Skin) کینسر کے Cells کو مار سکیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پہلے اس کو بڑھا کر نکالیں گے۔ اس پر طالبعلم نے عرض کیا۔ ایسا ہی ہے سکن کے اوپر جو کینسر ہے اس کو بڑھایا ہے پھر اس کا علاج کریں گے۔ ہم ایک نیا راستہ کھول رہے ہیں جس سے سکن کینسر کا زیادہ آسانی سے علاج کیا جاسکے۔

حضور انور نے فرمایا اب ہومیو پیتھی کے طریق پر آگئے ہیں۔ پہلے ہر چیز کو نکالتی ہے اور پھر Treat کرتی ہے۔

سکن کینسر کے علاج کے لئے ادویات کے استعمال کے بارہ میں حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ Chemotherapeutic دوائیاں استعمال ہو رہی ہیں اور کچھ ایسی بھی ہیں جن کے بارہ میں ابھی تجربہ نہیں کیا گیا۔

سکن کے علاج کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا یہاں Wiesbaden میں گرم پانی کے چشمے ہیں، غسل خانے بھی بنے ہوئے ہیں۔ جہاں لوگ نہانے کے لئے بھی جاتے ہیں۔ اس پانی کے Trace Elements اور Major Elements بھی اس سکن کینسر کے Treatment کے لئے اچھے ہیں۔ کبھی ان چیزوں پر بھی ریسرچ کرنی چاہئے کہ ان سے کیا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

ایگریکلچر میں ریسرچ

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ Agriculture میں Ph.D. کر رہا ہے، حضور انور نے فرمایا Agriculture تو بڑا Vast فیلڈ ہے۔ کس چیز میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ اس پر طالبعلم نے بتایا کہ Climate Change کے Impact On Agriculture کے بارہ میں کر رہا

ہوں۔ قبل ازیں Agriculture Economics میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔

طالبعلم نے بتایا کہ تین چار سال قبل پاکستان گیا تھا۔ وہاں Climate کانفرنس پر Environment منسٹر سے بات ہوئی تھی تو دلچسپی بڑھی اور اب پاکستان کے Climate Change کے حوالہ سے ریسرچ کر رہا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کیا یہ ریسرچ کر رہے ہیں کہ پاکستانی لیڈرشپ کس طرح اپنی اکانومی کو برباد کر رہی ہے اور لیڈر کتنے کتنے پرسنٹ شیئر لیتے ہیں۔

طالبعلم نے بتایا کہ اس لئے دلچسپی بڑھی تھی کہ پاکستان غریب ملک ہے اس کے پاس ذرائع نہیں ہیں تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ذرائع کیوں نہیں ہیں۔ ان میں جو بے ایمانی ہے پہلے کہو کہ وہ دُور کریں اور جو لیڈر شپ ہے اس کو پہلے ایماندار بنائیں۔ پاکستان میں ہر طرح کا Climate ہے اور ہر طرح کی Topography ہے۔ سارا کچھ تو ان لوگوں نے تباہ کر دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا سوال یہ ہے کہ جو اتنا Forest تھا۔ راولپنڈی سے مری کی طرف جاتے ہوئے ذرا سا آگے نکلتے تھے تو جنگل شروع ہو جاتا تھا جس کی وجہ سے اس زمانے میں اچھا موسم بھی ہو جاتا تھا تو اب آپ سو میل بھی آگے چلے جائیں تو پہاڑیاں درختوں سے خالی نظر آتی ہیں۔ انہوں نے درخت کاٹ لئے ہیں۔ جہاں درخت اُگتا ہے اس کو کاٹ دیتے ہیں۔ جو جنگل ہیں سب کٹ چکے ہیں۔ جو بڑے منسٹرز ہیں یہ کمیشن لے کر ٹھیکہ دیئے جاتے ہیں اور کھائے چلے جا رہے ہیں۔ پاکستان کو لوٹتے چلے جا رہے ہیں۔ اب نہریں ہیں ان کا کوئی نظام نہیں ہے۔ وہی نہریں جو انگریزوں کے زمانے میں بنائی گئی تھیں۔ ان سے بڑے وسیع علاقے سیراب ہوتے تھے اب ان سے دس فیصد علاقے بھی سیراب نہیں ہوتے۔ پھر بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے دریاؤں میں پانی بھی نہیں آتا۔ جب سیلاب آتے ہیں تو پانی سٹور کرنے کا کوئی انتظام نہیں ہے اور سارا پانی آگے نکل جاتا ہے۔ جو ڈیم ہیں ان میں Capacity نہیں رہی۔ ان کی صفائی کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ Agriculture کے اوپر ان کی پوری توجہ نہیں رہی تو منسٹر صاحب نے کیا یہ Climate Change کرنا ہے۔

طالبعلم نے بتایا کہ منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ پچاس سال میں پاکستان کے پاس کچھ نہیں ہوگا اور پچاس سال بعد ٹمپریچر اس طرح تبدیل ہوگا کہ اکانومی بالکل ختم ہو جائے گی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بڑے پُرامید ہیں کہ پچاس سال بعد کچھ نہیں ہوگا۔ مجھے تو لگتا ہے کہ دس سال بعد کچھ نہیں ہوگا۔ پھر کہتے ہیں کہ پچاس سال بعد اکانومی ختم ہو جائے گی۔ حضور انور نے فرمایا ختم تو وہ چیز ہوتی ہے جو موجود ہے۔ اکانومی تو ہے ہی نہیں۔ ان کا مطلب شاید یہ ہو کہ جو میں ملک کی اکانومی کی لوٹ مار کر رہا ہوں اس کے امکانات کم ہو جائیں گے اور میرے بچوں کو لوٹ مار کا موقع نہیں ملے گا۔

حضور انور نے فرمایا اگر انہیں کچھ کہنا ہے تو یہ کہو کہ جو بے ایمانی ہے اور خیانت ہے اس کو چھوڑیں اور جس طرح جنگل پہلے پہاڑوں پر ہوتے تھے ان کو دوبارہ لگائیں اور سیلاب کے پانی کو سنبھالنے کا انتظام کریں۔ پنجاب کے بہت سارے علاقے ایسے ہیں جہاں پلاننگ کر کے درخت لگائے جا سکتے ہیں مختلف فصلیں اگائی جا سکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ابھی بھی پاکستان کی اگر ان لوگوں سے جان چھوٹ جائے تو پاکستان میں ابھی بھی بہت کچھ ہے۔ لیکن اگر یہ اور رہے تو پچاس سال تو بڑی پُرامیدی والی بات ہے یہ دس سال میں ہی سب کچھ ختم کر دیں گے۔

زیبرا فش پر تحقیق

ایک طالبعلم نے حضور انور کو بتایا کہ وہ Zebra Fish پر ریسرچ کر رہا ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ Zebra Fish اپنے جسم کی ہر چیز کو Regenerate کر سکتی ہے۔ طالبعلم نے مزید بتایا کہ وہ Structure Biology میں Ph.D. کر رہا ہے اور اس میں ہم پروٹین کے Structure کے بارہ میں علم حاصل کرنے کی کوشش میں ہیں جس میں بہت مشکلات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ ریسرچ بیماری کی تشخیص کرنے اور پھر مزید دوائیاں بنانے میں تمہیں مدد دے گی۔

طالبعلم نے بتایا کہ یہ دوائی بہت ہی خاص ہوگی کیونکہ ہم پروٹین کے سٹرکچر کو دیکھ کر دوائی بنا رہے ہیں۔ ابھی ریسرچ کی ابتدا ہے اور طلباء کا ایک گروپ ہے جو یہ ریسرچ کر رہا ہے اور اس ریسرچ پر بہت زیادہ خرچ آتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ سوئٹزرلینڈ میں Pharmaceutical Industries اور گورنمنٹ اسے سپانسر کر رہی ہے۔

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ سویڈن سے ہے اور اس کی فیلڈ Virtual Manufacturing ہے اور وہ اس بارہ میں ریسرچ کر رہا ہے کہ وہ ایسی Settings بناتا ہے جن سے لوگوں کو بتایا جا سکے کہ کونسا فیصلہ Manufacturing لائن کے لئے فائدہ مند ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ یہ دیکھ رہے ہیں کہ لوگوں کو کس طرح Exploit کیا جائے، کس طرح لوٹا جائے۔ یہاں اکانومی پہلے ہی نیچے جا رہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تھوڑے Cost پر Maximum Satisfaction آپ کس طرح Customer کو دے سکتے ہیں۔ خلاصہ تو اس کا یہی ہوا۔

کینسر پر ریسرچ

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ Medicine میں Ph.D. کر رہا ہے اور Bone کینسر پر ریسرچ کر رہا ہے۔ یہ ریسرچ کر رہے ہیں کہ اس کو کس طرح آپریشن سے بچایا جا سکے اور Treat کیا جا سکے۔ طالبعلم نے بتایا کہ 1950ء میں ایک دوائی استعمال ہوتی تھی۔ لیکن اس وقت مسائل پیدا ہوئے اور حاملہ عورتوں کے بچے معذور پیدا ہوئے۔ اس دوائی کے بہت زیادہ Side Effects تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ یہ دوائی Bone کینسر کے لئے فائدہ مند ہے۔ اس بات پر ریسرچ کر رہے ہیں کہ اس کے Side Effects سے کس طرح بچا جا سکتا ہے اور یہ کس طرح Bone کینسر میں فائدہ دے سکتی ہے۔

ونڈ انرجی پر ریسرچ

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ آجکل Wind Energy پر پراجیکٹ کر رہا ہے کہ Wind Tribune کس طرح ایک گھر کے لئے فائدہ مند ہو سکتا ہے۔

طالبعلم نے بتایا کہ یہ Developed Countries اکثر پندرہ سال کے بعد یہ Wind Tribune بدل لیتے ہیں۔ لیکن یہ ابھی کام کی ہوتی ہیں اور دنیا کے تیسرے ممالک کے لئے انہیں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ایک پلانٹ ایک کلوواٹ سے لے کر چھ میگاواٹ تک ہوتا ہے اور جو Tribune یہاں استعمال ہو رہی ہیں وہ دو میگاواٹ تک کی ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ اس پر ریسرچ کریں کہ کہاں کہاں سے ملتی ہیں اور کتنے کی ملتی ہیں۔ اگر سستی مل جائیں تو افریقہ میں ایسی جگہوں پر بھجوائی جا سکتی ہیں جہاں ہوا چلتی رہتی ہے۔ یہ نہیں کہ ہم زیادہ رقم خرچ کر کے بھجوائیں۔ ہمیں سولر انرجی سستی مل رہی ہے۔ ہم نے سولر پینل لگوائے ہیں۔ ہم نے افریقہ میں ماڈل ولیج بنائے ہیں۔ ایک بن گیا ہے اور مختلف ممالک میں چار پانچ اور بن رہے ہیں۔ یہاں سولر انرجی بھی استعمال ہو رہی ہے۔ وہاں Street Lights بھی دی ہے، کمیونٹی سنٹر بنایا ہے اس میں بھی لائٹ دی ہے۔ مسجد میں بھی لائٹ دی ہے اور TV بھی چل رہا ہے۔ پھر Green House بنائے ہیں۔ گاؤں والوں کو سبزیاں سپلائی کرنے کے لئے سارا پانی اسی سولر انرجی کے ذریعہ آ رہا ہے۔ گاؤں میں Tap Water بھی اسی انرجی کے ذریعہ آ رہا ہے۔ سو دو سو گھروں کا یہ پراجیکٹ ہمیں پچاس ہزار پاؤنڈ میں پڑا ہے۔ تو اس طرح اگر یہ Wind Tribune 10 سے 15 ہزار یورو میں مل جائے تو پھر ٹھیک ہے۔ احمدی انجینئرز کو یہ کرنا چاہئے اور نئے بنا کر دیں۔ ایسا بنائیں جو ہمیں 5 سے 10 کلوواٹ بجلی دے سکیں۔

یورو کرائسز

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ یورو کا Crisis چل رہا ہے تو حضور کی اس بارہ میں کوئی Prediction ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ Prediction تو اللہ بہتر جانتا ہے۔ لیکن اگر کچھ ملک نہ پیچھے ہٹے اور اگر نہ جھگڑے جو انہوں نے بے انتہا شامل کر لئے ہیں۔ دس سے شروع ہوئے تھے اور 27 تک پہنچ گئے ہیں اور پھر پالیسی کوئی نہیں ہے تو اس طرح تو یہ کرائسز بڑھے گا۔ ایک کرنسی رکھنی ہے تو پالیسی بھی ایک ہی ہونی چاہئے۔ امریکہ نے اگر ڈالر رکھا ہوا ہے تو اپنی 52 سٹیٹس کی ایک ہی اکنامک پالیسی ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ امریکہ نے یورپ کو ایک کرنسی پر رہنے نہیں دینا کیونکہ ڈالر کے مقابلہ پر یورو یونٹ ہو جاتا ہے وہ امریکہ کو برداشت نہیں ہے۔ اس لئے یہ صرف اکنامک کرائسز نہیں ہے بلکہ پولیٹیکل ایشو بھی ہے اور سازش بھی ہے۔

طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ پروگرام سوا نو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

2 رجون 2012ء بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

جلسہ جرمنی خواتین

آج پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین کے جلسہ سے خطاب تھا۔ دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔

لجنہ کے اس اجلاس کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ درّعدن لون صاحبہ نے کی اور امۃ الجمیل غزالہ صاحبہ نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں انیقہ شاکر صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

خوش الحانی سے پیش کیا۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابیوں پر میڈلز حاصل کرنے والی احمدی طالبات میں اسناد و میڈلز کی تقسیم

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔

تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والی خوش نصیب طالبات کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ ڈاکٹر ثمینہ شازی صاحبہ Allgemein-medizix Ph.D. سو فیصد نمبروں کے ساتھ

2۔ نبیلہ حما احمد Ph.D. میڈیسن سو فیصد نمبروں کے ساتھ۔

3۔ ڈاکٹر عظمیٰ بٹ Ph.D. میڈیسن سو فیصد نمبروں کے ساتھ۔

4۔ ڈاکٹر عظمیٰ نورین Neurogenetik Ph.D. سو فیصد نمبروں کے ساتھ۔

5۔ مطہرہ ندرت احمد Ph.D. میڈیسن 99 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

6۔ عصمہ حنا خلیل M.Sc. فزکس 87 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

7۔ ثمینہ تبسم M.A. Sozial-wissenschaften 87 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

8۔ عائشہ ثناء محمود Lehramt M.Ed. 90 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

9۔ ثمن خاں M.A. سوشل سٹڈیز 100 فیصد نمبروں کے ساتھ

10۔ منیر مریم رامہ M.A. سوشل سٹڈیز 85 فیصد نمبروں کے ساتھ

11۔ طوبیٰ احمد Sozialpadagogik M.Ed سو فیصد نمبروں کے ساتھ

12۔ صبا نور چیمہ ڈپلومہ 95 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

13۔ ثمرہ کنول خاں بیچلر آف آرٹس (آرکیٹیکچر) 85 فیصد نمبروں کے ساتھ

14۔ عطیۃ القدوس احمد بیچلر آف آرٹس 85 فیصد نمبروں کے ساتھ

15۔ امۃ الحیّ محمد بیچلر آف آرٹس 87 فیصد نمبروں کے ساتھ

16۔ سمیرہ کمال احمد بیچلر آف آرٹس 85 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

17۔ علما الٰہی شفیق بیچلر آف آرٹس (اکاؤنٹنگ) 88 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

18۔ نبیلہ ندیم احمد بیچلر آف آرٹس 85 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

19۔عاصفہ عزیز زیروی بیچلر آف آرٹس (انگلش، Philology)87فیصد نمبروں کے ساتھ۔

20۔شافعی اقبال شاہین .B.Sc 89 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

21۔نداء الفتح گوندل بیچلر آف آرٹس 85 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

22۔حمیدہ مشتاق .B.A (Economic Law) 85فیصد نمبروں کے ساتھ۔

23۔ارم سعیدہ اے لیول 96 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

تقسیم اسناد اور میڈلز کی اس تقریب کے بعد بارہ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواتین سے خطاب فرمایا۔

خواتین سے خطاب

تشہد وتعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بہت سی جگہ فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر عمل کرنے والے کے عمل کی جزا دیتا ہے اور اس میں کسی کی تخصیص نہیں رکھی، مخصوص نہیں کیا کہ فلاں کو ملے گی یا فلاں کو نہیں ملے گی۔ بعض آیات میں خاص طور پر بیان فرمایا ہے کہ عمل کرنے والے چاہے مرد ہوں یا عورت، جو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے اعمال بجالائے گا، اپنی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرے گا، اپنے عبادتوں کے معیار بلند کرے گا۔ دین کی خاطر اپنی قربانیوں کے معیار بلند کرے گا، دوسرے اعمال صالحہ بجالائے گا تو یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور وہ جزا پائے گا۔ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے کہ گناہوں کی سزا تو دونوں عورتوں اور مردوں کو ان کے غلط اعمال کی وجہ سے دیتا ہے یا دے اور نیکی کی جزا باوجود اس کے کہ عورتیں نیک اعمال بجالا رہی ہیں، اتنی نہ دے جتنی مردوں کو دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسی ارشاد کا نتیجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ عورتوں نے حقوق بجالانے کی طرف بھی توجہ دی۔ اپنی عبادتوں کے حق بھی ادا کئے اور دوسرے نیک اعمال بجالانے کی طرف بھی توجہ دی۔ حتی المقدور جتنی کوشش ہوسکتی تھی کی۔ دین کی خاطر قربانیاں بھی دیں۔ اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے اپنی جان کے نذرانے بھی پیش کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چند مہینے پہلے میں نے آپ کے اجتماع پر آپ کو یہ توجہ دلائی تھی، اُس میں گو اتنی حاضری نہیں تھی، کہ یہاں آ کر رہنے والی، اس معاشرے میں آ کر رہنے والی ہر عورت ہمیشہ یہ یاد رکھے کہ اُس کی کیا تعلیم ہے اور اپنی اصل تعلیم کو بھول نہ جائیں۔ اسی طرح بچیاں دنیا کی چمک اور رونقوں کو ہی سب کچھ نہ سمجھیں بلکہ یہ دیکھیں کہ وہ کون ہیں، اُن کے مقاصد کیا ہیں اور اُن کے عہد کیا ہیں۔ کیا عہد وہ کر رہی ہیں۔ ایک احمدی مسلمان عورت اور لڑکی معاشرے میں انقلاب لانے کے لئے پیدا کی گئی ہے، نہ کہ معاشرے کی رونقوں کا حصہ بننے کے لئے۔

حضور نے فرمایا کہ ان ملکوں میں رہتے ہوئے بعض کے نیکیوں کے معیار شاید بدل گئے ہوں یا بعض کے بدل جاتے ہیں، لیکن ہم نے نیکیوں کے معیار وہ رکھنے ہیں جن کی خدا تعالیٰ نے ہمیں تلقین کی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی عورت اور مرد کا کام ہے کہ ایمان کے اس معیار کو حاصل کرتے ہوئے اُن نیک اعمال کی تلاش کرے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ایک عقلمند عورت وہی ہے جو یہ سوچے کہ میں نے اپنا گھریلو چین اور سکون کس طرح پانا ہے؟ اپنے گھر کو جنت نظیر کس طرح بنانا ہے۔ اگر دنیا کی طرف نظر رہے تو یہ سکون کبھی حاصل نہیں ہوسکتا۔ حقیقی سکون خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو جوان بچیاں ہیں اُن سے بھی مَیں کہوں گا کہ اگر بعض بچوں کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ ہم کیوں بعض معاملات میں آزاد نہیں ہیں؟ تو ہمیشہ وہ یاد رکھیں کہ آپ آزاد ہیں لیکن اپنی آزادی کو اُن حدود کے اندر رکھیں جو خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے مقرر کی ہیں۔ اگر آزادی یہاں کے معاشرے کی بے حجابی کا نام ہے تو یقیناً ایک احمدی بچی آزاد نہیں ہے اور نہ ہی اسے ایسی آزادی کے پیچھے جانا چاہئے۔ پس ہر احمدی بچی کو اگر وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کرتی ہے اور اپنے عملوں کی نیک جزا چاہتی ہے تو اپنی حیا کی بھی حفاظت کرنی ہوگی۔ ایک احمدی بچی کا لباس بھی حیادار ہونا چاہئے نہ کہ ایسا کہ لوگوں کی آپ کی طرف توجہ ہو۔ ایسے فیشن نہ ہوں جو غیروں کو، غیر مردوں کو آپ کی طرف متوجہ کریں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض عورتوں نے ایسے برقعے بھی پہنے ہوتے ہیں، بعضوں نے شروع کر دیئے ہیں جس پر بڑی خوبصورت کڑھائی ہوئی ہوتی ہے اور پھر پیٹھ پر، back میں کچھ الفاظ بھی لکھے ہوتے ہیں۔ اب بتائیں یہ کونسی قسم کا پردہ ہے۔ پردے کا مقصد دوسروں کی توجہ اپنے سے ہٹانا ہے۔ یہ احساس دلانا ہے کہ ہم حیادار ہیں لیکن اگر برقعوں پر گوٹے کناری لگے ہوئے ہوں اور توجہ دلانے والے الفاظ لکھے ہوئے ہوں تو یہ پردہ نہیں ہے، نہ ایسے برقعوں کا کوئی فائدہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ نے اپنی حیا کی حفاظت کرنی ہے تاکہ ایمان کی حفاظت ہو اور پھر اس دعویٰ کی سچائی بھی ثابت ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومن کی نشانی بتائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا ہے کہ اُس کے احکام پر عمل ہو اور حیادار لباس گھر کے اندر بھی اور گھر کے باہر بھی پہنیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ حیا کے تقاضے پورے کرنے کے بعد آپ کو کوئی نہیں روکتا کہ آپ ڈاکٹر بنیں، یا انجینئر بنیں یا ٹیچر بنیں یا کسی بھی ایسے پیشے میں جائیں جو انسانیت کے لئے فائدہ مند پیشہ ہے۔

حضور نے عورتوں کو عورتوں میں تبلیغ کی طرف بھی تاکیدی طور پر توجہ دلائی اور فرمایا کہ جس وسعت سے عورتوں کے ذریعے عورتوں میں تبلیغ ہونی چاہئے، وہ نہیں ہوتی۔ پس اپنی ترجیحات کو یہاں بدلنا ہوگا۔ فیشن کے پیچھے چلنے کے بجائے دین کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوں تو آپ کو دنیاوی باتوں کے سوچنے کی فرصت ہی نہیں ملے گی۔ اور یہ عمل خدا تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بھی بن جائے گا۔ اور دنیا کی رہنمائی کا ذریعہ بھی آپ بن جائیں گی۔ آج دنیا کو آپ کی تلاش ہے۔ دنیا بھٹک رہی ہے۔ جہاں مَردوں کو تبلیغ کے میدان میں پہلے سے بڑھ کر کودنے کی ضرورت ہے وہاں عورتوں کو بھی اپنی صلاحیتوں کو اس میدان میں استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے بعض احمدی خواتین کی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج بھی اس دنیا کی چمک دمک کو دھتکار کر اپنے سونے کے زیورات دینے والی عورتیں آپ میں موجود ہیں۔ آج بھی اپنی ہزاروں لاکھوں یورو کی بچت کو جماعت پر قربان کرنے والی عورتیں آپ میں موجود ہیں۔ نیک اعمال کرنے والی اور عبادات بجالانے والی عورتیں آپ میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والی عورتیں آپ میں موجود ہیں۔ اُس کی خشیت اور اس سے محبت رکھنے والی آپ میں موجود ہیں۔ لیکن یہ نمونے قائم کرنے والوں کی تعداد اس حد تک بڑھا دیں کہ نیک عمل نہ کرنے والی اور دنیا سے رغبت رکھنے والی اتنی تھوڑی رہ جائیں کہ ہمیں نظر ہی نہ آئیں۔ ایک ہی مقصد ہو ہر عورت کا اور ہر بچی کا اور ہر لڑکی کا اور ہر جوان کا اور بوڑھے کا کہ ہم نے جماعت کی خاطر ہر قسم کی قربانی دیتے چلے جانا ہے۔ اور اشاعتِ اسلام کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی دیتے چلے جانا ہے۔ تبلیغ کے میدان میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔

اسلام کے پہلے زمانے میں اسلام کی شان بلند کرنے کے لئے عورتیں تلوار کے جہاد میں شامل ہوتی رہی ہیں۔ آج اسلام کی نشأۃ ثانیہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے ہو رہی ہے، اس میں آپ نے بھی جہاد میں شامل ہونا ہے اور وہ جہاد یہ ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح کے جہاد میں شامل ہو کر یہ جہاد کرنا ہے۔ اور پھر دنیا کو حقیقی ترقی کے راستے دکھانے کے لئے یہ جہاد کرنا ہے جس سے دنیا میں ایک انقلاب رونما ہو جائے۔ آج یہ ملک آپ کو غیر ترقی یافتہ ملکوں کے باشندے سمجھتے ہوئے رحم کھاتا ہے۔ یہاں کے لوگ جو ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ آپ لوگ غیر ترقی یافتہ ملکوں کے آئے ہوئے ہیں، مذہب کی وجہ سے سختیاں جھیلے ہوئے ہیں اور آپ پر رحم کیا جاتا ہے۔ آج آپ کا فرض ہے کہ ان پر رحم کھاتے ہوئے ان کو خدا تعالیٰ سے ملانے والی بن جائیں۔ پس یہ انقلاب ہے جو ہم میں سے ہر ایک نے برپا کرنا ہے اور زمانے کے امام کو ماننے کا حقیقی حق ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل میں الگ شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب دوپہر ایک بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد لجنہ اور بچیوں کے مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے چھوٹے بچوں والے ہال میں تشریف لے گئے۔ یہاں پر موجود خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا۔

بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ اعلان نکاح اور خطبۂ نکاح میں اہم نصائح

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ۔ دفتر پی ایس۔ لندن)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23/اکتوبر 2010ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں جس نکاح کا اعلان کرنے لگا ہوں، یہ عزیزہ اقراء عمر بنت مکرم سمیع عمر صاحب (لندن) کا ہے جو عزیزم بلال احمد ابن مکرم میر داؤد احمد صاحب امریکہ کے ساتھ طے پایا ہے اور حق مہر بیس ہزار یو ایس ڈالرز ہے۔

ایجاب وقبول کروانے کے بعد فریقین کا تعارف کرواتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: میاں سمیع عمر صاحب میاں عبدالسلام عمر صاحب کے بیٹے ہیں اور اس لحاظ سے جو بیٹی ہے یہ ان کی پوتی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی پڑپوتی ہے اور عزیزم بلال احمد، ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب کے پوتے ہیں۔ اور امۃ البصیر صاحبہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نواسی ہیں، ان کے بیٹے ہیں۔ ان کی نانی کا نام صاحبزادی امۃ الرشید بیگم ہے۔ اور اس خاندان کا میرا خیال ہے کہ لڑکی کی طرف سے تیسری اور لڑکے کی طرف سے چوتھی نسل میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ سے تعلق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بیٹی امۃ الحیٔ صاحبہ جو تھیں وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے عقد میں آئی تھیں۔ ان سے دوسری شادی ہوئی تھی۔ یہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم ان کی بیٹی ہیں اور اس طرح صاحبزادی امۃ الرشید حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی نواسی بھی ہیں۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ساتھ اس خاندان کا یہ رشتہ تیسری اور چوتھی نسل میں جا کے دوبارہ جڑ رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا مقام جماعت میں ہر ایک کو پتہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے بارہ میں فرمایا کہ یہ میرے ساتھ اس طرح چلتے ہیں جس طرح دل کے ساتھ نبض۔ پھر ایک فارسی شعر بھی ہے کہ ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں یہ مقام تھا۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے جماعت کو اطاعت خلافت کا ایک اور سبق دیا، ایک عظیم سبق دیا اور جماعت کو جس طرح سنبھالا ہے وہ آپ کا ہی حصہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تمہیں خلافت کی ویسی اطاعت کرنی چاہئے جس طرح مُردہ غسال کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اس کا اپنا کچھ نہیں ہوتا۔ جس طرف وہ نہلانے والا مردہ کو حرکت دیتا ہے اس طرف وہ حرکت کر جاتا ہے۔ تو یہ اطاعت کے معیار تھے جو آپ نے جماعت میں قائم کرنے کی کوشش فرمائی اور نصیحت فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ کرے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی اولاد بھی اس مقام کو سمجھنے والی ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جو خونی رشتہ سے منسوب ہو رہے ہیں وہ بھی اپنی ذمہ داری کو اور اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو سمجھتے ہوئے اس کا حق ادا کرنے والے بنیں۔

اب دعا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت فرمائے۔ آمین

نکاح کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور فریقین کو مبارکباد دیتے ہوئے شرف مصافحہ بخشا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ 2012ء

یونیورسٹیز اور کالجز کے احمدی طلباء کی حضور انور سے ملاقات۔ مختلف میدانوں میں ریسرچ کا تذکرہ۔ طلباء کی حضور انور کے ساتھ مجلس سوال و جواب۔

کانگریس مین Michael Honda اور کانگریس وومین Jackie Speier کی حضور انور سے الگ الگ ملاقاتیں۔

یونیورسٹیز اور کالج کی احمدی طالبات کی حضور انور سے ملاقات اور مجلس سوال و جواب۔

فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد جماعت نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا

(امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

بقیہ از 26 جون 2012ء

یونیورسٹی اور کالجز کے احمدی طلباء کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق چار بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن تشریف لائے اور کالج اور یونیورسٹی جانے والے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدازاں مکرم فہیم یونس قریشی صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم جماعت امریکہ نے اپنی رپورٹ پیش کی۔

سیکرٹری تعلیم جماعت امریکہ کی رپورٹ

نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم نے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں درج ذیل ہدایات دی تھیں۔

i۔ سکول اور کالج جانے والے تمام طلباء اور طالبات کے کوائف اکٹھے کئے جائیں۔

ii۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول میں جو رکاوٹیں ہیں ان کی نشاندہی کی جائے۔

iii۔ کم سے کم 12th Grade

iv۔ اپنا ٹارگٹ Nobel Prize کا حصول رکھیں۔

سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ اس وقت جو Data اکٹھا کیا گیا ہے اس کے مطابق سکول، کالج اور یونیورسٹی جانے والے طلباء، طالبات کی تعداد 2141 ہے۔ جن میں سے 908 طلباء اور 1233 طالبات ہیں۔

اس وقت 19 طلباء و طالبات مختلف مضامین میں پی ایچ ڈی (Ph.D.) کررہے ہیں۔ جبکہ 26 میڈیکل ڈاکٹر کے کورس میں ہیں اور سات طلباء و طالبات Law کی اعلیٰ تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ چار ڈینٹسٹ ڈاکٹر اور تین Orthodontist کا کورس کررہے ہیں۔

اس کے علاوہ 93 طلباء و طالبات Biological Sciences میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ 45 فنانس میں ہیں، 28 انجینئرنگ میں، 73 طلباء Humanities/Arts میں ہیں اور 20 طلباء Pure Sciences میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ اسی طرح دوسرے مختلف شعبوں میں بھی طلباء و طالبات کی ایک بڑی تعداد تعلیم حاصل کررہی ہے۔

مختلف زبانیں جاننے کے لحاظ سے رپورٹ پیش کی گئی کہ 1468 طلباء اردو جانتے ہیں اور روانی سے بول لیتے ہیں۔ 260 طلباء سپینش زبان، 64 طلباء فرنچ زبان، 14 طلباء چائنیز زبان اور 14 طلباء یوروبا (Yoruba) زبان جانتے ہیں۔

نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم نے بتایا کہ اعلیٰ تعلیم کے حصول میں حائل مشکلات میں ایک تو والدین کا کم تعلیمیافتہ ہونا ہے، طلباء کی تعلیم میں اور معلومات میں کمی ہے۔ مالی مشکلات ہیں اور حوصلہ افزائی اور جذبہ کی کمی ہے۔ ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے Online News Letter کا اجراء کیا ہے۔ اس نیوز لیٹر میں طلباء کے لئے سکالرشپ اور انٹرن شپ کی معلومات مہیا کی جاتی ہیں۔

طلباء کی ریسرچ

اس کے بعد مختلف مضامین پی ایچ ڈی (Ph.D.) کرنے والے طلباء نے اپنے مضمون اور ریسرچ کے بارہ میں بتایا۔

سب سے پہلے اطہر ملک صاحب نے جو ہارورڈ یونیورسٹی میں M.D ۔ Ph.D. کے طالبعلم ہیں Molecular میڈیکل سائنس میں اپنی ریسرچ پیش کی۔

اس کے بعد طاہر احمد صاحب نے Neuro Stem Cells کے بارہ میں اپنی ریسرچ پیش کی۔ موصوف اس مضمون میں Ph.D. کررہے ہیں۔

بعدازاں Ph.D. کے طالبعلم اعجاز احمد کھوکھر صاحب نے Organic Chemistry میں اپنی ریسرچ کے بارہ میں بتایا۔

اس کے بعد عمر ملک صاحب نے جو Electrical Engineering میں Ph.D. کے طالبعلم ہیں لیزر فزکس میں اپنی ریسرچ پیش کی۔

بعدازاں Ph.D. کے ایک طالبعلم نے Radio Signals کے بارہ میں اپنی ریسرچ پیش کی۔ بعدازاں طلباء نے سوالات کئے۔

طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ مجلس سوال و جواب

☆......ہستی باری تعالیٰ اور مغربی تعلیم میں دہریت کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قرآن کریم اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں نیوزی لینڈ کا ایک پروفیسر ریگ ہندوستان آیا تھا۔ علم ہیئت کا ماہر تھا، اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سائنس اور مذہب کے حوالہ سے سوالات کئے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جوابات سننے پر تسلی پا کر پروفیسر ریگ نے عرض کیا کہ میں تو خیال کرتا تھا کہ سائنس اور مذہب میں بڑا تضاد ہے مگر آپ نے اس تضاد کو بالکل اٹھا دیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کے بعد اس کے خیالات میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا ہوا۔ ملفوظات جلد 10 میں مختلف جگہوں پر اس کا ذکر موجود ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب دیکھیں کہ جب بیج زمین سے پھٹ کر باہر نکلتا ہے تو اس میں ایک بڑی قوت سے وائبریشن پیدا ہوتی ہے جس سے وہ پھٹتا ہے اور باہر آتا ہے۔ یہ چیز قرآن کریم نے چودہ سو سال پہلے بتائی تھی جبکہ سائنس نے اب آکر بتائی ہے۔ تو جو بھی نئی نئی سائنسی دریافت ہیں، ترقیات اور ایجادات ہیں وہ سب قرآن کریم کے تابع ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے بھی قرآن کریم سے ہی اپنی تھیوری ثابت کی تھی۔

☆......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ **احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن اپنے بلیٹن میں اس طرح کے مضامین لکھے کہ قرآن کریم کی ایک آیت لیں اور پھر بتائیں کہ کس طرح سائنس کی موجودہ تحقیق، اس آیت کے مطابق ہے۔** جو آج تحقیق ہوئی ہے اور جو نئی بات سامنے آئی ہے وہ چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان کردی ہوئی ہے۔ یہ کافی ثبوت ہے کہ ایک ہستی ہے جس نے یہ سب کچھ چودہ سو سال پہلے بتایا اور یہی خدائی کا ثبوت ہے۔

☆......**ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں اور خصوصاً آخری عشرہ میں جو خواب آئے ہم اس کی کس طرح تعبیر کرسکتے ہیں؟** اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ سچی خواب تو آپ سارا سال دیکھ سکتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ صرف رمضان میں ہی سچی خواب آئے۔ باقی مختلف سکالرز نے خوابوں کی تعبیرات کی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی خوابوں کی تعبیریں فرمائی ہیں اور یہ اردو زبان میں موجود ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض دفعہ آپ کے دماغ میں، ذہن میں کوئی مسئلہ ہوتا ہے، پریشانی ہوتی ہے اور رات خواب میں آجاتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ساری خوابیں سچی ہوں۔ انسان کے سارے دن کے خیالات بھی خواب میں آجاتے ہیں اور پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ تہجد کے وقت ہی سچی خواب آئے۔ یہ تو فجر کے بعد صبح کی نیند میں بھی آسکتی ہے۔ دوپہر کے بعد کی نیند میں بھی آسکتی ہے۔ رات کے پہلے حصہ کی نیند میں بھی آسکتی ہے۔ کسی وقت بھی آسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ بھی ضروری نہیں کہ رمضان میں آپ کی ہر خواب سچی ہے۔ خاص طور پر جن دنوں آپ کنفیوز ہیں، پریشان ہیں، ضروری نہیں کہ ان دنوں ہر خواب سچی ہو۔

☆......فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے قیام کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا سردست تو ہم غانا میں ایک یونیورسٹی کے قیام کا جائزہ لے رہے ہیں، دیکھ رہے ہیں۔ یہ پراجیکٹ ہو جائے تو اس کے بعد ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا دیکھیں گے۔ ریسرچ کے لئے تو بڑے اخراجات کی بھی ضرورت ہوگی۔

☆......اس سوال کے جواب میں کہ نوبیل پرائز کا حصول کس طرح ہو؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآن کریم سے Topic لیں اور اپنے سپروائزر کو کہیں کہ یہ مضمون ہے اور یہ Topic ہے جس پر ہم ریسرچ کرنا چاہتے ہیں۔ پھر قرآن کریم کی دی ہوئی تعلیم اور راہنمائی کی روشنی میں اپنی ریسرچ کو مکمل کریں اور اس پر نوبیل پرائز حاصل کریں۔ اس کے لئے قرآن کریم کو بار بار پڑھیں۔ ترجمہ کے ساتھ پڑھیں اور پھر اس کے گہرے معانی اور مطالب پر غور کریں اور ان کو سمجھیں پھر کسی چیز کے لئے ریسرچ کریں۔

طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ پانچ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد طلباء نے گروپ کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

کانگرس مین Michael Honda کی حضور انور سے ملاقات

ابھی ملاقاتیں جاری تھیں کہ اس دوران پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق کانگرس مین Michael Honda (Congressman) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے مسجد بیت

الرحمٰن آئے۔

موصوف کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات میٹنگ روم میں آٹھ بجکر دس منٹ پر شروع ہوئی۔

موصوف نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہاں موجودگی کی وجہ سے مجھے خوشی ہوئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسرائیلی وزیر اعظم کو اور دوسرے ایک دو صدران کو جو خطوط لکھے ہیں وہ مَیں نے پڑھے ہیں۔ حضور امن کے قیام کے لئے جو کوشش کر رہے ہیں وہ قابل قدر ہے۔

موصوف نے کہا کہ Sanjose میرا علاقہ ہے۔ وہاں کافی احمدی ہیں اور وہ مختلف پروگرام اور فنکشن وغیرہ کرتے رہتے ہیں اور میں ان میں شامل ہوتا ہوں۔

موصوف کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے شکاگو سے یہاں واشنگٹن تک کا سفر بذریعہ سڑک کیا ہے اور ملک دیکھا ہے۔ اس پر کانگرس مَین نے کہا کہ کیلیفورنیا جو اس کا ایریا ہے وہاں بھی تشریف لائیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے بہت سے ممالک کا سفر کرنا ہوتا ہے اور دوسرے ممالک بھی ہیں جہاں لوگ میرا انتظار کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کیا ان کے علاقہ میں کوئی مسجد ہے۔ اس پر بتایا گیا کہ Silicon Valley جماعت ان کے ڈسٹرکٹ میں ہے وہاں ہماری ''مسجد بیت البصیر'' ہے۔

موصوف نے بتایا کہ میں اپنے علاقہ میں تعلیم کے سلسلہ میں خصوصی طور پر مدد کرتا ہوں اور کھلے دل کے ساتھ کام کر رہا ہوں اور یہ میری ماں کی تعلیم تھی۔ وہ بڑی عقلمند خاتون تھی۔ اس نے کہا تھا کہ اپنا دل کھلا رکھو۔

حضور انور نے فرمایا مجھے امید ہے کہ یہ تعلیم آپ اپنی اگلی نسل میں بھی جاری رکھیں گے۔ اس پر اس نے کہا ہاں بیٹی میں تو ہے لیکن بیٹے کی اپنی خاص طبیعت ہے۔

حضور انور نے فرمایا تعلیمی سہولیات میں مدد کے لحاظ سے آپ کا مقصد بہت اچھا ہے۔ کیا آپ نے فوکس اپنے لوگوں پر کیا ہوا ہے یا تیسری دنیا کے غریب ممالک، لوگوں کے لئے بھی ہے؟ اس پر موصوف نے کہا کہ وہ صرف اپنے علاقے کے لئے کر رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے علاقے کے سکولوں کا اور تعلیم کا معیار بھی اسی طرح بلند ہو جو دوسری سٹیٹ کا ہے۔

آخر پر موصوف نے بتایا کہ وہ کل حضور انور کے Capital Hill والے پروگرام میں شامل ہو رہے ہیں۔

یہ ملاقات آٹھ بجکر پچیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر حضور انور نے مہمان کا شکریہ ادا کیا اور اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی ملاقاتیں دوبارہ شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج شام کے سیشن میں مجموعی طور پر پچاس فیملیز کے 296 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق جماعت Silver Spring سے تھا۔ یہ مسجد بیت الرحمٰن کے حلقہ کی جماعت ہے۔

ملاقاتوں کا پروگرام آٹھ بجکر پچپن منٹ پر ختم ہوا۔

کانگرس وومن Jackie Speier کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں Congresswoman Jackie Speier حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئی ہوئی تھیں۔ حضور انور نے ان کے آنے کا شکریہ ادا کیا۔ اس پر موصوفہ نے کہا یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ میں یہاں آئی ہوں اور حضور انور سے مل رہی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے معلوم ہوا کہ آپ پاکستان میں جماعت کے حالات کے حوالہ سے کافی مدد کرتی ہیں اور میٹنگ وغیرہ ارینج (arrange) کرواتی ہیں اور بات حکام تک پہنچاتی ہیں۔ حضور انور نے اس پر محترمہ کا شکریہ ادا کیا۔

☆...... موصوفہ نے بتایا کہ پاکستان کی نئی ایمبیسیڈر آئی ہیں۔ پرسیکیوشن کی بات وغیرہ بھی ہوئی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ لوگ تو خود ہی بے بس ہیں۔ کسی قسم کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ ان کے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔

☆...... حضور انور نے فرمایا اگر کوئی بات کرنی ہے تو پاکستانی حکومت سے کریں اور مخلوط انتخاب کی بات ہو اور سب کو برابر کا ووٹ کا حق ہو۔ **Joint Election ہو تو بہت سے مسائل کا حل ہو جائے۔**

☆...... **بلاسفمی لاء (یعنی توہین رسالت کے قانون) کے سوال پر کہ یہ ختم ہو سکتا ہے یا نہیں؟** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کوئی حکومت اس کو ختم نہیں کر سکتی۔ اگر اسمبلی میں بل پیش ہو تو شور پڑ جائے گا۔ اگر Joint Election ہو تو بہت سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔ توہین رسالت کا قانون اگر ختم نہ بھی ہو تو کم از کم اس کی شکل بدل جائے گی۔ ہر کوئی اٹھ کر اس کو استعمال نہیں کر سکے گا۔ اگر کوئی لاء (Law) بنانا ہی ہے تو پھر وہ ہر مذہب کے بانی کے لئے ہونا چاہئے۔ قرآن کریم نے ہر نبی کے احترام کو لازم قرار دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر Joint Election ہو تو آپ بہت سارے مسائل کو حل کر سکتی ہیں۔

☆...... حضور انور نے فرمایا کہ آجکل جو ڈرون اٹیک ہو رہے ہیں۔ اس سے عوام میں امریکہ کے خلاف نفرت میں اضافہ ہو رہا ہے اور یہ حملے امریکہ سے فاصلہ پیدا کر رہے ہیں۔ اس پر موصوفہ نے کہا کہ بہت زیادہ معصوم جانیں بھی قربان ہو رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: **کوشش کر کے پاکستان کے عوام میں اعتماد پیدا کریں۔** مولوی سر پر سوار ہو رہا ہے اور اپنے پیچھے چلنے والوں کی تعداد کو بڑھا رہا ہے۔ جب تک اعتماد پیدا نہیں ہو گا اس وقت تک مولوی سر پر سوار رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ **پاکستان کے علاقے کی جو ریجنل Politics ہے اس میں اپنی حکمت عملی کو تبدیل کریں۔ ڈرون حملے امریکہ کے خلاف نفرت بڑھا رہے ہیں** اس لئے اپنی پالیسی میں تبدیلی پیدا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: پاکستان کے سارے حالات کا جائزہ لے کر گہرائی میں جا کر تفصیلی سروے کرنے کی ضرورت ہے۔ **پاکستان کے عام لوگوں سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ وہ کس طرح آپ کے قریب آسکتے ہیں؟** حکومت، گورنمنٹ کو چھوڑیں، لوگوں سے مل کر گہرائی میں جا کر جائزہ لیں۔

Jackie Speier نے کہا کہ ہم پاکستان میں NGOs کی مدد کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ بیرونی ممالک کی NGOs کی مدد کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ پاکستان کی NGOs کو پیسے دیں گے تو وہ کھا جائیں گے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ میری خواہش تھی کہ میں اور وقت گزاروں لیکن میرا شیڈیول مصروف ہے۔ یہ ملاقات نو بجکر دس منٹ پر ختم ہوئی۔

یونیورسٹی اور کالج کی طالبات کی حضور انور سے نشست

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پروگرام کے مطابق لجنہ ہال میں تشریف لے گئے جہاں کالج اور یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ تھی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزہ سائرہ بھٹی نے تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد نیشنل صدر لجنہ صالحہ ملک صاحبہ نے اپنی ایک رپورٹ پیش کی جس میں بتایا کہ احمدی طالبات ہر تعلیمی شعبہ میں تعداد اور معیار کے لحاظ سے سب سے آگے ہیں اور غیر احمدی طالبات میں بھی پیش پیش ہیں۔ اس کلاس کے لئے 232 طالبات نے اپلائی کیا تھا۔ کلاس میں 140 طالبات موجود ہیں۔ ان طالبات میں سے زیادہ تر میڈیکل اور نفسیات کے مضامین پڑھ رہی ہیں۔ ساٹھ فیصد طالبات Bachelors کی ڈگری حاصل کر رہی ہیں۔ ان میں سے پچاس فیصد Pure Sciences میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ پندرہ طالبات ایسی ہیں جو پی ایچ ڈی (Ph.D.) کی ڈگری حاصل کر رہی ہیں۔

ریسرچ کا تعارف

بعد ازاں پی ایچ ڈی میں تعلیم حاصل کرنے والی بعض طالبات نے اپنی تعلیم اور ریسرچ کے حوالہ سے مختصر تعارف پیش کیا۔

سب سے پہلے Fonia صاحبہ نے بتایا کہ انہوں نے کیمبرج یونیورسٹی سے Ph.D. کی ہے اور اب ہارورڈ یونیورسٹی میں Parkinsons Diseases پر ریسرچ کر رہی ہیں۔

ایک طالبہ نے بتایا کہ سائنس ایجوکیشن میں ریسرچ ہے، ہسٹری آف سائنس اور نیچر آف سائنس میں ان کی Speciality ہے۔

مائدہ خالد صاحبہ نے بتایا کہ وہ Ph.D. میں فائنل ایئر کی طالبہ ہیں Clinical Applied Science کا فائنل ایئر ہے اور ان کی ریسرچ Autisism in Minority Population میں ہے۔

ملیحہ لقمان صاحبہ نے بتایا کہ وہ اپنے Ph.D. پروگرام میں Mathematics میں ریسرچ کا ارادہ رکھتی ہیں۔

فریدہ چوہدری صاحبہ نے بتایا کہ میڈیا میں مسلمانوں کے Image کے بارہ میں ریسرچ کا ارادہ ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبات کو سوالات کی اجازت عطا فرمائی۔

طالبات کی حضور انور کے ساتھ مجلس سوال و جواب

☆...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبات کو بلکہ تمام لجنہ کو گھر سے اپنے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹی میں پردے کے بارے میں توجہ دلائی۔ ان کو احمدی خواتین ہونے کی ذمہ داری کا احساس دلایا۔

☆...... **تعلیم کے دوران شادی کرنے کے سوال پر** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر رشتہ اچھا ہو تو یہ شادی کر دینی چاہئے اور پھر میاں بیوی کی افہام و تفہیم کے بعد تعلیم جاری رکھی جا سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ایک احمدی عورت کی سب سے اہم اور پہلی ذمہ داری اپنے گھر کی ذمہ داری ہے اور اگلی نسل کو بچانا ہے۔ شادی کے بعد تعلیم کا درجہ دوسرا ہو جاتا ہے اور خاوند کی رضامندی کے ساتھ تعلیم کا حصول ہو سکتا ہے۔

☆...... **Students Loan کے بارے میں** ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ شادی سے پہلے جو تعلیم حاصل کی گئی ہے اس کی ذمہ داری لڑکی خود یا اس کے والدین پر ہوتی ہے اور شادی کے بعد خاوند کی رضامندی کے ساتھ اس کی ذمہ داری ہو گی۔

☆...... **کام پر، Job پر مردوں سے ہاتھ ملانے کے حوالے سے ایک سوال** کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو Logic حجاب کے متعلق ہے وہی Logic مردوں سے ہاتھ نہ ملانے میں بھی ہے۔ یعنی اگر آپ کسی غیر محرم کی آنکھوں سے بچتی ہیں تو اس کے ہاتھوں سے کیوں نہیں!

☆...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ **سوسائٹی میں، اپنے گھر میں، اپنے سسرال والوں کے ساتھ اور اپنے ماحول میں جو بھی بے چینیاں اور پریشانیاں پیدا ہوں وہ استغفار کرنے اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھنے سے دور کی جا سکتی ہیں۔**

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

بعد ازاں دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لے جا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

روزہ کے فوائد

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''روزوں کی فضیلت اور اس کے فرائض پر لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے الفاظ میں روشنی ڈالی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تا کہ تم بچ جاؤ۔ اس کے کئی معنے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ایک معنے تو یہی ہیں کہ ہم نے تم پر اس لئے روزے فرض کئے ہیں تا کہ تم اُن قوموں کے اعتراضوں سے بچ جاؤ جو روزے رکھتی رہی ہیں، جو بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرتی رہی ہیں، جو موسم کی شدت کو برداشت کر کے خدا تعالیٰ کو خوش کرتی رہی ہیں۔ اگر تم روزے نہیں رکھو گے تو وہ کہیں گی کہ تمہارا دعویٰ ہے کہ ہم باقی قوموں سے روحانیت میں بڑھ کر ہیں لیکن وہ تقویٰ تم میں نہیں جو دوسری قوموں میں پایا جاتا تھا۔

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْن میں دوسرا اشارہ اس امر کی طرف کیا گیا ہے کہ اس ذریعہ سے خدا تعالیٰ روزہ دار کا محافظ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اِتِّقَاء کے معنے ہیں ڈھال بنانا۔ 'وِقَایَة' بنانا نجات کا ذریعہ بنانا وغیرہ ہیں۔ پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ تم پر روزے رکھنے اس لئے فرض کئے گئے ہیں تا کہ تم خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنا لو اور ہر شر سے اور ہر خیر کے فقدان سے محفوظ رہو......''۔

''روزہ ایک دینی مسئلہ ہے۔ یا بلحاظ صحتِ انسانی دنیوی امور سے بھی کسی حد تک تعلق رکھتا ہے۔ پس لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے یہ معنے ہوئے کہ تا تم دینی اور دنیوی شرور سے محفوظ رہو۔ دینی خیر و برکت تمہارے ہاتھ سے نہ جاتی رہے یا تمہاری صحت کو نقصان نہ پہنچ جائے۔ کیونکہ بعض دفعہ روزے کئی قسم کے امراض سے نجات دلانے کا بھی موجب ہو جاتے ہیں......''۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 374-375)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم مولانا منیرالدین احمد صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 17، 15 اور 19 اگست 2009ء میں محترم مولانا منیرالدین احمد صاحب مربی سلسلہ کی خودنوشت سوانح عمری شامل اشاعت ہے۔

محترم منیرالدین احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت میاں قمرالدین صاحبؓ نے اپنے ماموں حضرت میاں میراں بخش صاحبؓ کی تحریک پر 1902ء میں نوجوانی میں بیعت کرلی۔ اخبار الحکم میں آپؓ کی بیعت کا اعلان درج ہے۔ پھر میرے چچا حضرت قائم دین صاحبؓ بھی احمدی ہوگئے۔

ہم گوجرانوالہ شہر کے رہنے والے تھے۔ مگر والد صاحب موضع بکلوہ چھاؤنی ضلع گورداسپور میں آکر جنرل سٹور اور شوز کی دکان کرنے لگے۔ یہیں 1926ء میں میری پیدائش ہوئی۔ 1937ء میں تجارتی حالات خراب ہونے پر والد صاحب نے قادیان آکر جوتوں کا کاروبار شروع کیا۔ امرتسر جاکر سامان لاتے تھے۔ 1938ء میں ایک دفعہ امرتسر سامان لینے گئے مگر واپس نہ آئے۔ بہت تلاش کی گئی مگر ان کا کوئی پتہ نہ چلا۔

میرے بڑے بھائی صدرالدین کھوکھر صاحب کو ابتدائی عمر میں گوجرانوالہ میں مجلس خدام الاحمدیہ اور جماعتی کاموں میں خدمت کا خاص موقع ملتا رہا۔ پھر کراچی میں لمبا عرصہ بطور سیکرٹری رشتہ ناطہ خدمت کی۔ نیز کراچی گیسٹ ہاؤس کی ڈیوٹی بھی ادا کرتے رہے۔ خدمت خلق کے کاموں کو مختلف رنگ میں بجالاتے تھے۔ بیوگان، یتامیٰ، طلباء وغیرہ کا خاص خیال رکھتے۔ ہرسال مجلس شوریٰ میں نمائندہ کراچی کے طور پر شامل ہوتے۔ جلسہ سالانہ UK کے موقع پر چائے کے سٹال پر کئی سال ڈیوٹی دینے کا شرف بھی آپ کو حاصل رہا۔ حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ نے ایک جلسہ پر آپ کی اس خدمت کا نمایاں رنگ میں ذکر فرمایا۔ جرمنی اور کینیڈا میں بھی جلسوں پر ٹی سٹال کی ڈیوٹی دینے کا موقع ملا۔ 1947ء کے پُرآشوب حالات میں حفاظت مرکز قادیان کی توفیق بھی پائی۔ مَیں بھی اس موقع پر خدمت کے لئے قادیان گیا تھا۔

محترم والد صاحب کے 1938ء میں ہم سے جدا ہونے کے بعد ہم تین بہن بھائیوں اور والدہ صاحبہ کی ذمہ داری دونوں بڑے بھائیوں عبدالرحیم صاحب اور صدرالدین صاحب پر آپڑی جو انہوں نے بخوبی ادا کی۔ میرے والد کی مجھے وقف کرنے کی خواہش تھی چنانچہ مجھے B.A. کرواکر جامعہ احمدیہ میں داخل کروادیا گیا۔ بعد میں مَیں نے M.A. بھی کرلیا۔ اسی دوران میری شادی ہوئی لیکن ایک سال بعد میری اہلیہ کی وفات ہوگئی۔ پھر جامعہ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد 1959ء میں میری شادی مکرم جی۔ ایم۔ صادق صاحب (سابق افسر امانت تحریک جدید ربوہ) کی بیٹی بشریٰ بیگم سے ہوگئی۔

شادی کے ایک سال بعد مجھے مشرقی افریقہ کے ملک یوگنڈا جانے کا ارشاد ہوا۔ تو اپنی بیوی اور نومولود بیٹی کو گوجرانوالہ میں چھوڑ کر کراچی سے بحری سفر پر روانہ ہوا اور 9 دن میں ممباسہ پہنچا۔ پھر نیروبی میں رہائش کے لئے مسجد کے قریب ایک احمدی دوست کے مکان میں ایک کمرہ کرایہ پر لے لیا۔ نیروبی مشن سے دو اخبار چھپتے تھے۔ ''ایسٹ افریقن ٹائمز'' انگریزی اور Mapenzi Ya Mungu سواحیلی زبان میں۔ ان اخبارات کی اشاعت اور ترسیل کا کام کرنا ہوتا تھا۔ خاکسار انگریزی اخبار کی پروف ریڈنگ کرتا۔ اس کی ایڈیٹنگ مکرم عبدالسلام صاحب بھٹی کرتے تھے جو کہ نیروبی کے ایک سکول کے پرنسپل تھے اور جماعت نیروبی کے صدر بھی تھے۔ سواحیلی زبان میں مختلف موضوعات پر کتب تیار کی گئی تھیں۔ قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ بھی چھپ چکا تھا۔ اس کی بھی بڑی مانگ رہتی تھی۔ کینیا کے سیاسی لیڈر مسٹر جوموکینیاٹا جب قید سے رہا ہوئے تو مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ان کو مبارکباد دینے گئے اور قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ بھی بطور تحفہ پیش کیا۔ اس پر مسٹر کینیاٹا کہنے لگے کہ یہ قرآن کریم تو پہلے ہی میرے پاس موجود ہے۔ پھر اندر جاکر اپنی کاپی اٹھالائے اور بتایا کہ یہ مجھے جیل میں ڈاکٹر نذیر احمد (ابن حضرت سردار عبدالرحمن صاحبؓ سابق مہر سنگھ) نے دی تھی اور انہوں نے سورۃ فاتحہ زبانی یاد کروادی تھی۔ میں اس کا مطالعہ کرتا ہوں اور اس سے برکت حاصل کرتا ہوں۔

بعد ازاں خاکسار ممباسہ بھجوادیا گیا۔ یہاں تین چار پاکستانی خاندان تھے۔ دو تین عرب نوجوان تھے جن کے ساتھ گردونواح میں جاکر دعوت الی اللہ کا موقعہ ملتا رہا۔ ایک نابینا عرب نوجوان بھی احمدی ہوئے۔ 1963ء میں تین سال مکمل ہونے پر خاکسار مرکز آگیا اور ربوہ میں اہلیہ اور بیٹی کے ہمراہ رہائش پذیر ہوا۔ ان دنوں جماعت کا بجٹ کم ہوتا تھا اور یہ دستور تھا کہ جو مربی تین سال اکیلا رہ کر باہر سے آئے وہ تین سال مرکز میں اہل وعیال کے ساتھ رہے۔ اگر اسے تین سال سے پہلے بھجوانا مقصود ہو تو فیملی بھی ساتھ بھجوائی جائے۔ باہر سے مربیان بھجوانے کے مطالبات آرہے تھے۔ مربیان کی تعداد کم تھی۔ مجھے واپس آئے ایک سال ہوگیا تو خیال آیا کہ ممالک بیرون میں مربیان کی ضرورت ہے کیوں نہ تین سال سے پہلے ہی جاکر میدان عمل میں خدمت کی جائے۔ بیوی نے بھی میری رائے سے اتفاق کرتے ہوئے اجازت دیدی۔ چنانچہ میں نے مکرم وکیل التبشیر صاحب کو لکھ دیا کہ میں تین سال مکمل ہونے سے پہلے بھی باہر جانے کو تیار ہوں بے شک اکیلے ہی خدمت کے لئے بھجوادیں۔

اس دوران حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ خلیفہ ثالث منتخب ہوئے۔ انتخاب میں خاکسار کو بھی حصہ لینے کا موقعہ ملا۔ بعد میں مبلغین کا جائزہ لینے پر میرے متعلق حضورؒ نے فرمایا کہ مع فیملی ان کو کینیا بھجوادیا جائے۔ چنانچہ بذریعہ بحری جہاز کینیا پہنچا۔

روانگی سے پہلے حضورؒ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو حضورؒ نے میری بیوی سے فرمایا کہ تم بھی زندگی وقف کردو، چنانچہ اُس نے بھی وقف زندگی کا فارم پُر کردیا۔ حضورؒ نے یہ بھی دریافت فرمایا کہ بچے کتنے ہیں؟ عرض کیا: دو بیٹیاں ہیں۔ حضورؒ نے فرمایا: اچھا اللہ تعالیٰ افریقہ میں بیٹا دے گا۔ چنانچہ کینیا میں اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا۔ جس کو ہم نے حضورؒ کی خدمت میں بطور وقف پیش کردیا۔ حضور نے منظور فرمایا اور ظہیر احمد نام عطا کیا۔ (حال مبلغ جنوبی افریقہ)۔

خاکسار کو پہلے کسموں شہر میں اور بعد ازاں ممباسہ میں خدمت کی توفیق ملی۔ کسموں شہر کے قیام کے دوران اردگرد کے علاقہ جات میں جاکر دعوت الی اللہ کا موقعہ ملتا رہا۔ دو لوکل معلمین تھے۔ پہلے بس پر یا پیدل ہی سفر کیا جاتا تھا۔ پھر موٹر سائیکل مل گیا۔ یہاں ایک جگہ کے امام مسجد سے رابطہ ہوا تو انہوں نے لٹریچر کا مطالعہ کرکے احمدیت کو سچا مان لیا لیکن کہا کہ بیعت اکیلا نہیں کروں گا۔ چنانچہ وہاں جلسہ کیا گیا، تقریریں کی، سوال وجواب ہوئے۔ اس موقعہ پر امام مسجد کے ہمراہ ساٹھ افراد نے بیعت کی۔ اس کے علاوہ بھی کئی مقامات پر سینکڑوں بیعتیں ہوئیں اور تین مساجد بھی تعمیر ہوئیں۔

1972ء میں مرکز کے ارشاد پر ربوہ آگیا۔ کچھ عرصہ دفاتر میں کام کرنے کے بعد سویڈن جانے کا ارشاد ہوا۔ (قبل ازیں 27 نومبر 2009ء کے شمارہ کے اسی کالم میں سویڈن اور ناروے میں مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے محترم مولانا صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہوچکا ہے۔ اُس میں بیان شدہ امور یہاں مکرر بیان نہیں کئے جارہے)۔

سویڈن میں ایک اہم تقریب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبیل انعام ملنے سے متعلق تھی۔ 9 دسمبر 1979ء کی تقریب کے لئے مجھے بھی دعوت نامہ آیا۔ مگر اس تقریب میں شامل ہونے والوں کو ایک خاص قسم کا سوٹ پہننا ہوتا ہے۔ ایک دن کے لئے یہ سوٹ بنوانا اسراف معلوم ہوا۔ اس لئے میں نے اس تقریب میں جانے کا خیال ترک کردیا۔ مگر احباب جماعت کا اصرار تھا کہ یہ خاص تقریب ہے اس میں ضرور جانا چاہئے۔ پتہ لگا کہ یہ سوٹ کرایہ پر بھی مل جاتے ہیں مگر میرے سائز کا کوئی سوٹ نہ مل سکا۔ اسی دوران اخبار میں پڑھا کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی درخواست پر نوبیل کمیٹی نے انہیں اپنا قومی لباس پہن کر تقریب میں شامل ہونے کی اجازت دی ہے۔ یہ خبر پڑھ کر مَیں نے بھی اچکن پہن کر تقریب میں شمولیت کا فیصلہ کیا اور سٹاک ہوم شہر چلا آیا۔ اصل تقریب سے پہلے ڈاکٹر صاحب کے لئے ایک ٹی پارٹی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس میں بھی شامل ہوا۔ اصل تقریب کے دو حصے تھے ایک تقسیم انعامات اور دوسرا رات کا کھانا۔ تقسیم انعامات والے ہال میں ایک سٹیج پر ایک طرف انعام لینے والے بیٹھے تھے جن میں نمایاں شخصیت پاکستانی لباس میں ملبوس ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی تھی۔ دوسری طرف وہ سکالرز بیٹھے تھے جن کو پہلے نوبیل انعام مل چکا تھا۔ درمیان میں شاہ سویڈن بطور مہمان خصوصی بیٹھے تھے۔ ہال میں علاوہ ڈاکٹر صاحب کے دو اچکن والے اور تھے ایک میں اور ایک پاکستانی سفیر۔ سٹیج پھولوں سے لدا ہوا تھا۔ بتایا گیا کہ یہ پھول ہالینڈ سے اس تقریب کے لئے منگوائے جاتے ہیں۔

سیکرٹری نوبیل کمیٹی باری باری انعام یافتہ کا نام لیتا جو کہ ایک دائرہ میں آکر کھڑا ہوجاتا جس میں N لکھا ہوا تھا۔ انعام یافتہ کی تحقیقی اور علمی خدمات کا مختصر تذکرہ کرکے سیکرٹری بادشاہ سے درخواست کرتا اور وہ اُٹھ کر انعامی میڈل عطا کرتا۔

کھانے کا انتظام دوسرے ہال میں تھا۔ انعام لینے والوں کے لئے بادشاہ کے ساتھ الگ جگہ تھی۔ بادشاہ اور ملکہ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ بیٹھے۔ اُن کے رواج کے مطابق بادشاہ کھاتے ہوئے بات نہیں کرتا مگر ملکہ اس دوران ڈاکٹر صاحب سے متواتر باتیں کرتی رہیں۔ میں کچھ لٹریچر بھی ساتھ لے گیا تھا جو مختلف لوگوں کو دیا۔ بادشاہ کے پاس جاکر بھی اپنا تعارف کرایا اور کتاب Essence of Islam پیش کی جو انہوں نے اٹھ کر وصول کی اور شکریہ ادا کیا۔

کھانے کے بعد تین تقاریر ہوئیں جن میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی تقریر بھی شامل تھی۔ آپ نے سورۃ الملک کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرکے ترجمہ اور تفسیر بیان کی اور کہا کہ میری تحقیق کا ایک ذریعہ قرآن کریم ہے۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ اس تقریب میں قرآن پڑھا گیا۔

بعد ازاں ڈاکٹر صاحب گوٹن برگ مسجد میں تشریف لائے۔ نماز عشاء ادا کی اور احباب کے ساتھ مل کر کھانا کھایا اور مسجد کے لئے عطیہ بھی عطا فرمایا۔

حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ کی اجازت سے مجھے مسجد بشارت سپین کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شمولیت کا موقع ملا۔ اس کے بعد واپس پاکستان بلالیا گیا اور دارالذکر لاہور میں تعینات ہوا۔ انتخاب خلافت میں حصہ لینے کا بھی موقع ملا اور 1983ء میں انچارج شعبہ رشتہ ناطہ صدر انجمن ربوہ مقرر ہوا۔ 1987ء میں جہلم میں مربی تعینات ہوا۔ یہاں دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں ایک شخص نے بیعت کرلی لیکن اُس کی بیوی نے یہ شرط رکھی کہ اگر اللہ تعالیٰ لڑکا دے گا تو وہ بیعت کرلے گی۔ چنانچہ دعا کی گئی اور حضورؒ کی خدمت میں بھی دعا کے لئے لکھا گیا۔ سو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا اور اُس نے بیعت کرلی۔ 1991ء میں مرکز بلالیا گیا اور دس سال تک دفتر میں خدمت بجالایا۔

2005ء میں میری اہلیہ بشریٰ منیر کی وفات ہوگئی۔ (مرحومہ کا تفصیلی ذکر خیر 2 مارچ 2007ء کے شمارہ کے اسی کالم میں تفصیل سے کیا جاچکا ہے)۔

بعد از ریٹائرمنٹ مَیں نے لندن آکر حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تو حضور انور نے جرمنی جاکر رشتہ ناطہ کا کام کرنے کا ارشاد فرمایا۔ حضور انور کی ہدایت پر مکرم امیر صاحب جرمنی نے مجھے نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ مقرر کر رکھا ہے۔

(نوٹ از مرتب: محترم مولانا منیرالدین احمد صاحب کی وفات جرمنی میں ہی 10 جنوری 2010ء کو ہوئی اور تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں کی گئی۔)

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 16 مارچ 2009ء میں جزیرہ ماریشس کے خوبصورت نظاروں کے بارہ میں مکرم عطاءالمجیب راشد صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اس کلام میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

یہ جزیرہ ہے بسیرا مہدی کے انصار کا
ہے لبالب جام ان کی خدمت و ایثار کا
حسنِ فطرت ہر جگہ مظہر ہے تیری ذات کا
ذرہ ذرہ ہے یہاں کا آئینہ دلدار کا
ہفت رنگ اس کی زمیں ہے یہ دیس ہے کتنا حسیں
حمد سے لبریز ہے دل طالب دیدار کا
بحر و بر ہیں تیری عظمت کے نقیب جاوداں
''کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا''

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

24th August 2012 – 30th August 2012

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 24th August 2012

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat & Yassarnal Qur'an
00:40 Reception for Huzoor: organised by Lord Provost
01:45 Aaina
02:30 Japanese Service
02:50 Tarjamatul Qur'an Class: rec. on 17th January 1996
04:00 Ashab-e-Ahmad: the life of Hadhrat Babu Wazir Khan
04:50 Liqa Ma'al Arab: rec. on 8th October 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
07:00 An Audience with Pakistani Press
07:45 Siraiki Service
08:25 Rah-e-Huda
10:00 Indonesian Service
11:05 Fiq'ahi Masa'il
12:00 Live Friday Sermon: delivered by Huzoor live from Baitul Futuh Mosque, London
13:15 Seerat-un-Nabi (saw)
13:45 Tilawat & Yassarnal Qur'an [R]
14:30 Bengali Service
15:35 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
16:00 Muslim Scientists
16:20 Friday Sermon [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:20 An Audience with Pakistani Press [R]
19:05 Beacon of Truth
20:20 Fiq'ahi Masa'il [R]
21:00 Friday Sermon [R]
22:15 Rah-e-Huda [R]

Saturday 25th August 2012

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an
01:15 An Audience with Pakistani Press
02:00 Friday Sermon: rec. on 24th August 2012
03:15 Rah-e-Huda
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 9th October 1997
06:00 Tilawat & Al Tarteel
06:40 Jalsa Salana UK: opening address delivered by Huzoor on 22nd July 2011
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time
08:50 Question and Answer session: recorded on 15th June 1996. Part 2
09:55 Indonesian Service
10:55 Friday Sermon [R]
12:10 Tilawat & Story Time [R]
12:40 Al Tarteel
13:05 Live Intikhab-e-Sukhan
13:55 Bengali Service
14:55 Spotlight: interview with Anwer Kahlon
16:00 Live Rah-e-Huda
17:35 Al Tarteel [R]
18:00 MTA World News
18:20 Jalsa Salana UK [R]
19:45 Faith Matters
20:45 International Jama'at News
21:20 Rah-e-Huda [R]
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday 26th August 2012

00:10 MTA World News
00:30 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55 Jalsa Salana UK: opening address delivered by Huzoor on 22nd July 2011
02:15 Story Time
02:35 Friday Sermon: rec. on 24th August 2012
03:50 Spotlight: interview with Anwer Kahlon
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 14th October 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:20 Yassarnal Qur'an
06:50 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class with Huzoor recorded on 7th February 2009
08:00 Faith Matters
09:05 Question and Answer session: recorded on 13th April 1996. Part 2
10:05 Indonesian Service
11:05 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon recorded 4th November 2011
12:20 Tilawat & Yassarnal Qur'an
13:00 Friday Sermon [R]
14:10 Bengali Service
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class [R]
16:20 Bounties of Khilafat
17:00 Kids Time
17:30 Yassarnal Qur'an
18:00 MTA World News
18:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class [R]
19:35 Beacon of Truth
20:50 Food for Thought
21:25 MTA Travel
22:00 Friday Sermon [R]
23:10 Question and Answer session [R]

Monday 27th August 2012

00:05 MTA World News
00:25 Tilawat & Yassarnal Qur'an
01:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class with Huzoor recorded on 7th February 2009
02:20 Food for Thought
02:50 Friday Sermon: rec. on 25th August 2012
03:55 Real Talk
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 15th October 1997
06:05 Tilawat & Seerat-un-Nabi
06:40 Al Tarteel
07:10 Huzoor's Address at the Tabligh Seminar: during Jalsa Salana Germany 2010
07:50 International Jama'at News
08:25 Khilafat Ahmadiyyat Sal Ba Sal
08:45 Muslim Scientists
09:00 Recontre Avec Les Francophones: French Mulaqat, recorded on 10th August 1998
10:00 Indonesian Service
10:55 Peace Symposium
12:00 Tilawat & Seerat-un-Nabi
12:30 Al Tarteel
13:00 Friday Sermon: rec. on 10th November 2006
14:00 Bengali Service
15:00 Peace Symposium [R]
16:00 Rah-e-Huda
17:30 Al Tarteel [R]
18:00 MTA World News
18:20 Huzoor's Address at the Tabligh Seminar
19:00 Muslim Scientists
19:15 Real Talk
20:20 Rah-e-Huda
21:55 Friday Sermon [R]
22:55 Peach Symposium [R]

Tuesday 28th August 2012

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Insight
00:50 Al Tarteel
01:20 Huzoor's Address at the Tabligh Seminar: during Jalsa Salana Germany 2010
02:00 Khilafat Ahmadiyya Sal Ba Sal
02:20 Kids Time
02:50 Friday Sermon
03:55 Peace Symposium
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 16th October 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Qur'an
07:00 Jalsa Salana UK: opening address delivered by Huzoor on 22nd July 2011
08:20 Insight: science and medicine news
08:30 MTA Travel
09:00 Question and Answer session: recorded on 13th April 1996. Part 2
10:00 Indonesian Sevice
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon recorded 5th August 2011
12:15 Tilawat & Insight
12:35 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Real Talk
14:00 Bengali Service
15:00 Khilafat Centenary Moshaa'irah
16:00 Prophecies in the Bible
16:30 Seerat-un-Nabi
17:15 Learning French
17:35 Yassarnal Qur'an
18:00 MTA World News
18:20 Jalsa Salana UK [R]
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon recorded 24th August 2012
20:40 Insight
21:00 Prophecies in the Bible [R]
21:25 MTA Travel [R]
22:00 Serat-un-Nabi [R]
23:00 Question and Answer session [R]

Wednesday 29th August 2012

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45 Yassarnal Qur'an
01:05 Jalsa Salana UK: opening address delivered by Huzoor on 22nd July 2011
02:30 Learning French
03:00 MTA Travel
03:30 Prophecies in the Bible
04:00 Seerat-un-Nabi
04:50 Liqa Ma'al Arab: rec. on 21st October 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:35 Al-Tarteel
07:00 Jalsa Salana UK: address delivered by Huzoor from the ladies' Jalsa Gah, on 22nd July 2011
08:05 Real Talk
09:10 Question and Answer session: recorded on 15th June 1996. Part 2
10:20 Indonesian Service
11:25 Swahili Service
12:30 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
13:00 Al-Tarteel
13:20 Friday Sermon: rec. on 24th November 2006
14:10 Bangla Shomprochar
15:15 Fiq'ahi Masa'il
15:40 Kids Time
16:10 Faith Matters
17:15 Dua-e-Mustaja'ab
17:40 Al Tarteel
18:00 MTA World News
18:20 Jalsa Salana UK [R]
19:30 Real Talk
20:35 Fiq'ahi Masa'il
21:00 Kids Time
21:35 Dua-e-Mustaja'ab [R]
22:00 Friday Sermon [R]
23:00 Intikhab-e-Sukhan

Thursday 30th August 2012

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Al-Tarteel
01:20 Jalsa Salana UK: address delivered by Huzoor from the ladies' Jalsa Gah, on 22nd July 2011
02:30 Fiq'ahi Masa'il
03:00 Moshaa'irah
03:55 Faith Matters
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 22nd October 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
06:55 Waqfe Nau Ijtema UK: address delivered by Huzoor on 1st May 2011
08:00 Beacon of Truth
09:00 Tarjamatul Qur'an class: rec. on 18th January 1996
10:00 Indonesian Service
11:00 Pushto Service
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25 Yassarnal Qur'an
12:45 Beacon of Truth [R]
14:00 Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon recorded 24th August 2012
15:05 Aaina
15:50 Maseer-e-Shahindgan
16:15 Inikhab-e-Sukhan
17:15 Tarjamatul Qur'an class [R]
18:20 Yassarnal Qur'an [R]
18:40 MTA World News
19:05 Waqfe Nau Ijtema UK [R]
20:15 Faith Maters [R]
21:10 Ashab-e-Ahmad
21:45 Tarjamatul Qur'an class [R]
22:50 Faith Matters [R]

*Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 19 | Friday 17 August , 2012 | Issue No. 33

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں احمدیوں پرہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{ماہ اپریل 2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات ۔مربی سلسلہ احمدیہ)

(پانچویں قسط)

حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام اپنے منظور کلام میں فرماتے ہیں ؎

لوگ سو بک بک کریں پر تیرے مقصد اور ہیں
تیری باتوں کے فرشتے بھی نہیں ہیں راز دار
ہاتھ میں تیرے ہے ہر خسران و نفع و عسر و یسر
تو ہی کرتا ہے کسی کو بینوا و بختیار
جس کو چاہے تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہے تو
جس کو چاہے تخت سے نیچے گرا دے کر کے خوار
مَیں بھی ہوں تیرے نشانوں سے جہاں میں اک نشاں
جس کو تُو نے کر دیا ہے قوم و دیں کا افتخار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد21 صفحہ:128)

ذیل میں نظارت امور عامہ پاکستان سے موصول ہونے والی ماہانہ Persecution Report بابت ماہ اپریل 2012ء سے ماخوذ چند المناک واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

کیا ایک احمدی باجماعت نماز کرسکتا ہے؟

سب کو نظر آرہا ہے کہ جیسے جیسے احمدی خلافت حقہ اسلامیہ کے زیر سایہ دنیا کے کونے کونے میں توحید کے قلعے یعنی اللہ کے گھر خوبصورت مساجد بنا رہے ہیں ویسے ویسے مبینہ طور پر اسلام کے نام پر حاصل کئے جانے والے ملک پاکستان میں فساد فی سبیل اللہ کے لئے مشہور مولوی حضرات احمدیہ مساجد کے خلاف برسرپیکار ہیں اور اپنے آقاؤں کی آشیر باد سے دن بدن تیزی دکھا رہے ہیں۔

۞......**ماڑی پور، ضلع کراچی :** یہاں ایک نماز سینٹر میں احمدیوں کو نماز باجماعت کی ادائیگی کا ثواب مل رہا ہے۔لیکن لگتا ہے کہ یہاں قریب واقع ’’مدرسہ خلفاء راشدین‘‘ کے طلباء کے نصاب میں داخل ہے کہ وہ بد امنی پھیلائیں اور احمدیوں کو عبادت سے روکیں۔ان لوگوں کے مسلسل حملوں اور امن وامان کی مخدوش صورت حال کی وجہ سے یہاں مقیم احمدی خاندان نقل مکانی پر مجبور ہوگیا ہے۔لیکن مولوی کب سکون کا خواہاں رہا ہے اب بھی ان شر پسندوں کا پسندیدہ مشغلہ احمدیہ نماز سینٹر کے سامنے جمع ہوکر اشتعال پھیلانا ہی ہے۔

ہر روز کی بدامنی اور بے سکونی سے ستائے احمدی جب پولیس کے پاس پہنچے تو حکام نے مقامی صدر جماعت کو بتایا کہ انٹیلی جنس اداروں کی رپورٹس ظاہر کررہی ہیں کہ پاکستان میں برسرپیکار دہشتگرد مذہبی سیاسی جماعتیں آپ کے اس نماز سینٹر کے خلاف بڑی کارروائی کے درپے ہیں۔

اتنی سنگین صورت حال اور تشویش ناک اطلاعات کے باوجود اپنے ایمان کو مقدم رکھنے والے احمدیوں کا پولیس کو پیغام تھا کہ جتنا مرضی خطرہ ہو ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکانے اور نماز کی ادائیگی سے تو رک ہی نہیں سکتے ہیں ہاں پولیس کو اب تو اس نماز سینٹر کی حفاظت کے لئے ضروری اقدامات کرنے کی طرف متوجہ ہوجانا چاہئے۔

اطلاعات ہیں کہ یہاں مولویوں کی اکثریت پٹھان قومیت سے ہے اور یہ لوگ سپاہ صحابہ سے متعلق ہیں اور ان کو جمعیت علمائے اسلام فضل الرحمٰن گروپ کی پشت پناہی بھی میسر ہے۔(یاد رہے کہ مقدم الذکر سپاہ صحابہ اپنی دہشتگرد کارروائیوں کی وجہ سے حکومتی کاغذات میں تو کالعدم اور زیر پابندی ہے لیکن احمدیوں کے خلاف مکمل طور پر فعال اور متحرک ہے)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

احمدیت مخالف بازاری کانفرنسیں

۞......**کھانوالی ضلع سیالکوٹ، 8اپریل:** ہر سال یہاں کی اہل سنت والوں کی مرکزی مسجد میں صوفی بزرگ سلطان باہو کے مرید اپنی کانفرنس کرتے ہیں۔اس سال منتظمین نے کئی مولویوں کو بشمول فیض الحسن اور فیصل ندیم کو بلایا۔ان واردین نے کانفرنس کا عنوان و پیغام ہی الٹ کر رکھ دیا اور یہاں اس منبر سے بھی عظیم صوفی کی تعلیمات کے برعکس پاکستان کی مظلوم ترین جماعت پر تیر برسانے کا وطیرہ نہ چھوڑا۔احمدیوں کو کافر قرار دیتے ہوئے حاضرین کو پیغام دیا کہ وہ ان کا سماجی بائیکاٹ کریں۔

۞......**چوک داتا زیدکا، ضلع سیالکوٹ، 23مارچ:** یہاں فدائین ختم نبوت جماعت احمدیہ کے خلاف آگ لگانے کے لئے ہر سال کانفرنس کرتے ہیں۔اور اس کا انتظام قاری محمد افضل باجوہ کرتا ہے۔امسال ان لوگوں نے پوسٹر لگائے، بینرز آویزاں کئے اور دیواریں کالی کیں لیکن شاملین کی تعداد محدود ہی رہی اور مدرسوں کے طلباء موجود نظر آئے۔لگتا ہے کہ ان مدرسہ طالب علموں کا ہر قول و فعل جس سے احمدیت دشمنی ثابت ہوتی ہے،ان کے لازمی نصاب کا حصہ قرار پاتا ہے۔یہاں بھی جوشیلے مقررین نے حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کے خلاف بدزبانی کو خدمت اسلام جان کر خوب حق ادا کیا۔حکومت سے جماعت احمدیہ پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا اور مبینہ ’’قادیانی ووٹرلسٹوں‘‘ پر اپنا گلہ شکوہ ریکارڈ کروایا۔

۞......**گوٹھ جام خان ضلع لاڑکانہ، 12اپریل:** معاندین احمدیت نے اس علاقہ میں اپنی کانفرنس سے قبل خوب اشتہار بازی کی ۔12 اپریل کو کانفرنس شروع ہوئی اور اگلے دن رات ڈیڑھ بجے تک چلتی رہی۔ملک کے اس حصہ میں بھی خدا کے سچے مسیح ومہدی کو گندی گالیاں دے کر مولوی نے اپنے اندرونے کا اظہار کیا۔حسب سابق لوگوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف خوب مشتعل کیا گیا۔پتہ نہیں پاکستان میں دہشت گرد اور ان کو تیار کرنے والے کب گرفت میں آئیں گے؟

۞......**ٹنڈو آدم، سندھ، 17مارچ:** یہاں ہونے والی کانفرنس میں اندرون سندھ سے مولویوں کی ایک بڑی تعداد پہنچی اور تعلیم و تربیت سے ناآشنا عوام کو درس دیا کہ احمدیوں کو قتل کرنا ان کی مذہبی ذمہ داری ہے۔ایسا ہی ایک اجتماع 10 مارچ کو بھی کیا گیا تھا۔

۞......**رحیم یار خان، 7اپریل:** یہاں ختم نبوت تحریک والوں نے اپنی سالانہ احمدیت مخالف کانفرنس کی تو مولوی الیاس چنیوٹی نے وراثت میں ملنے والی احمدیت دشمنی میں رحیم یار خان تک کا سفر کیا۔جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی اندرونی غلاظت کا اظہار کرتے ہوئے لوگوں کو احمدیوں کے خلاف بہت زیادہ مشتعل کیا۔مصیبت یہ درپیش تھی کہ انتظامیہ نے مولوی تو اتنی دور سے بلوالیا تھا جس نے اپنی باچھیں پھاڑ پھاڑ کر زہر بھی اگلنا شروع کردیا لیکن سامعین کی تعداد معیاری نہ ہوسکی کیونکہ اتنا بڑا مولوی اور صرف دوسو سامعین؟؟ اس لئے جلسہ جلدی سمیٹنا پڑ گیا۔

۞......**آزاد جموں و کشمیر، 8اپریل:** یہاں نیوسٹی آزاد کشمیر میں پیر عتیق الرحمٰن نے ختم نبوت کانفرنس کا اعلان کیا۔ یاد رہے کہ یہ شخص مجلس قانون ساز کا رکن ہونے کے ساتھ ساتھ جمیعت علماء آزاد کشمیر کا صدر بھی ہے۔کانفرنس میں پیر صاحب نے گندہ دہانی کا نمونہ بنتے ہوئے جماعت احمدیہ کے خلاف خوب زہر اگلا۔لیکن ہوا کچھ یوں کہ باوجود انتہائی کوشش اور مہنگی اشتہاری مہم کے محض دوسو آدمی جمع ہوسکے جن میں سے بھی ایک بڑی تعداد مدرسوں کے طلباء کی تھی جو شاید اپنی آئندہ عملی زندگی کی ٹریننگ کے لئے احمدیت مخالفت سرگرمیوں میں شامل ہوتے ہیں یا کئے جاتے ہیں۔

ان پیر صاحب نے جماعت احمدیہ کی دشمنی کو اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے کیونکہ پاکستان میں سیاست کے میدان میں مذہبی لبادہ زیادہ اچھے نتائج پیدا کرتا ہے۔ ویسے آج کل کشمیر میں کمائیاں کرنے کے عجیب و نادر ذرائع مروج ہیں۔الغرض یہ پیر صاحب کشمیر بھر میں جماعت احمدیہ کے خلاف جلسے جلوس کروا کر اور زرد صحافت کے نچلے ترین درجے سے بھی گرے ہوئے مقامی اخبارات کو جوشیلے بیانات دے کر اپنی سیاسی زندگی میں رنگ بھرتے پھر رہے ہیں۔

۞......**منڈوال، ضلع راولپنڈی، 8اپریل:** دیوبندی مولویوں نے یہاں ایک بڑے جلسے کا اہتمام کیا اور اسے ’’ختم نبوت‘‘ کے نام سے موسوم کیا جس میں اردگرد کے دس دیہات سے تقریباً تین ہزار لوگ شامل ہوئے۔یہ پروگرام صبح آٹھ بجے چالو ہوا اور شام کے سات بجے دھیما پڑا۔اجلاس کی صدارت کا فریضہ قاری ہارون الرشید نے ادا کیا جو اسلام آباد میں ججز کالونی کے جامعہ مسجد کے خطیب کے عہدہ پر فائز ہیں۔کانفرنس میں تقاریر سننے پر سامعین کو دو دفعہ مفت کھانا مہیا کیا گیا۔یوں تو ایسے جلسوں میں ہر مولوی کی ہر تقریر ہی شر انگیز ہوتی ہے لیکن یہاں قاضی عبدالرشید جنرل سیکرٹری وفاق المدارس اور چکوال سے آئے ایک مولوی نے تو جماعت احمدیہ کے خلاف گندہ ذہنی اور زہرافشانی کی حد ہی کردی۔کیا خبر جتنا زیادہ گند اتنا زیادہ معاوضہ!!

ان شر پسندوں نے منبر کا فائدہ اٹھاتے ہوئے غیر تعلیم یافتہ عوام کے سامنے خدا کے سچے مسیح و مہدی علیہ السلام کی تصویر بگاڑ کر پیش کی اور لوگوں کو خوب مشتعل کیا۔کھلم کھلا احمدیوں کو واجب القتل قرار دے کر ان کا مکمل معاشی وسماجی مقاطعہ کرنے کا درس دیا۔لیکن مقاطعہ کی تاریخ بتانے سے گریز کیا کہ کون کس کا مقاطعہ کیا کرتا ہے؟ سچا جھوٹے کا یا جھوٹا سچے کا؟

یاد رہے کہ یہ تمام قانون شکنی پاکستانی دارالحکومت کی ناک کے نیچے کی گئی۔لیکن حالیہ صورت حال بتاتی ہے کہ جماعت احمدیہ پر ظلم و ستم کسی سرکاری دفتر میں جگہ ہی نہیں پاتا ہے۔بقول غالب ؎

تو اور آرائشِ خمِ کاکُل
میں اور اندیشہ ہائے دور دراز

(باقی آئندہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے
خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔